یہ حاضری کا سبب بار بار آپ ﷺ سے ہے مقدس مقامات کا تعارف
آداب اور مختلف سوالات کے جوابات پر مبنی ایمان افروز سفرنامہ

درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری

کی شرعی حیثیت

فیضان

حضرت علامہ الحاج المفتی
فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

مرتب

الحاج مفتی صاحبزادہ
محمد فیاض احمد اویسی

کتب خانہ امام احمد رضا

Marfat.com

یہ حاضری کا سبب بار بار آپ ﷺ سے ہے مقدس مقامات کا تعارف
آداب اور مختلف سوالات کے جوابات پر مبنی ایمان افروز سفرنامہ

درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کی شرعی حیثیت

فیضان

حضرت علامہ الحاج المفتی

فیضِ ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

الحاج مفتی صاحبزادہ

محمد فیاض احمد اویسی

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور
0313-8222336
0321-4716086

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ——— درِ رسول ﷺ پر حاضری کی شرعی حیثیت

مؤلف ——— الحاج مفتی صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

پروف ریڈنگ اور تزئین ——— ریاست علی مجددی

باہتمام ——— شیخ محمد سرور اویسی، عبدالشکور رضا

قیمت ——— 140 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی

والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز

ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور

صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور

نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان

مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،

مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ

فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ

مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن

اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی

مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ مثنویہ بہاولپور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	ابتدائیہ	05
02	مقدمہ	07
03	روضۂ اقدس پر حاضری کی شرعی حیثیت	10
04	قرآن کریم کی روشنی میں	10
05	احادیث مبارکہ کی روشنی میں	17
06	زیارت نہ کرنے پر وعیدات	24
07	ستر ہزار فرشتے صبح و شام	26
08	مدینہ کی مٹی شفاء ہے	27
09	روضۂ رسول کریم ﷺ کی حاضری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول	28
10	روضۂ اقدس میں سوراخ (اُبھار) کا نشان	34
11	وقت اجل سر تیری چوکھٹ پہ دھرا ہو	40
12	زیارتِ روضۂ رسول ﷺ اور علماء اُمت	41
13	زیارت روضۂ انور کے آداب	44
14	لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ کا صحیح مفہوم	50
15	چند اسفار جو کیے جاتے ہیں	55
16	زیارتِ روضۂ رسول ﷺ پر علماء حق کی تصانیف مبارکہ	74
17	علمی خیانت رتعصب کی انتہاء؟؟؟	79

Marfat.com

20	خوش نصیب بچہ	84
21	مسجد قباء میں نماز کی اہمیت	89
22	جنازہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام	92
23	حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس نے پڑھایا؟	93
24	کیا حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں 35 مسلمان تھے؟	100
25	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟....	101
26	شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کی تقریب	102
27	باکمال خواتین	104
28	جنتی اور دوزخی پہاڑ	109
29	عمرہ ادا کرنے کا آسان اور مختصر طریقہ	116
30	جدہ میں محفل میلاد شریف	118
31	دورانِ نماز صحابہ کرام کا دیدارِ رسول ﷺ کا منظر	119
32	ابوا اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	124
33	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوئیں اور کلمہ پڑھایا	125
34	بدر کا نظارہ	127
35	آج والدہ ماجدہ مرحومہ بہت یاد آئیں	133
36	ریاض الجنتہ	136
37	مدینہ منورہ کی سبزی منڈی	140
38	استقبال ربیع الاول شریف و یوم رضا کی تقریب	142
39	جدائی کی گھڑیاں	143
40	مدینے سے جدائی کا زخم	144

Marfat.com

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سَيِّدِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امابعد!

فقیر محمد فیاض احمد اویسی پر اللہ اور اُس کے پیارے محبوب کریم' روف و رحیم ﷺ کا خاص فضل وکرم ہے کہ مدینہ منورہ کی بار بار حاضری سے نواز رہے ہیں' سچ ہے کہ......

نہ کوئی عمل ہے..... نہ منہ دیکھانے کے قابل ہے' پھر بھی نوازتے جارہے ہیں۔

حضور سیدی والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی خاص دُعا ہے اور فقیر کے ساتھ آپ کی آخری گفتگو یہ تھی جو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر فرمایا:

''مدینہ شریف سلام عرض کرنا''

اس کلام کے بعد فقیر کے ساتھ کوئی بات نہ ہوئی۔ ان کے سلام ''الفاظ'' کے تو تھے ہی مگر فقیر کے حق میں ایک مقبول دُعا بھی تھی جو فقیر کے حق میں قبول ہوئی۔ علامہ ابوالمصعب غلام شبیر المدنی زید مجدہٗ (کو اللہ تعالیٰ بال بچوں سمیت مدینہ منورہ میں ہمیشہ آباد رکھے) نے پہلے تو اپنی کمپنی سے ہر دو ماہ بعد عمرہ ویزہ لگواتے' اب (۱۴۳۸ھ

Marfat.com

سے) مستقل ویزے کا انتظام کر دیا ہے۔ فقیر کے لیے آنا جانا آسان ہو گیا۔ فقیر کی عادت ہے حرمین طیبین کی حاضریوں کے احوال وہیں پر لکھتا رہتا ہے۔ گذشتہ حاضریوں کا تذکرہ" زندگی کا حاصل ہے حاضری مدینے کی" اور "دیارِ پاک کا ہر منظر حسیں ہے" برادرِ طریقت حضرت حاجی شیخ محمد سرور اویسی (گوجرانوالہ) نے شائع کیں، احباب نے بیحد پسند فرمایا اب (صفر المظفر ۱۴۳۸ھ) میں حاضری احوالِ مدینہ منورہ میں لکھتا رہا جو ایک ضخیم کتاب کی صورت اختیار کر گیا۔ اس میں صرف شب و روز کا ذکر ہی نہیں بلکہ بہت ساری معلومات بھی ہیں۔ ابتدائی صفحات پر "زیارتِ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں" ایک جامع مضمون ہے اگر علیحدہ شائع کیا جائے تو مستقل رسالہ ہے۔

اس مرتبہ حاضری کے احوال کا نام "یہ حاضری کا سبب بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے" رکھتا ہوں، اس دعا کے ساتھ۔

الٰہی مدینہ مقام ہو جائے...... درِ رسول پہ قصہ تمام ہو جائے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

فقط...... مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

درگاہ حضور فیض ملت محدث بہاولپوری

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

۷ ربیع الاول شریف ۱۴۳۸ھ / 7 دسمبر 2016ء بدھ

Marfat.com

مقدمہ

روضۂ رسولِ کریم، روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری مؤمن کی معراج ہے، اہل ایمان کا شروع سے یہ معمول رہا کہ مدینہ منورہ جاتے وقت روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان نے کیا خوب فرمایا:

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

مگر جب سے نجد سے قرن الشیطان (شیطان کا سینگ) ظاہر ہوا اُمت مسلمہ کا یہ متفقہ مسئلہ (روضۂ اَقدس کی حاضری کی نیت) بھی ان کی باطل شریعت کی زد میں آیا

حاج کرام/معتمرین/زائرین مدینہ بخوبی جانتے ہیں کہ (جدہ/مدینہ منورہ) ائیرپورٹ پر اُترتے ہی رسائل وکتب و پمفلٹ جو تقسیم ہوتے ہیں اُن میں بس اسی بات پر زیادہ زور وشور ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ آتے وقت مسجد نبوی شریف کی نیت کریں، روضۂ اقدس کے ارادے مدینہ منورہ آنا خلاف سنت ہے، بلکہ معاذ اللہ شرک کہتے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے مدینہ منورہ جانا محض ایک سفر ہی نہیں بلکہ ایک اہم ترین مقبول عبادت بھی ہے۔ لہٰذا اس مبارک سفر کے دوران سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت کرنی چاہیے۔ علماء اُمت نے اسے نہ صرف جائز بلکہ

Marfat.com

واجب ...کے قریب لکھا ہے۔ جبکہ عشق کہتا ہے:

"زندگی کا حاصل ہے حاضری مدینے کی"

علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگانِ دین نے روضۂ انور کی زیارت کی سعادت کے حصول کا قصد فرمایا اور بارگاہِ نور کی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ امام الاولین والآخرین، سید الانبیاء والمرسلین، رحمۃ اللعالمین، محبوب رب العالمین ﷺ کے دربار پرانوار کی حاضری اور قبر انور کی زیارت علمائے دین کے نزدیک بالاتفاق قولاً وفعلاً بہترین سنت اور مؤکدترین مستحبات میں سے ہے۔ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوبِ خدا رسول ﷺ کی قبر انور کی زیارت ایک متفق علیہ سنت اور مرغوب فضیلت ہے اور بعض علمائے مالکیہ درِنور کی حاضری اور قبر نور کی زیارت کو واجب کہتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بارگاہِ نور کی حاضری اور قبر نور کی زیارت مؤکدترین مستحبات بلکہ قریب واجب ہے۔ (جذب القلوب)

☆ شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اذاانصرف الحجاج والمعتمرون من مكة فليتوجهوا الى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيارة تربته صلى الله عليه وسلم فانها من اهم القربات وانجح المساعي۔ (الایضاح ص 447)

جب حج اور عمرہ کرنے والے مکہ سے لوٹیں تو نبی اقدس ﷺ کی روضہ اقدس کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کریں کیونکہ یہ تقرب کے ذرائع میں سے اہم ذریعہ اور کامیابی کی کوششوں میں سے اہم ترین کوشش ہے۔

Marfat.com

فقیر اپنی حاضری کا احوال عرض کرنے سے قبل روضۂ اقدس پر حاضر ہونے کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتا ہے' تاکہ منکرین کے اعتراضات کے جوابات ہو جائیں۔

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

Marfat.com

روضۂ اقدس پر حاضری کی شرعی حیثیت

نبی کریم ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کی شرعی حیثیت پر اُمتِ مسلمہ کا اِجماع ہے۔ کئی ائمہ احناف کے نزدیک واجب ہے' جبکہ ائمہِ مالکیہ کے نزدیک قطعی طور پر واجب ہے۔ اُن کے علاوہ دیگر اہل سنت کے مکاتب و مذاہب بھی اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ عشق والے تو کہتے ہیں:

کعبے والے کعبہ کو جائیں گے
ہم کوئے یار کو کعبہ بنائیں گے

قرآن کریم کی روشنی میں

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں اپنے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا حکم یوں فرمایا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاۤءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

(النساء 4۔64)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان

Marfat.com

پائیں۔(کنزالایمان)

اس آیتِ کریمہ کو فقط سرورِ کونین ﷺ کی ظاہری حیات پر محمول کرنا، جیسا کہ نجدی وہابیوں کا گمان ہے، نصِ قرآنی کا غلط اِطلاق اور قرآن فہمی سے نا آشنائی کی دلیل ہے۔ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے محدّثین ومفسّرین نے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کو مطلق قرار دیا ہے۔ منکرین کے مسلّمہ مفسر ابنِ کثیر نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کے تحت لکھا:

يُرشد تعالى العصاة والمُذنبين إذا وقع منهم الخطأ والعصيان أن يأتوا إلى الرسول صلى الله عليه وآله وسلم، فيستغفروا الله عنده، ويسألوه أن يغفر لهم، فإنهم إذا فعلوا ذلك تاب الله عليهم ورحمهم وغفر لهم ولهذا قال۔ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا وقد ذكر جماعة منهم الشيخ أبو منصور الصبّاغ في كتابه الشامل الحكاية المشهورة، عن العتبي، قال كنتُ جالساً عند قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فجاء أعرابي فقال۔ السلام عليك يارسول الله سمعتُ الله يقول وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا وقد جئتُكَ مستغفراً لذنبي مستشفعاً بكَ إلى ربي ثم أنشأ يقول۔

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طيبهن القاع والأكم
نفسي الفداء لقبر أنت ساكنه

Marfat.com

فيه العفاف وفيه الجود والكرم

ثُم انصرف الأعرابیّ، فغلبتني عيني، فرأيت النبی صلی الله عليه وآله وسلم فی النوم، فقال يا عتبی الحق الأعرابیّ، فبشره أن الله قد غفر له۔

اللہ تعالیٰ نے عاصیوں اور خطا کاروں کو ہدایت فرمائی ہے کہ جب ان سے خطائیں اور گناہ سرزد ہو جائیں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرنا چاہئے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ سے بھی عرض کرنا چاہئے کہ آپ ﷺ ہمارے لئے دُعا فرمائیں جب وہ ایسا کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع فرمائے گا، انہیں بخش دے گا اور ان پر رحم فرمائے گا۔ اِسی لئے فرمایا گیا: لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (تو وہ (اِس وسیلہ اور شفاعت کی بناء پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے)۔ یہ روایت بہت سارے مفسرین نے بیان کی ہے جن میں سے ابو منصور صباغ نے اپنی کتاب الحکایات المشہورۃ میں لکھا ہے عُتبی کا بیان ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک دیہاتی آیا اور اُس نے کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" میں نے سنا ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

میں آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہوئے اور آپ

Marfat.com

کو اپنے رب کے سامنے اپنا سفارشی بناتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔

پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

''اے مدفون لوگوں میں سب سے بہتر ہستی، جن کی وجہ سے میدان اور ٹیلے اچھے ہو گئے، میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ ﷺ رونق افروز ہیں، جس میں بخشش اور جود و کرم جلوہ افروز ہے۔

پھر اعرابی تو لوٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی، میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ مجھ سے فرما رہے تھے ''عتبی'' اعرابی حق کہہ رہا ہے، پس تو جا اور اُسے خوش خبری سنا دے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔

(ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 1۔520 - 519)

اعرابی کا مذکورہ بالا مشہور واقعہ درج ذیل کتب میں بھی بیان کیا گیا ہے:

1)- . بیہقی، شعب الایمان، 3۔495، 496، رقم 4178

2)- . ابن قدامۃ، المغنی، 3۔298

3)- . نووی، کتاب الأذکار۔92، 93

4)- . سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام. 46۔47

5)- . مقریزی، إمتاع الأسماع، 14۔615

إمام قرطبی نے اپنی معروف تفسیر الجامع لاحکام القرآن (5/ 265 ۔ 266) میں عتبی کی روایت سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ یوں بیان کیا ہے:

روی أبو صادق عن علی، قال: قدِم علینا أعرابیٌّ بعد ما دفنّا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بثلاثۃ أیام، فرمی بنفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وحَثَا علی رأسہ من ترابہ، فقال قلتَ یا رسول اللہ!

Marfat.com

فسمعنا قولك، و وَعَيْتَ عن الله فوعينا عنك، و كان فيما أنزل الله عليك وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ الآية، وقد ظلمتُ نفسي، وجئتُكَ تستغفر لي فنودي من القبر أنه قد غفر لك

- ابوصادق نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے سامنے ایک دیہاتی حضور نبی اکرم ﷺ کی تدفین کے تین دن بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اُس نے فرطِ غم سے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر گرا لیا۔ قبر انور کی مٹی اپنے اُوپر ڈالی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا اور ہم نے آپ کا فرمان مبارک سنا ہے، آپ ﷺ نے اللہ سے احکامات لیے اور ہم نے آپ ﷺ سے احکام لئے اور اُنہی میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ......

(اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے......)

میں نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا ہے، آپ ﷺ میرے لیے اِستغفار فرما دیں۔ اعرابی کی اِس (عاجزانہ اور محبت بھری) التجاء پر اُسے قبر سے ندا دی گئی: بیشک تمہاری مغفرت ہوگئی ہے۔ (قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، 5۔265)

عتبی کی اس روایت پر اکابر محدثینِ کرام نے اعتماد کیا ہے۔ امام نووی نے اسے اپنی معروف کتاب ''الایضاح'' کے چھٹے باب (ص 454 ، 455) میں، شیخ ابوالفرج بن قدامہ نے اپنی تصنیف الشرح الکبیر (3۔495) میں اور شیخ منصور بن یونس بہوتی نے اپنی کتاب کشاف القناع (5۔30)، جو مذہب حنبلی کی مشہور

Marfat.com

کتاب ہے، میں اسے نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام مذاہب کے اجل ائمہ وعلماء کرام کا عُتبی کی روایت کے مطابق دیہاتی کا روضہ رسول ﷺ پر آ کر مغفرت طلب کرنا ان کی کتابوں میں زیارۃِ روضہ رسول ﷺ یا مناسکِ حج کے ذیل میں بیان ہوا ہے۔ جن میں مفسر ابنِ کثیر، امام نووی، امام قرطبی، امام ابنِ قدامہ، امام سبکی، امام جلال الدین سیوطی، امام زرقانی سمیت کئی ائمہ شامل ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان اکابر محدثین ومفسرینِ کرام نے کفر اور گمراہی کو نقل کیا ہے؟ یا (معاذ اللہ) وہ بات نقل کی ہے جو بت پرستی یا قبر پرستی کی غماز ہے؟ اگر ایسا تسلیم کر لیا جائے تو پھر کس امام کو معتبر اور کس کتاب کو ثقہ و مستند مانا جائے گا؟ نجدی وہابی کیا جواب دیں گے؟؟؟

لہٰذا جب نبی کریم ﷺ کا بعد از وصال اُمت کے لئے اِستغفار فرمانا ممکن ہے اور آپ ﷺ کا اُمت کے حق میں انتہائی شفیق و رحیم ہونا نصوصِ قرآن وسنت سے ثابت اور متحقق ہے تو یہ امر قطعاً وحتماً معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ بعد از وصال بھی روضہ مبارک پر حاضرِ خدمت ہونے والوں کو محروم نہیں فرماتے۔ ہر لحظہ ہر آن ان کے کرم کا دریا موجزن ہے منگتے کا ہاتھ اُٹھنے سے پہلے جھولی بھر دی جاتی ہے۔

مگر یہ علمی خیانت؟

آپ امام نووی کی، "کتاب الاذکار" کا کوئی بھی نسخہ دیکھ لیں آپ کو ایمان میں تازگی اور حب رسول میں اضافہ کرنے والی حضرت عتبی کی یہ روایت مل جائیگی، مگر نجدی وہابیوں کے دار الہدیٰ ریاض سعودی سے شائع کردہ نسخے سے یہ روایت حذف کردی گئی ہے۔

☆ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ (النساء، 4-100)

Marfat.com

اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا۔ (کنزالایمان)

اس فرمانِ خداوندی کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ پہنچنا شروع ہو گئے اور درِ رسول ﷺ کی حاضری کی تڑپ کا یہ عالم تھا جو چلنے کے بھی قابل نہ تھے وہ بھی عازم مدینہ ہو گئے۔

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ معظمہ زاداللہ شرفہا میں رہنے والے حضور نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت جُندَع بن ضَمُرہ رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے جب فرمانِ خداوندی سنا تو دل میں مدینہ طیبہ کی سکونت کی اس قدر آرزو پیدا ہوئی کہ انہوں نے اسی وقت اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ میرے لئے ہجرت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے مال دیا ہے اور مدینۃ الرسول جانے والے راستے کو بھی خوب جانتا ہوں یہ درست ہے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں' پیدل سفر کے قابل نہیں ہوں اور اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ تم مجھے اونٹ پر پالان رکھ کر اس میں بٹھا دو اور میرے اونٹ کو میرے محبوب نبی کریم ﷺ کے شہر کی طرف جانے والے راستے پر ڈال کر ارحم الراحمین کے حوالے کر دو۔ اب میں اِس شہر میں مزید ایک رات بھی نہیں رہ سکتا۔

اُس عاشق صادق کے بچوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے والد کو اونٹ پر سوار کر کے جانب مدینہ روانہ کر دیا۔ یہ ضعیف ابھی تھوڑا سا سفر کر کے مقام تنعیم (جہاں اب مسجد عائشہ ہے' جہاں سے اہل مکہ عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں) تک ہی پہنچا تھا کہ اُس عاشق صادق کو پیام اجل آ گیا اور یہ زندگی کی سرحد عبور کر کے دارالفناء سے رخصت ہو گئے۔ جب اس عاشق رسول کی وفات کی خبر مدینہ منورہ میں رہنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو پہنچی تو انہیں بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے بڑے افسوس سے کہا کہ کاش! جندع مدینہ منورہ پہنچ کر فوت ہوتے۔ انہوں نے

Marfat.com

ہجرت کی، مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تک نہ پہنچ سکے۔ جب صحابہ کرام نے یہ بات کہی، تو اللہ رب العزت نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی جس میں اس مہاجر کو بارگاہِ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پہنچنے کے باوجود پورا پورا اجر و ثواب عطا فرمانے کا اعلان فرمایا:

ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه
الموت فقد وقع اجره علی الله ...... (ترجمہ اوپر گزرا)

آیتِ مقدسہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو شخص اپنے دل میں مدینہ منورہ محبوب کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر اختیار کرتا ہے اس پر بھی اسی ہجرت الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے ازرہِ شان وفضیلت کہیں اپنے روضۂ اقدس، کہیں اپنے مسکن مبارک اور کہیں اپنے منبر شریف کی زیارت کی ترغیب دی ہے۔ اس شان وفضیلت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اُمت میں اِن مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کا شوق اور رغبت پیدا ہو۔ ذیل میں قبرِ انور کی فضیلت بزبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کریں:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

1)۔ دار قطنی، السنن، 2۔278
2)۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول، 2۔67
3)۔ بیہقی، شعب الایمان، 3۔490۔ رقم۔4159، 4160

Marfat.com

اس حدیث کے تحت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ثم يشمل زيارته صلى الله عليه وسلم حيا وميتاً ويشمل للذكر والانثىٰ الاتى فمن قرب او بعد فيستدل به على فضيلة شد الرحال لذالك وندب السفر للزيارة اذ للوسائل حكم المقاصد۔

(حاشیہ علی الایضاح ص 481)

یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی (ظاہری) زندگی اور وصال کے بعد دونوں حالتوں کی زیارت کو شامل ہے۔ نیز یہ حدیث قریب و بعید کے ہر زائر کو شامل ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ حدیث نبی اقدس ﷺ کی قبر کی طرف سفر کرنے کی فضیلت اور اس کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہے' اس لیے کہ وسائل کا حکم مقاصد والا ہوتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ' وَمِنبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' اور (روزِ قیامت) میرا منبر میرے حوضِ (کوثر) پر ہوگا۔

1) . بخاری، الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر

2) . مسلم، الصحیح، کتاب الحج، باب ما بین القبر والمنبر،

☆۔ ابو صالح ذکوان سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اِن الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے:

Marfat.com

مِنۡبَرِی هٰذَا عَلٰی تُرۡعَةٍ مِنۡ تُرَعِ الۡجَنَّةِ ' وَمَا بَيۡنَ حُجۡرَتِي وَمِنۡبَرِی رَوۡضَةٌ مِنۡ رِيَاضِ الۡجَنَّةِ ۔

میرا یہ منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر (کوثر کے کنارے) پر (نصب) ہوگا اور میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(احمد بن حنبل، المسند' 2۔534)

☆ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو روضۂ اَطہر کے پاس روتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے یہی وہ جگہ ہے جہاں (محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں) آنسو بہائے جاتے ہیں۔ میں نے خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا بَيۡنَ قَبۡرِی وَمِنۡبَرِی رَوۡضَةٌ مِنۡ رِيَاضِ الۡجَنَّةِ ۔

میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(بیہقی، شعب الایمان، 3۔491)

☆۔ اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَوَائِمُ مِنۡبَرِی رَوَاتِبُ فِي الۡجَنَّةِ ۔

میرے اس منبر کے پائے جنت میں پیوست ہیں۔

1)۔ نسائی، السنن الکبریٰ' 1۔257 'رقم 775

2)۔ احمد بن حنبل، المسند' 6۔289

3)۔ عبد الرزاق، المصنف' 3۔182 'رقم 5242

Marfat.com

فائدہ

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اِمام بخاری اور اِمام مسلم جیسے اَجل ائمہِ حدیث نے اپنی کتب میں روضۂ اَطہر اور منبر مبارک کی درمیانی جگہ کی فضیلت سے متعلق اَحادیث بیان کرتے ہوئے اُس کا عنوان اِس طرح قائم کیا ہے۔

اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (الصحیح 1۔399) میں کتاب التطوع کے باب نمبر 18 کا عنوان فَضْلُ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنبَر رکھا ہے۔

اِمام مسلم نے (الصحیح 2۔1010) میں کتاب الحج کے باب نمبر 92 کا عنوان مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنبَرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ رکھا ہے۔

اِن اَحادیثِ مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبرِ انور کی نشاندہی کرتے ہوئے خود فرمادیا کہ میری قبرِ اَنور میری اَزواجِ مطہرات کے گھروں میں ہے' لہٰذا مَا بَيْنَ بَيْتِي کے الفاظ میں معناً قبرِ انور مراد ہے' جبکہ قبرِ اَنور کا ذکر لفظاً (مَا بَيْنَ قَبْرِي) بھی آیا ہے' اور اُن کی زیارت کے لئے جانا ایسا ہے' جیسے کوئی شخص جنت میں جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک زیارتِ قبر انور کی نیت سے سفر کرنا اُمتِ مسلمہ کا پسندیدہ اور محبوب عمل رہا ہے۔ ایسا محبوب عمل جس کی ادائیگی تو کجا اس کی محض یاد بھی موجب برکت و سعادت ہے۔

☆ ذہبی نے (میزانُ الاعتدال 6۔567) میں کہا ہے کہ اسے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابنِ خزیمہ نے مختصر المختصر میں نقل کیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں حلّت له شفاعتی کے الفاظ بھی ہیں۔ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ شواہد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق میں لکھتے ہیں کہ ائمہِ حدیث کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

☆ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی چند اِسناد بیان کرنے اور جرح وتعدیل کے

Marfat.com

بعد فرماتے ہیں:

مذکورہ حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے۔ جن احادیث میں زیارتِ قبرِ انور کی ترغیب دی گئی ہے ان کی تعداد دس سے بھی زیادہ ہے، اِن احادیث سے مذکورہ حدیث کو تقویت ملتی ہے اور اِسے حسن سے صحیح کا درجہ مل جاتا ہے۔

(سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام۔ 3، 11)

☆ عبدالحق اِشبیلی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں اسے صحیح کہا ہے۔ شیخ محمود سعید ممدوح رفع المنارہ میں اس حدیث پر بڑی مفصل تحقیق کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور قواعدِ حدیث بھی اِسی رائے پر دلالت کرتے ہیں۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے زائر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت متحقق اور لازم ہو گئی یعنی اللہ تعالیٰ سے زائر کی معافی و درگزر کی سفارش کرنا لازم ہو گیا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَنِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَهُ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوکر میری زیارت کا شرف حاصل کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

1) . بیہقی، شعب الإیمان، 3۔490، رقم 4157 :

2) . سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام 28

Marfat.com

3) . مقریزی' إمتاع الأسماع' 14-614

امام عسقلانی نے (تلخیص الحبیر 2-267) میں اسے مرفوع کہا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي، كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو بغیر کسی حاجت کے صرف میری زیارت کے لیے آیا اُس کا مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اُس کی شفاعت کروں۔

1) . طبرانی' المعجم الکبیر' 12-225 ' رقم 13149

2) . طبرانی' المعجم الأوسط' 5-275 '276' رقم 4543

3) ہیثمی' مجمع الزوائد' 4-2

4) ذہبی نے (میزانُ الاعتدال 6-415) میں اسے مرفوع کہا ہے۔

ابن السکن نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب السنن الصحاح ماثورۃ عن رسول اللہ ﷺ کے خطبہ میں اس کتاب میں نقل کردہ روایات کو بالاجماعِ ائمہ حدیث کے نزدیک صحیح قرار دیا ہے۔ اِس حدیثِ مبارکہ کو اُنہوں نے کتاب الحج میں باب ثواب من زار قبر رسول اللہ ﷺ میں بھی نقل کیا ہے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ زَارَ قَبْرِي، أَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ مِنَ الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

جس نے میری قبر (یا راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا)

Marfat.com

میری زیارت کی میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا اور جو کوئی دو حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ایمان والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

1) ۔ طیالسی، المسند، 12، 13، رقم 65
2) ۔ دار قطنی، السنن، 2۔278
3) ۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، 5۔245، رقم 10053

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے:

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ وَفَاتِی، فَكَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَيَاتِی۔

جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

1) ۔ دار قطنی، السنن، 2۔278
2) ۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 12۔310، رقم 13497
3) ۔ طبرانی، المعجم الأوسط، 4۔223، رقم 3400

☆ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح (2۔128، کتاب المناسک، رقم 2756) میں اسے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

ازالہ وہم

نجدی وہابی غیر مقلدین اپنے باطل عقیدے کی بناء پر حدیث ''لا تشد الرحال'' سے غلط استدلال کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی نیت سے جانے کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام وصالحین کے مزارات کی زیارت سے منع کرتے ہیں اور اسے (معاذ اللہ) سفرِ معصیت وگناہ اور شرک قرار دیتے ہیں وہ

Marfat.com

یقیناً غلطی پر ہیں۔ صحیح عقیدہ وہی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ آقا ﷺ کے روضۂ اقدس کی حاضری بلند درجہ باعث ثواب اعمال میں سے ہے۔ نیز صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج تک اہلِ اسلام کا یہ معمول ہے کہ وہ ذوق وشوق سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جاتے ہیں اور اسے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر عظیم سعادت وخوش بختی سمجھتے ہیں۔

(حدیث لاتشد الرحال پر تفصیلی بحث آنے والے صفحات پر ملاحظہ کریں)

زیارت نہ کرنے پر وعیدات

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ اَقدس ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی۔

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری (قبرِ انور کی) زیارت نہ کی تو اُس نے میرے ساتھ جفا کی۔

1) . سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام 21

2) . ابن حجر مکی، الجوہر المنظم 28

3) نبہانی، شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق 82

حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بڑا واضح ہے۔ اِس میں اُمتِ مسلمہ کے لئے تنبیہ بھی ہے کہ جس مسلمان نے حج کی سعادت حاصل کی مگر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری نہ دی اس نے آپ کے ساتھ ظلم کی اور آپکے لطف وکرم سے محروم ہوا جبکہ زائرِ روضۂ رسول ﷺ کو شفاعت کا منفرد اعزاز نصیب ہوگا۔

Marfat.com

شفاعت خاص نصیب ہوگی

☆ اس حوالے سے امام علامہ امام ابوالحسن علی تقی الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام میں لکھتے ہیں:

روضۂ اقدس کی زیارت کرنے والے عشاق کو وہ شفاعت نصیب ہوگی جو دوسروں کے حصہ مین نہیں آئے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زائرینِ قبرِ انور ایک خاص شفاعت کے مستحق قرار دیئے جائیں گے اور انہیں بالخصوص یہ منفرد اعزاز حاصل ہوگا۔ اس سے یہ مراد بھی لی جاسکتی ہے کہ حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کی برکت کے باعث شفاعت کے حقدار ٹھہرنے والے عمومی افراد میں زائر کا شامل ہونا واجب ہوجاتا ہے۔ بشارت کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ قبرِ رسول ﷺ کا زائر حالتِ ایمان پر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگا۔ یہاں اس اَمر کی وضاحت ضروری ہے کہ فرشتے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقرب بندے بھی شفاعت کرنے کا اعزاز رکھتے ہیں، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کے شرف سے مشرف ہونے والوں کا اعزاز یہ ہے کہ خود آقا ﷺ اُن کی شفاعت فرمائیں۔

☆ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قال مَشَايِخُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى إنَّهَا أَفْضَلُ الْمَنْدُوبَاتِ وفى مَنَاسِكِ الْفَارِسِيِّ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ أنها قَرِيبَةٌ من الْوُجُوبِ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ وَالْحَجُّ إنْ كان فَرْضًا فَالْأَحْسَنُ أَنْ يَبْدَأَ بِهِ ثُمَّ يُثَنِّيَ بِالزِّيَارَةِ وَإِنْ كان نَفْلًا كان بِالْخِيَارِ فإذا نَوَى زِيَارَةَ الْقَبْرِ فَلْيَنْوِ معه زِيَارَةَ مَسْجِدِ رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ (ج1ص291)

ہمارے مشائخ نے فرمایا نبی اقدس ﷺ کی قبر کی زیارت افضل

Marfat.com

مستحب ہے۔ مناسکِ فارسی اور شرح مختار میں ہے جس میں ہمت ہو اس کے لیے وجوب کے قریب ہے۔ اگر حج فرض ہے تو پہلے حج کرے اور بعد میں زیارت اور اگر حج نفل ہے تو پھر اختیار ہے۔ ہاں اگر زائر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے تو اسے چاہیے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت بھی کر لے۔

☆ فقہ حنفی کی بے مثال کتاب الدر المختار مع شرح ردالمختار میں لکھا ہے:

زیارة قبره مندوبة باجماع المسلمین کما فی اللباب۔

(در مختار مع ردالمختار ج 4 ص 63)

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت مستحب ہے۔

ستر ہزار فرشتے صبح و شام

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی مایہ ناز کتاب جذب القلوب الٰی دیار المحبوب میں ایک حدیث شریف نقل کرتے ہیں جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حضرت کعب) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جاری تھا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے قبرِ مطہر حضور کے گرد اگرد آ جاتے ہیں اور صلوٰۃ (درود) بھیجتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو چلے جاتے ہیں اور دوسرا گروہ فرشتوں کا اسی تعداد میں آ جاتا ہے اور جس طرح انہوں نے درود بھیجا تھا یہ بھی وہی کرتے ہیں، جس وقت تک آپ روضہ (قبر) سے نکلیں گے اس وقت تک یہی سلسلہ جاری رہے گا۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ ملائکہ روضہ اقدس پر حاضری کے کس نیت سے آتے

Marfat.com

ہیں ان کا کیا فتویٰ ہوگا؟؟؟

مدینہ کی مٹی شفاء ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو سیدنا صدیق اکبر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا میں نے آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعائیہ کلمات کہے کہ خداوندا مدینہ کو ہمیں ایسا ہی محبوب بنادے جیسا کہ مکہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خطہ کو صحت کا گہوارہ بنادے یہاں کے صاع اور مُد میں ہمارے لئے برکتیں عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی بعض آدمیوں کے لب کے ساتھ مل کر ہمارے بیمار کو شفاء دیتی ہے۔ (رواہ البخاری)

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں مدینہ پاک کی خصوصیات میں لکھا ہے کہ اس کا غبار جذام اور برص کے لئے خصوصیت سے شفاء ہے۔ علامہ زرقانی نے بعض لوگوں کے حالات بھی لکھے ہیں جن کو برص کی بیماری تھی اور مدینہ پاک کی مٹی ملنے سے وہ اچھے ہوئے۔ علامہ قسطلانی کہتے ہیں بلکہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ علامہ زرقانی نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبیلہ بنو الحارث کے پاس گئے وہ لوگ بیمار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے؟ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ بخار میں مبتلا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس تو صعیب موجود ہے۔ (یہ مدینہ کی ایک خاص جگہ کا نام ہے جو وادی بطحان میں ہے) انہوں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صعیب کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اس کی مٹی لے کر پانی میں ڈال کر اس پر یہ پڑھ کر لب ڈالو:

Marfat.com

"بسم اللہ تراب ارضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا باذن ربنا"

ان حضرات نے اس کا استعمال کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار جاتا رہا۔

اس واقعہ کے نقل کرنے والے ایک راوی کہتے ہیں کہ لوگوں کے اس جگہ سے مٹی اٹھانے کی وجہ سے وہاں گڑھا بھی پڑ گیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کا تجربہ کیا۔ علامہ سمہودی کہتے ہیں کہ یہ جگہ اب تک بھی موجود ہے۔ لوگ اس کی مٹی بیماروں کے واسطے لاتے ہیں۔ حضرت ثابت بن قیس حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کا غبار کوڑھ کی بیماری کے لئے شفاء ہے۔ (زرقانی)

روضہ رسول کریم ﷺ کی حاضری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول

مسند احادیث مبارکہ سے ثابت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح وشام حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت اور دیدار سے اپنے قلوب واذہان کو راحت وسکون پہنچاتے رہے اُن کے دل میں ہر لمحہ یہ تمنا رہتی تھی کہ اُن کے محبوب رسول ﷺ کبھی بھی اُن سے جدا نہ ہوں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیفیاتِ محبت کا والہانہ اظہار حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھی اسی طرح بعداز وصال بھی وہ دیوانہ وار حضور ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضری دیتے اور اس حاضری میں بھی ان کی کیفیات دیدنی ہوتیں۔ یعنی ادبِ بارگاہِ رسالت کے ساتھ ساتھ محبت اور عشق کی تمام تر بے قراریاں جذب وشوق اور کیفیتِ فراق اور غمِ ہجر کی لذتیں ان کے ایمان کو جلا بخشتی تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی روضۂ انور کی زیارت کے حوالہ سے صحابہ کرام کے ان ہی کیفیاتِ شوق پر مبنی معمولات درج ذیل ہیں۔

☆ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا

Marfat.com

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ منورہ میں حاضری کی دعوت دیتے ہوئے کہا:

هل لك أن تسير معي إلى المدينة فنزور قبر النبي صلي الله عليه وآله وسلم وتتمتع بزيارته ' فقلت نعم يا أمير المؤمنين ۔

کیا آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت اور فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے میرے ساتھ مدینہ منورہ چلیں گے؟ تو انہوں نے عرض کیا جی امیر المومنین۔

پھر جب حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سب سے پہلے بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں حاضری دی اور سلام عرض کیا' پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر کھڑے ہو کر اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

1) . واقدی' فتوح الشام' 1۔244

2) . ہیثمی' الجوہر المنظم۔2 .27

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

اُم المؤمنین حضرت سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ اکثر روضہ مبارک پر حاضر ہوا کرتی تھیں' وہ خود فرماتی ہیں:

كُنْتُ اُدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِي، فَاَضَعُ ثَوْبِي فَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَاَبِي' فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَ اللهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَ اَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ۔

میں اس مکان میں جہاں رسول اللہ ﷺ اور میرے والد گرامی

Marfat.com

آرام فرما ہیں جب داخل ہوتی تو یہ خیال کر کے اپنی چادر (جسے بطور برقع اوڑھتی وہ) اُتار دیتی کہ یہ میرے شوہرِ نامدار اور والدِ گرامی ہی تو ہیں، لیکن جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ کی قسم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر کپڑا لپیٹے کبھی داخل نہ ہوئی۔

1) . أحمد بن حنبل، المسند، 6۔202
2) . حاکم، المستدرک، 3۔61، رقم 4402 :
3) . مقریزی، إمتاع الاسماع، 14۔607

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری کا ہمیشہ معمول تھا، جو آج اُمت مسلمہ کے لیے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

اہل مدینہ کو روضہ اقدس پر حاضری کا حکم دیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مدینہ کو قحط سالی کے خاتمے کے لئے قبرِ انور پر حاضر ہو کر توسل کرنے کی تلقین فرمائی۔

چنانچہ امام دارمی صحیح اِسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

قُحِطَ أهلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا إِلَى عائشة، فَقَالَتْ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

ایک مرتبہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی اس پریشانی کی) شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور ﷺ کی قبرِ مبارک کے پاس جاؤ اور اس سے ایک روشندان آسمان کی طرف کھولو تاکہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایسا کرنے کی دیر تھی کہ اتنی زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے خوب سبزہ اُگ آیا اور اُونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ پس اُس سال کا نام ہی عام الفتق (سبزہ و کشادگی کا سال) رکھ دیا گیا۔

1)۔ دارمی، السنن، 1۔56، رقم 92:

2)۔ ابن جوزی، الوفا باحوال المصطفیٰ۔ 817۔818، رقم 1534

3)۔ سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام۔ 128

ثابت ہوا کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہلِ مدینہ کو رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک کو وسیلہ بنانے کی ہدایت فرمائی، جس سے اُن پر طاری شدید قحط ختم ہو گیا، اور موسلادھار بارش نے ہر طرف بہار کا سماں پیدا کر دیا۔ جہاں انسانوں کو غذا ملی وہاں جانوروں کو چارا ملا، اِس بارش نے اہلِ مدینہ کو اتنا پُر بہار اور خوشحال بنا دیا کہ انہوں نے اس پورے سال کو عام الفتق (سبزہ اور کشادگی کا سال) کے نام سے یاد کیا۔

اعتراض برائے اعتراض کا تحقیقی جواب

وہابیہ نجدیوں اور غیر مقلدین نے اس روایت پر اعتراضات کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی سند کمزور ہے لہٰذا یہ روایت بطورِ دلیل پیش نہیں کی جا سکتی لیکن مستند علماء نے اِسے قبول کیا ہے اور بہت سی ایسی اسناد سے استشہاد کیا ہے جو اس

Marfat.com

جیسی ہیں یا اس سے کم مضبوط ہیں۔ لہٰذا اس روایت کو بطورِ دلیل لیا جائے گا کیونکہ امام نسائی کا مسلک یہ ہے کہ جب تک تمام محدثین ایک راوی کی حدیث کے ترک پر متفق نہ ہوں' اس کی حدیث ترک نہ کی جائے۔

(1) عسقلانی، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح أھل الأثر

منکرین کی طرف سے ایک اور اعتراض اس روایت پر یہ کیا جاتا ہے کہ یہ موقوف ہے یعنی صرف صحابیہ تک پہنچتی ہے، اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے۔ اس لئے اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک اس کی اسناد صحیح بھی ہوں تو یہ دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ ذاتی رائے پر مبنی ہے اور بعض اوقات صحابہ کی ذاتی رائے صحیح ہوتی ہے اور بعض اوقات اس میں صحت کا معیار کمزور بھی ہوتا ہے' لہٰذا ہم اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں۔

اس بے بنیاد اعتراض کا سادہ لفظوں میں جواب یہ ہے کہ نہ صرف اس روایت کی اسناد صحیح اور مستند ہیں بلکہ کسی بھی صحابی نے نہ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تجویز کردہ عمل پر اعتراض کیا اور نہ ہی ایسا کوئی اعتراض مروی ہے جس طرح حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں اس آدمی پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا جو قبرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر بارش کے لیے دُعا کرتا ہے۔ یہ روایات صحابہ کا اجماع ظاہر کرتی ہیں اور ایسا اجماع بہر طور مقبول ہوتا ہے۔ کوئی شخص اس عمل کو ناجائز یا بدعت نہیں کہہ سکتا کہ جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سکوت نے جائز یا مستحب قرار دیا ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کے لزوم کے بارے میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رأیھم لنا خیر من رأینا لأنفسنا۔

ہمارے لیے ان کی رائے ہمارے بارے میں ہماری اپنی رائے سے بہتر ہے۔

Marfat.com

(ابن قیم، اعلام الموقعین عن رب العالمین، 2۔186)

اما الوہابیہ ابنِ تیمیہ نے اس روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی میں روضہ اقدس کی چھت میں اس طرح کا کوئی سوراخ موجود نہیں تھا۔ یہ اعتراض کمزور ہے کیونکہ امام دارمی اور ان کے بعد آنے والے ائمہ وعلماء اس طرح کی تفصیل متاخرین سے زیادہ بہتر جانتے تھے۔ مثال کے طور پر مدنی محدث ومؤرخ امام علی بن احمد سمہودی نے ابنِ تیمیہ کے اعتراض کا ردّ اور امام دارمی کی تصدیق کرتے ہوئے (وفاء الوفاء 2۔560) میں لکھا ہے۔

زین المراغی نے کہا جان لیجئے کہ مدینہ کے لوگوں کی آج کے دن تک یہ سنت ہے کہ وہ قحط کے زمانہ میں روضہ رسول کے گنبد کی تہہ میں قبلہ رُخ ایک کھڑکی کھولتے اگرچہ قبر مبارک اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے دور میں بھی مقصورہ شریف' جس نے روضہ مبارک کو گھیر رکھا ہے' کا باب المواجہ یعنی چہرۂ اقدس کی جانب کھلنے والا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور لوگ وہاں (دُعا کے لیے) جمع ہوتے ہیں۔ (سمہودی، وفاء الوفاء، 2۔560)

حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس جا کر آپ ﷺ کے توسُّل سے دعا کرنے کا معمول عثمانی ترکوں کے زمانے یعنی بیسویں صدی کے اوائل دور تک رائج رہا' وہ یوں کہ جب قحط ہوتا اور بارش نہ ہوتی تو اہل مدینہ کسی کم عمر سید زادہ کو وضو کروا کر اوپر چڑھاتے اور وہ بچہ اس رسی کو کھینچتا جو قبرِ انور کے اوپر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق سوراخ کے ڈھکنے کو بند کرنے کے لئے لٹکائی ہوئی تھی۔ اس طرح جب قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہتا تو بارانِ رحمت کا نزول ہوتا۔

Marfat.com

روضۂ اقدس میں سوراخ (اُبھار) کا نشان

گنبد خضرا کی تعمیر تو ۱۲۳۳ھ ہجری میں ہوئی' ظاہر ہے یہ صحابہ کرام کے دور کے بہت بعد کی بات ہے' لیکن اس سبز گنبد سے پہلے تین اور گنبد روضہ مبارک پر بنے' جو کبھی بھی توڑے نہیں گئے' بلکہ ایک کے اوپر دوسرا گنبد بنتا گیا' سب سے پہلا گنبد ۶۷۸ھ ہجری میں تعمیر ہوا جسے "قبہ الرزاق" کہا جاتا تھا' اس کے بعد ایک نیلا گنبد اس پر تعمیر ہوا' پھر تیسرا ایک سفید گنبد تعمیر ہوا اور اس کے بعد موجودہ سبز گنبد تعمیر ہوا۔

اب آپ روضۂ اقدس کو جا کر بغور دیکھیں تو جنوبی جانب گنبد خضریٰ شریف کے اوپر اُبھار صاف واضح نظر آتا ہے جس سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ یہ روشن دان صرف اس سبز گنبد پر ہی موجود نہیں ہے بلکہ اس کے نیچے جو گنبد ہے اس پر بھی ایک روشن دان موجود تھا' اس سے اُس بات کو تقویت ملتی ہے کہ بی بی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حکم کی تعمیل میں روضۂ اقدس کی کھجور کی ٹہنیوں سے بنی چھت پر جو روشن دان بنایا گیا تھا' وہ روایت ان گنبدوں پر بھی قائم رکھی گئی۔

نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ قحط سالی میں چھت سے سوراخ کا واقعہ دُرست ہے' نجدیوں کا انکار صرف تعصب پر مبنی ہے مخصوص اُبھار صاف نظر آ رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ اُبھار کوئی نیا نہیں ہے گنبد خضریٰ کی قدیم تصویر سعودی حکمرانوں کے دور سے پہلے کی دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اُبھار سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حکم کی تعمیل کی یاد بھی دلاتا ہے۔

گنبد خضرا کا یہ روشندان ابتدائی دور میں کھلا بھی رہتا تھا' لیکن روضۂ اقدس کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے "پرندوں" خاص کر حرم کے کبوتروں سے اسے بچانے کے لیے بند کر دیا گیا ہے' لیکن اُبھار کا نشان باقی ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دیتے اور عرض کرتے:

السّلام علیك یا رسولِ اللہ السّلام علیك یا أبا بکر السّلام علیك یا أبتاه①

اے اللہ کے (پیارے) رسول آپ پر سلامتی ہو، اے ابوبکر آپ پر سلامتی ہو، اے اباجان آپ پر سلامتی ہو۔

1) . عبدالرزاق، المصنف، 3۔576، رقم 6724

2) . ابن أبي شيبة، المصنف، 3۔28، رقم 11793

3) . بیہقی، السنن الکبریٰ، 5۔245، رقم 10051

قاضی عیاض نے الشفاء (2۔671) میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سو (100) سے زائد مرتبہ روضہ انور پر حاضری دیتے ہوئے دیکھا، اور مقریزی نے بھی إمتاع الاسماع (14۔618) میں یہی نقل کیا ہے۔ ابن الحاج مالکی نے المدخل (1۔261) میں اس کی تائید کی ہے۔ علاوہ ازیں ابنِ حجر مکی نے الجوہر المنظم (ص 28) اور زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ۔ (12۔198) میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے:

السّلام علیك یا رسول اللہ ...... السّلام علی ابی بکر ...... السّلام

Marfat.com

علی أبی۔

اے اللہ کے (پیارے) رسول! آپ پر سلام ہو' ابوبکر پر سلام ہو (اور) میرے والد پر بھی سلام ہو۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

1) ۔ابن اِسحاق اَزدی' فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ 90 ۔ 91، رقم 98 - 97

2) ۔ابن حجر عسقلانی نے المطالب العالیۃ 1۔ 371 ' رقم 1250) میں عمر بن محمد کی اپنے والد سے نقل کردہ روایت بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول۔

حضرت ابواُمامہ بیان کرتے ہیں:

رَأیتُ أنَس بن مَالِك أتی قَبْر النَّبی صلی الله علیه و آله وسلم فوقف فرفع یدیه حتی ظننتُ أنه افتتح الصّلاۃ فسلّم علی النّبیّ صلی الله علیه و آله وسلم ثم انصرف۔

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آتے دیکھا' انہوں نے (وہاں آ کر) توقف کیا' اپنے ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ شاید میں نے گمان کیا کہ وہ نماز ادا کرنے لگے ہیں۔ پھر انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، اور واپس چلے آئے۔

1) ۔ بیہقی' شعب الإیمان' 3۔ 491 ' رقم 4164

2) ۔ قاضی عیاض' الشفاء' 2۔ 671

3) ۔ مقریزی' إمتاع الأسماع' 14۔ 618)

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فقط بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں

Marfat.com

سلام عرض کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے بھی مسجدِ نبوی میں آتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا معمول

امام محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب روتے ہوئے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے:

هاهنا تسکب العبرات، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں (فراقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) میں آنسو بہائے جاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، میری قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

1) . بیہقی، شعب الإیمان، 3۔491، رقم 4163 :

2) . أحمد بن حنبل، المسند، 3۔389

3) . أبو یعلی، المسند، 2۔190، رقم 1778

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے

سید المؤذنین عاشقِ صادق حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وِصال مبارک کے بعد یہ خیال کر کے شہرِ محبوب "مدینہ منورہ" سے شام چلے گئے اس خیال سے کہ جب یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہ رہے تو پھر اِس شہر میں کیا رہنا! حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے اور فرمایا:

Marfat.com

ما هذه الجفوة، يا بلال؟ أما آن لك أن تزورني؟ يا بلال.!

اے بلال! یہ فرقت کیوں ہے؟ اے بلال! کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم ہم سے ملاقات کرو؟

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ خوب روئے۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حکم سمجھا اور مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے، غم وفراق میں تڑپتے ہوئے روضہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور بے چین ہو کر ہجر وفراق میں رونے اور اپنے چہرے کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ملنے لگے۔

1) . سبکی، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الأنام 39
2) . ابن حجر مکی، الجوہر المنظم 27
3) . ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 1۔358
4) . ابن عساکر، تاریخ مدینۃ دمشق، 7۔137
5) . شوکانی، نیل الأوطار، 5۔180

میزبانِ رسول کریم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حاضری

حضرت داؤد بن صالح سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز خلیفہ مروان بن الحکم روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہے۔ مروان نے اسے کہا! کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے جواب دیا:

نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ۔

ہاں (میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں)، میں اللہ کے رسول

Marfat.com

ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

1) . احمد بن حنبل، المسند، 5۔422

2) . حاکم، المستدرک، 4۔560، رقم 8571

3) . طبرانی، المعجم الکبیر، 4۔158، رقم 3999

حضرت امام احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کی اِسناد صحیح ہیں۔ امام حاکم نے اسے شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ نبوت میں سلام

یزید بن ابی سعید المقبری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ جب میں نے انہیں الوداع کہا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے، پھر فرمایا:

إذا أتيت المدينة سترى قبر النّبيّ صلى الله عليه و آله وسلم، فاقرئه منّي السّلام۔

جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ کی روضہ مبارک پر حاضری دے کر میری طرف سے (آقا ﷺ کی خدمت میں) سلام (کا تحفہ و نذرانہ) پیش کر دینا۔

1) بیہقی، شعب الإیمان، 3۔492، رقم 4167 - 4166

2) . قاضی عیاض، الشفاء، 2۔670

3) . مقریزی، إمتاع الأسماع، 14۔618

4) . ابن حاج، المدخل، 1۔261

5) . قسطلانی، المواہب اللدنیۃ، 4۔573

Marfat.com

ایک دوسری روایت میں ہے:

كان عمر بن عبد العزيز يوجه بالبريد قاصدًا إلى المدينة ليقرئ عنه النبي صلى الله عليه وآله وسلم۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ ایک قاصد کو شام سے بارگاہِ نبوی ﷺ میں اپنی طرف سے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

1) . بیہقی، شعب الإیمان، 3۔ 491، 492، رقم 4166 :

2) . ابن حاج، المدخل، 1۔ 261

وقتِ اجل سر تیری چوکھٹ پہ دھرا ہو

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک صحابیہ آئی جو حضور ﷺ کے فراق میں گھائل تھی۔ اُس نے آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی درخواست کی۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کے وقت وہ عورت اِتنا روئی کہ اُس نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

1) . قسطلانی، المواہب اللدنیۃ، 4۔ 581

2) . زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ، 12۔ 196

درج بالا علمی تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اور بعد از وصال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی زیارت کے لئے حاضری دیا کرتے تھے۔ اُن کا حاضری دینے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ آقا علیہ السلام کی حیات اور بعد از وصال آپ ﷺ کے فیوضات و برکات سے مستفید ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جمیع امتِ مسلمہ کا بھی یہ معمول رہا ہے کہ وہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضری دینے کو اپنے لئے باعثِ سعادت و خوش بختی سمجھتی ہے۔

Marfat.com

زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء اُمت

والی دو جہاں مالک کن وکاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ عالمین کا سب سے افضل واعلیٰ اور متبرک ترین مقام ہے۔ کیوں نہ ہو کہ وہ اس کے محبوب ترین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار پرانوار ہے۔ گنبدِ خضراء جو اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مرکز ہے جہاں ملائکہ صبح وشام 70‘70 ہزار کی تعداد میں حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ایک سچے مومن کے دل میں ہر وقت یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش! مجھے اس بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے۔ خاکِ طیبہ کو آنکھوں کا سرمہ بنانے اور وہاں کی پاکیزہ فضاؤں میں سانس لینے کی آرزو صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج کے دن تک ہر عاشق کے دل میں رہی ہے۔ جمہور علماء کرام اور فقہاء کے نزدیک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت محبوب مستحسن اور موجب رحمت و سعادت عمل ہے۔ صحابہ کرام کا روضۂ اقدس پر حاضری کا عمل تو فقیر نے عرض کر دیا اب علماء اُمت کے اقوال پیش خدمت ہیں‘ ملاحظہ کریں

☆ علامہ ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ (م 681ھ) لکھتے ہیں:

قال مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ من أفضل المندوبات وفي مناسك الفارسي و شرح المختار أنها قريبة من الوجوب لمن له سعة۔

ہمارے مشائخ کرام نے کہا زیارتِ روضۂ اقدس علی صاحبہا الصلاۃ والسلام بلند درجہ مستحب عمل ہے۔ مناسک الفارسی‘ اور شرح المختار‘ میں لکھا ہے کہ ہر صاحب استطاعت شخص کے لیے (زیارتِ روضۂ اقدس کا درجہ) وجوب کے قریب ہے۔

Marfat.com

(ابن ہمام، فتح القدیر، 3-179)

☆......ایک دوسرے مقام پر علامہ ابنِ ہمام ہی نے لکھا ہے:

والأولى فيما يقع عند العبد الضعيف تجريد النيّة لزيارة قبر النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم۔

بندۂ ضعیف (ابن ہمام) کے نزدیک محض حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کی نیت کرنا بھی اولیٰ ہے۔

(ابن ہمام، شرح فتح القدیر، 2-180)

☆......علامہ ابن قدامہ حنبلی (م 620) نے فقہ حنبلی کی معروف کتاب الکافی اور المغنی میں لکھا ہے:

ويستحبّ زيارة قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وصاحبيه۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں صحابہ کرام (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی مبارک قبروں کی زیارت مستحب ہے۔

(ابن قدامۃ المقدسی، الکافی، 1-457، ابن قدامۃ، المغنی، 3-297)

علامہ ابن قدامہ نے اپنے اس قول کے ثبوت میں زیارتِ قبرِ انور کی ترغیب میں احادیثِ مبارکہ کا ذکر کیا ہے۔ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفران کے نزدیک امر مباح اور جائز ہے۔ (ابن قدامۃ، المغنی، 2-52)

☆ عارفِ کامل حضرت عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول کیا ہے کہ انہوں نے حج کے بعد محض زیارتِ قبر انور کے لیے الگ سفر اختیار کیا تاکہ اس سفر کا مقصد زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کچھ نہ ہو۔

Marfat.com

ائمۂ احناف کے نزدیک روضۂ انور کی نیت سے سفر کرنا۔

علامہ طحطاوی نے لکھا ہے:

الأولى فى الزيارة تجريد النّية لزيارة قبره صلى الله عليه وآله وسلم۔

زیارتِ قبر انور کے لیے بہتر یہ ہے کہ محض حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی نیت کی جائے۔

طحطاوی، حاشیۃ علی مراقی الفلاح، 1۔486

علامہ ابنِ عابدین شامی نے لکھا ہے:

قال فى شرح اللباب وقد روى الحسن عن أبى حنيفة أنه إذا كان الحجّ فرضاً فالأحسن للحاج أن يبدأ بالحج ثم يثنى بالزيارة وإن بدا بالزيارة جاز۔

شرح اللباب میں ہے حضرت حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے کہ زائر حرمین شریفین اگر فرض حج کی ادائیگی کر رہا ہو تو حج سے ابتداء کرے اس لیے کہ فرض درجہ کے لحاظ سے غیر فرض پر مقدم ہوتا ہے۔ بعد ازاں زیارتِ روضۂ اقدس کی الگ نیت کرے اور اگر اس نے زیارتِ قبرِ انور سے ابتداء کی ہے تو یہ بھی جائز اور درست ہے۔ (ابن عابدین، حاشیۃ ابن عابدین، 2۔627)

وہ اس بات کی وجہ یہ لکھتے ہیں:

إذ يجوز تقديم النّفل على الفرض إذا لم يخش الفوت بالإجماع۔

کیونکہ نفل کا فرض پر مقدم کرنا جبکہ فرض کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو شرعاً جائز

Marfat.com

ہے:۔

ابن عابدین، حاشیۃ ابن عابدین' 2۔627

مذکورہ بالا اختیار اس صورت میں ہے جب زائر کا گذر مدینہ منورہ سے نہ ہو۔ اگر اس کا گذر مدینہ طیبہ اور روضۂ انور کے قرب سے ہو تو پھر زیارتِ روضۂ انور ضروری ہے۔علامہ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے:

فإن مرّ بالمدينة كأهل الشام بدأ بالزّيارة لا محالة لأن تركها مع قربها يعدّ من القساوة والشّقاوة وتكون الزيارة حينئذ بمنزلة الوسيلة وفي مرتبة السنة القبلية للصّلاة۔

اور اگر زائرِ حرمین کا گزر ہی قرب مدینہ منورہ سے ہو جیسے ملک شام کے لوگوں کے لئے تو اسے بہر صورت زیارت روضۂ رسول ﷺ سے ہی ابتدا کرنی ہوگی' کیونکہ زائر کا اس کے قرب سے گزرنے کے باوجود اس کی زیارت کو ترک کرنا بدبختی اور قساوتِ قلبی کی دلیل ہے۔اس صورت میں زیارت رسول ﷺ وسیلہ بنے گی اور اس کا یہ عمل درجۂ ادائیگی میں ایسا ہے جیسے فرض نماز سے پہلے سنت نماز کی ادائیگی۔

(ابن عابدین' حاشیۃ ابن عابدین' 2۔627)

زیارت روضہ انور کے آداب

علماءِ اُمت اور فقہاء کرام نے روضۂ اقدس کی زیارت کے آداب پر اپنی تصانیف میں مستقل ابواب لکھے چند ایک کا تذکرہ فقیر یہاں عرض کر دیتا ہے۔

☆......ابن الحاج مالکی اپنی کتاب المدخل میں لکھتے ہیں:

جب زائرِ مدینہ مکہ معظمہ سے زیارتِ نبوی ﷺ کی نیت سے نکلے تو اُس کی

Marfat.com

ساری توجہ زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادائیگی نماز کی طرف ہو لیکن ان مقاصدِ جلیلہ کے ساتھ دیگر مقاصد کو شامل نہ کرے کیونکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم متبوع ہیں تابع نہیں۔ اُنہی کی ذاتِ اقدس سفر کا مرکز و محور ہے' جب شہرِ مدینہ میں داخلہ کی سعادت حاصل ہو تو بہتر یہی ہے کہ مدینہ منورہ سے باہر مسافروں کے اُترنے کا جو مقام مقرر ہے اُسی مقام پر اُترے اور جب شہرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں داخلہ کا وقت آئے تو غسل اور وضو کرے' اچھی سے اچھی پوشاک پہنے' نوافل ادا کرے' توبہ کی تجدید کرے اور پیدل چلتا ہوا اندر داخل ہو کر تصویرِ عجز بن جائے کہ وہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ اقدس میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب وفدِ عبدالقیس بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو وفد کے اراکین بے تابی سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر جا گرے اور شمعِ رسالت کے گرد پروانہ وار رقص کرنے لگے' جبکہ اُن کے سردار نے وقار کا مظاہرہ کیا' پہلے غُسل کیا' عمدہ لباس زیب تن کیا اور پھر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ہدیۂ سلام پیش کیا۔ اِس پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نزدیک پسندیدہ ہیں' وہ حلم اور حوصلہ ہیں۔

☆ ......سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الغنیۃ لطالبین طریق الحق میں زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب بھی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ اِختصار کے ساتھ ذیل میں ان آداب کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

زائرِ مدینہ بارگاہِ نبوی میں اِستغاثہ پیش کرے' اللہ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دُعا کرے۔ الوداعی زیارت کے وقت (یوں) سلام شوق پیش کرے الوداع' یا رسول اللہ! الوداع اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرنے کے بعد اپنی حاضری کی قبولیت کی بھی دعا مانگے اور التجا کرے کہ مولا! یہ زیارت آخری نہ ہو۔

Marfat.com

☆ ...... امام نووی نے اپنی کتاب الایضاح کے باب ششم میں حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کے آداب بالتفصیل ذکر کئے ہیں۔

☆ ...... امام کمال الدین بن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں کتاب الحج کے آخر میں (3۔94) اِس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔

☆ وہابیہ کے مستند امام ابنِ قیم نے بھی اپنے شہرۂ آفاق القصیدۃ النونیۃ میں زیارتِ روضۂ اقدس کے آداب بیان کئے ہیں، وہ کہتا ہے:

فإذا أتينا المسجد النبوی
صلينا التحية أولا ثنتان

جب ہم مسجدِ نبوی میں حاضر ہوں تو سب سے پہلے دو رکعت نمازِ تحیۃ المسجد ادا کریں۔

ثم انثنينا للزيارة نقصد القبر
الشريف ولو علی الأجفان

پھر روضۂ انور کی زیارت کا قصد کریں، چاہے پلکوں پر چل کر ہی حاضری کا شرف کیوں نہ حاصل کرنا پڑے۔

فنقوم دون القبر وقفة خاضع
متذلل فی السر والإعلان

پھر باطناً و ظاہراً اِنتہائی عاجزی و اِنکساری کے ساتھ (حضوری کی تمام تر کیفیتوں میں ڈوب کر) قبرِ انور کے پاس کھڑے ہوں۔

فكأنه فی القبر حیّ ناطق
فالواقفون نواكس الأذقان

یہ اِحساس دل میں جاگزیں رہے کہ حضور ﷺ اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں اور

Marfat.com

کلام فرماتے ہیں، پس (وہاں) کھڑے ہونے والوں کا سر (أدباً وتعظیماً) جھکا رہے۔

ملكتهم تلك المهابة فاعترت

تلك القوآئم كثرة الرجفان

بارگاہِ نبوی میں یوں کھڑے ہوں کہ رُعبِ مصطفی ﷺ سے پاؤں تھر تھر کانپ رہے ہوں۔

وتفجرت تلك العيون بمائها

و لطالما غاضت على الأزمان

اور آنکھیں بارگاہِ حضور ﷺ میں اَشکِ مسلسل کا نذرانہ پیش کرتی رہیں، اور وہ طویل زمانوں کی مسافت طے کر کے حضور ﷺ کے زمانے میں کھو جائیں۔

و أتى المسلم بالسلام بهيبة

و وقار ذی علم و ذی إيمان

پھر مسلمان حضور ﷺ کی بارگاہ میں وقار و اَدب کے ساتھ ہدیہ سلام پیش کرتے ہوئے آئے جیسا کہ صاحبانِ ایمان اور صاحبانِ علم کا شیوہ ہے۔

لم يرفع الأصوات حول ضريحه

كلا و لم يسجد على الأذقان

حضور ﷺ کی قبرِ انور کے قریب آواز بھی بلند نہ کرے، خبردار! اور نہ ہی سجدہ ریز ہو۔

من افضل الأعمال هاتيكالزيا

رة وهى يوم الحشر فى الميزان

یہی زیارت افضل اعمال میں سے ہے اور روزِ حشر اسے میزانِ حسنات میں رکھا جائے گا۔

Marfat.com

فائدہ

نجدی مطوعوں کو چاہیے کہ کم از کم اپنے امام ابن قیم کے قصیدہ کے مطابق تو زائرین کو مواجہہ اقدس پر حاضری سعادت حاصل کرنے دیں۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ماثبت من السنۃ (ص114 ۔116) میں زیارتِ قبرِ انور کے آداب بالتفصیل ذکر کیے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

زائر کو چاہیے کہ گھر سے روانہ ہوتے وقت مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہو اور راستہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے، کیونکہ اس راہ کے مسافر کے لئے فرض عبادات کے بعد درود شریف پڑھنا ہی افضل ترین عبادت ہے۔ جب زائر مدینہ منورہ کا کوئی درخت دیکھے یا اُسے حرم پاک نظر آئے تو بے انتہا درود شریف پڑھے، دِل میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے کہ روضۂ انور کی زیارت بابرکت سے اُسے فائدہ ہو اور دُنیا و آخرت میں سعادت مندی حاصل ہو، اُسے چاہیے کہ زبان سے یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذا حَرَمَ رَسُوْلِكَ، فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَ سُوْءِ الْحِسَابِ ۔

اے اللہ! یہ تیرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم محترم ہے، اِسے میرے لئے آتش دوزخ سے پناہ گاہ بنادے، عذابِ آخرت اور برے حساب سے محفوظ رکھنے والا اور جائے اَمن بنادے۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا، عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور سہولت کے ساتھ جتنا ہو سکے صدقہ کرنا مستحب ہے۔ زائر مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ،

Marfat.com

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور میں اللہ کے رسول ﷺ کی ملت پر ہوں۔ اے اللہ! مجھے مقامِ صداقت میں داخل فرما اور صداقت کے مقام پر مجھے نکال' اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرما۔

جب وہ مسجدِ نبوی شریف کے دروازہ پر پہنچے تو اپنا داہنا پاؤں دروازہ میں رکھ کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ وَ فَضۡلِكَ۔

اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے اور مجھ پر اپنے فضل وکرم کے دروازے کھول دے۔

زائر جب روضۂ اقدس کا رُخ کرے تو پوری پوری کوشش کرے کہ تحیۃ المسجد (کے نوافل) محراب نبوی پر ادا کرے۔ اگر ممکن نہ ہو تو ریاض الجنۃ کے کسی حصہ میں یا مسجدِ نبوی میں کسی مقام پر نماز تحیۃ المسجد پڑھے اور پھر مواجہہ اقدس تک پہنچنے سے پہلے سجدۂ شکر ادا کرے (بعض علماء نماز وتلاوت کے علاوہ سجدہ شکر بجالانے کے بارے میں مختلف الرائے ہیں (اس کے بعد قبولِ زیارت کی دُعا کے ساتھ مزید نعمتوں کے حصول کی بھی دُعا کرے۔ پھر روضۂ اقدس کے پاس اس طرح حاضری دے کہ نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کی طرف منہ کرے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے کھڑا ہو۔ روضۂ مبارک کی جالی کو نہ چھوئے اور اسے بوسہ بھی نہ دے' کیونکہ یہ دونوں کام اور اس کے علاوہ دوسری حرکتیں جاہلوں اور ناواقفوں کے طور طریق ہیں' اور سلف صالحین کا یہ طرزِ عمل کبھی نہیں رہا۔ نیز زائر کے لئے لازمی ہے کہ ادباً جالی سے چپک کر کھڑا نہ

Marfat.com

ہو بلکہ جالی سے تین یا چار ہاتھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ شیخین کریمین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اِنتہائی خشوع وخضوع (وعاجزی اِنکساری) کے ساتھ پرسکون انداز میں پست آواز صلوٰۃ وسلام میں عرض کرے۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ کا صحیح مفہوم

حجازِ مقدس میں حج وعمرہ کے لیے جانے والے زائرین کو دنیا کی مختلف زبانوں میں رسالے ر پمفلٹ تقسیم کیے جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مطہرہ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ جانا جائز نہیں ہے۔ یہ غلط عقیدہ سب سے پہلے ابن تیمیہ نے پیدا کیا، اور اس کو وھابی نجدی فرقہ نے اپنا لیا اور بزور شمشیر عرب دنیا میں پھیلایا وہ نجدی وہابی حدیث لاتشدالرحال کا من گھڑت خودساختہ مفہوم اپنی کتابوں اور رسائل (تقریبا ہر زبان میں) شائع کر کے امت مسلمہ کو روضہ رسولِ کریم روف ورحیم ﷺ کے سفر کرنے کو بدعت وشرک سے تعبیر کرتے ہیں' میرے والدی حضور سیدی فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''نہایۃ الکمال فی تحقیق لاتشدالرحال'' سے یہ مضمون پیش کرتا ہوں تا کہ عوام وخواص اس حدیث کی غلط تشریح پڑھ کر رن کر سعادت ابدی سے محروم نہ ہوں۔

جیسا کہ فقیر نے تفصیلاً عرض کیا ہے کہ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ دربارِ نبوی کی زیارت کا ذوق وشوق رکھتے ہیں اور خاکِ طیبہ کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں

لیکن وہابیہ نجدی اور ان کے ہمنواء فرقے سید العالمین حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضری کی نیت سے جانے کو بھی (معاذ اللہ) شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایسا عقیدہ بے دینی اور جہالت پر مبنی ہے۔ صحیح عقیدہ وہی ہے جو قرآن وحدیث

Marfat.com

سے ثابت ہے جو فقیر نے عرض کیا۔ باطل عقیدہ رکھنے والوں کا استدلال حدیث کی غلط تعبیر ہے۔ فقیر اس روایت کی صحیح شرح مستند محدثین کے اقوال کی روشنی میں عرض کرتا ہے، جس سے حدیث پاک کا اصل مفہوم واضح ہو جائے گا شروحات سے قبل حدیث مبارکہ عربی متن مع ترجمہ ملاحظہ ہو۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى۔

مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے سوا کسی (اور مسجد) کی طرف (زیادہ ثواب کے حصول کی نیت سے) رَختِ سفر نہ باندھا جائے۔

1) . بخاری، الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ۔

2) . مسلم، الصحیح، کتاب الحج، باب لا تشد الرحال إلا إلی ثلاثۃ مساجد۔

3) . نسائی، السنن، کتاب المساجد، باب ما تشد الرحال إلیہ من المساجد۔

☆ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث با الفاظ دیگر بھی مروی ہے۔

لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔

(زیادہ ثواب کے حصول کی نیت سے) تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد بیت المقدس۔

بعض کتب احادیث میں مسجد بیت المقدس کی جگہ مسجد ایلیاء کے الفاظ بھی

Marfat.com

آئے ہیں۔

1) نسائی، السنن، کتاب الجمعۃ، باب ذکر الساعۃ التی یستجاب فیہا الدعاء یوم الجمعۃ

2) . نسائی، السنن الکبریٰ، 1۔540 ، رقم 1754

3) . مالک، الموطأ، 1۔109، رقم 241

☆..... طبرانی نے یہ حدیث اِن الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْخَیْفِ، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، مَسْجِدِی هَذَا (المعجم الاوسط 6۔51، 52، رقم 5106)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں یعنی مسجدِ خیف، مسجدِ حرام اور میری اِس مسجد کے سوا کسی (اور مسجد) کی طرف (زیادہ ثواب کے حصول کی نیت سے) رَختِ سفر نہ باندھا جائے۔

طبرانی کہتے ہیں کہ کلثوم بن جبر سے یہ حدیث حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور اِس حدیث کے سوا کسی اور حدیثِ شَدُّ الرِّحال میں مسجدِ خیف کا ذکر بھی نہیں ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اِن الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَی، وَمَسْجِدِی۔

تین مساجد یعنی مسجد خیف، مسجدِ حرام اور میری مسجد کے سوا کسی (اور مسجد) کی طرف (زیادہ ثواب کے حصول کی نیت

Marfat.com

سے) رَختِ سفر نہ باندھا جائے۔

1). بخاری، الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب مسجد بیت المقدس

2). مسلم، الصحیح، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ

3). ترمذی، السنن، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی ای المساجد افضل

اس حدیث مبارکہ کو بنیاد بنا کر وہابی نجدی غیر مقلدین وغیرہ انبیاء کرام و محبوبان کے مزارات مقدسہ کی زیارت حتیٰ کہ حضور سرورِ کونین ﷺ کے روضۂ اطہر کی بہ غرضِ زیارت حاضری کو بھی ناجائز اور (معاذ اللہ) شرک جانتے ہیں۔ جبکہ اکابرین علمائے ربانیین اور محدثین و مفسرینِ کرام نے اِس استدلال کو غلط اور غلط فہمی قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے اپنی معتبر کتب میں نہایت شرح وبسط کے ساتھ اس حدیث کا صحیح مطلب بیان کیا ہے۔ اِس کی روشنی میں دین کا معمولی علم رکھنے والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ جو بدنصیب اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے انبیاء کرام و اولیائے کاملین کے مزارات کی زیارت کے سفر سے منع کرتے ہیں اور اِسے سفرِ معصیت و گناہ کہتے ہیں وہ یقیناً گمراہی کے دلدل بری طرح پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا اِستدلال کسی بھی طرح درست نہیں۔

احادیث لاتشد الرحال کی شرح:

1)۔ اِن احادیثِ مبارکہ میں اِستثناء کے حوالے سے دو اَقوال ہیں۔

ایک یہ کہ اِستثناء مطلق یعنی عمومیت پر مبنی ہو۔ جس سے ہر قسم کا سفر ناجائز قرار پائے گا اور یہ بات خلافِ عقل و خلافِ شرع ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اِستثناء مقید ہو یعنی محض مساجد سے مختص ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سوائے اِن تین مساجد کے کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے اور یہی قول صحیح ہے۔

Marfat.com

☆......حدیثِ مبارکہ میں لا تُشَدُّ الرِّحال کے فوراً بعد الا الی ثلاثۃ مساجد مذکور ہے۔ اہل لغت کے تشریح کے مطابق جس جملہ میں مستثنیٰ (جسے اِستثناء حاصل ہو) اور مستثنیٰ منہ (جس سے اِستثناء کیا گیا ہو) دونوں پائے جاتے ہوں تو نحوی قاعدہ یہ ہے کہ مستثنیٰ حرفِ اِستثناء کے بعد اور مستثنیٰ منہ حرفِ اِستثناء سے پہلے ہوگا اور وُجوداً یا تقدیراً مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونوں کا پایا جانا ضروری ہوگا۔

مذکورہ حدیث میں اِلَّا حرفِ اِستثناء ہے' ثلاثۃ مساجد مستثنیٰ ہے۔ قاعدہ کی رُو سے اِلَّا کے بعد ثلاثۃ مساجد تو مذکور ہے لیکن مستثنیٰ منہ مذکور نہیں' جو اِلَّا سے پہلے پایا جانا تھا لہٰذا جہاں ایسی صورت ہو کہ مستثنیٰ مذکور ہو مگر مستثنیٰ منہ کا لفظی ذکر نہ ہو تو وہاں مستثنیٰ منہ مقدر مانا جائے گا۔ اِس صورت میں مقدر مستثنیٰ منہ کے تعین کے تین اِحتمالات ہو سکتے ہیں۔

پہلا اِحتمال......اگر مستثنیٰ منہ قبر کو مانا جائے۔

اِس حدیث سے سفرِ زیارت کی ممانعت کا اِستدلال کرنے والوں کے مسلک کے مطابق اگر مستثنیٰ منہ لفظ قبر کو فرض کریں تو حدیث کی عبارت تقدیری اِس طرح ہوگی لَا تُشَدُّ الرِّحال الی قبر الا الی ثلاثۃ مساجد سوائے تین مساجد کے کسی قبر کی طرف رَختِ سفر نہ باندھا جائے۔ یہاں لفظ قبر ایسی بے بنیاد تعبیر ہے جو نہ سیاقِ کلام کے مطابق ہے اور نہ ہی اُسلوبِ بیان و زباں کے لائق عربی زبان سے تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی یہ غیر معتبر اور غیر معقول اُسلوب قبول نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ اِس کی نسبت اَفصح العرب ﷺ کی طرف کی جائے لہٰذا ضابطہ کے خلاف لفظ قبر کو مستثنیٰ منہ بنانا ہرگز درست نہیں۔

دوسرا اِحتمال......اگر مستثنیٰ منہ مکان کو مانا جائے۔

اگر مکان کو مستثنیٰ منہ فرض کیا جائے تو حدیث کی عبارت (نحوی اعتبار سے)

Marfat.com

تقدیری یوں ہو گی لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ الی مکان الا الی ثلاثة مساجد (سوائے تین مساجد کے کسی اور مقام کی طرف رَختِ سفر نہ باندھا جائے)۔ اِس کا مطلب یہ ہو گا کہ تعلیم، تجارت اور کسی بھی کارِ خیر کے لئے سفر کرنا ممنوع ہے' حالانکہ اِن اُمورِ خیر کے لئے سفر کی ممانعت باطل اور غیر معقول ہے۔ مطلق سفر کی کہیں بھی ممانعت نہیں اور نہ ہی ایسا کوئی مفہوم حدیث مذکور کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ یہ مفہوم نہ صرف غیر شرعی ہو گا بلکہ بے شمار احکام اسلامی اور مصالح دینی سے متصادم ہو گا۔ تو یہ صورت تقدیری بھی قبول نہیں کی جا سکتی' اس لئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خود تجارت کے لئے سفر کیا اور متعدد اسفار کے ذریعے غزوات میں شرکت فرمائی۔

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے ہمیشہ سفر کرتے رہے اور اُنہوں نے دور دراز علاقوں تک پیغام حق پہنچایا۔

ائمہ دین مجتہدین اولیاء کاملین حصول علم اور بیعت و ارادت کے لئے سفر کرتے رہے۔ آج بھی لوگ حصول علم، تجارت اور دیگر اُمور کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے ہیں۔

چند اسفار جو کئے جاتے ہیں

دعوت و تبلیغِ دین کے لیے۔

جہاد میں شرکت کے لئے۔

والدین' اساتذہ اور بزرگوں کی زیارت کے لئے۔

اَعزاء و اَقارب اور اَحباب سے ملاقات کے لئے۔

شادی و غمی میں شرکت کے لئے۔

کاروباری مقاصد کے لئے۔

Marfat.com

سیر و تفریح کے لئے۔

علاج معالجہ کے لئے۔

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتنے ہی سفر ہیں جو ہم روزانہ کرتے ہیں۔ اگر ہر سفر ممنوع قرار دیا جائے تو زندگی کا نظام معطل ہو کر رہ جائے گا، جو کہ قانونِ فطرت کے خلاف ہے۔

تیسرا اِحتمال...... اگر مستثنیٰ منہ بھی مسجد ہی کو مانا جائے۔

یہ اِستثناء مفرغ ہے۔ اس میں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کا جنسِ واحد سے ہونا ضروری ہوتا ہے' جیسا کہ کلامِ عرب میں ہے۔ یہ درس نظامی کا مبتدی طالب علم جانتا ہے مثلاً کہ ما جاء نی الا زید (میرے پاس سوائے زید کے کوئی نہیں آیا)

اِس کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس سوائے زید کے کوئی شخص یا انسان نہیں آیا۔ اگر پرندہ یا کوئی جانور آیا ہو تو کلام غلط نہ ہوگا کیونکہ مستثنیٰ منہ پرندہ یا جانور نہیں بلکہ انسان ہے۔ وجہ یہ ہے کہ زید بھی انسان ہے، اس لئے ایک ہی جنس سے ہونے کی وجہ سے مفہوم واضح اور درست ہو جائے گا لہٰذا درست بات یہی ہے کہ اِس حدیث میں بھی عربی قاعدہ کی رُو سے تقدیر لفظ مسجد ہی ہو، یعنی جسے مستثنیٰ ٹھہرایا جا رہا ہے مستثنیٰ منہ بھی وہی جنس ہو۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر جواز کے لئے اِستثناء مساجد کا کیا جا رہا ہے تو ممانعت بھی بقیہ مساجد ہی کی طرف منسوب ہوگی' نہ کہ دیگر اُمور اور مقاصد کی طرف۔ پس اب حدیث کی تقدیراً عبارت یوں ہوگی۔

لَا تُشَدُّ الرِّحال إلى مسجد إلّا إلى ثلاثة مساجد۔

سوائے تین مساجد کے کسی اور مسجد کی طرف (ثواب میں اضافہ کی نیت سے) رختِ سفر نہ باندھا جائے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ

Marfat.com

اور مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی فضلیت چونکہ زیادہ ہے اور باقی مساجد نماز پڑھنے کی فضیلت اور ثواب میں برابر ہیں اس لئے ان تینوں مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد میں ثواب میں اضافہ کی نیت سے سفر کی زحمت برداشت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس جگہ زیادتی ثواب پر کوئی شرعی دلیل مذکور نہیں۔

محدثین کرام کیا فرماتے ہیں؟

لاتشد الرحال احادیث کا صحیح مطلب محدثین کرام شارحین حدیث نے بیان کیا ہے اور اس پر اپنی تحقیق کی ہے فقیر چند محدثین کرام وضاحت عرض کرتا ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک مدینہ طیبہ مخلص اہل ایمان کا مرجع رہا ہے اور تا قیامت رہے گا۔ اس حوالے سے حضرت ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرون بن موسیٰ بن عیاض السبتی الیحصبی المالکی معروف قاضی عیاض (544ھ) نے اس حدیثِ مبارکہ کی بڑی ایمان افروز شرح کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹے گا۔ امام نووی اور دیگر شارحین حدیث نے ان کا قول نقل کیا ہے' شرح نووی میں ہے:

قال القاضی وقوله صلی الله علیه وآله وسلم وهو یارز إلی المدینة، معناه أن الإیمان أولاً وآخراً هذه الصفة، لأنه فی أول الإسلام کان کل من خلص إیمانه وصحّ إسلامه أتی المدینة، إمّا مهاجراً مستوطناً، وإما متشوقاً إلی رؤیة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ومتعلماً منه، ومتقربا ثم بعده هکذا فی زمن الخلفاء کذلك، ولأخذ

Marfat.com

سيرة العدل منهم والاقتداء بجمهور الصحابة رضوان الله عليهم فيها ثم من بعدهم من العلماء الذين كانوا سرج الوقت وأئمة الهدى، لأخذ السنن المنتشرة بها عنهم فكان كل ثابت الإيمان منشرح الصدر به يرحل إليها ثم بعد ذلك في كل وقت إلى زماننا لزيارة قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم والتبرك بمشاهده، وآثاره، وآثار أصحابه الكرام فلا يأتيها إلا مؤمن هذا كلام القاضي والله أعلم بالصواب۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کے ایمان مدینہ طیبہ کی طرف لوٹے گا، کا معنی ہے کہ ایمان کی ابتداء میں یہ صفت تھی اور آخر زمانہ میں بھی یہی صفت رہے گی کیونکہ ابتدائے اسلام میں ہر وہ شخص جس کا ایمان خالص ہوتا اور اسلام صحیح ہوتا، وہ مدینہ طیبہ آتا یا تو مہاجر بن کر مدینہ طیبہ کو اپنا وطن بناتا اور یا دیدارِ رسول ﷺ کے شوق میں اور آپ سے سیکھنے اور آپ کی قربت کے حصول کے لیے۔ بعد ازاں خلفاء راشدین کے دور میں بھی اہلِ ایمان کا یہی معمول رہا تا کہ وہ ان سے عدل کا درس لیں اور جمہور صحابہ کرام کا اقتداء بھی یہیں پر ہوتا تھا۔ پھر دورِ خلافت کے بعد وہ علماء امت جو اپنے وقت کے چراغ اور ہدایت کے امام تھے ان سے بکھری ہوئی سنت رسول ﷺ اخذ کرنے کیلئے اہلِ ایمان آتے رہے۔ پس ہر مومن جو ایمان پر ثابت قدم تھا اور جسے شرح صدر نصیب تھا وہ مدینہ طیبہ کی طرف

Marfat.com

سفر کرتا۔ پھر ان علماء کرام کے دور کے بعد آج تک ہر دور میں لوگ مزارِ رسول ﷺ کی زیارت، آپ ﷺ کے مشاہد آثار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کے لئے آتے رہے' پس مدینہ طیبہ وہی شخص آتا ہے جو سچا مومن ہوتا ہے۔

(نووی' شرح النووی' 2_177)

☆امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شارحِ صحیح مسلم ابوزکریا یحیٰ بن شرف الحزامی النووی الشافعی معروف بہ امام نووی (م 676ھ) نے بھی اس حدیث کی تفصیلی شرح لکھی ہے:

فیہ بیان عظیم فضیلۃ ھذہ المساجد الثلاثۃ ومزیتھا علی غیرھا لکونھا مساجد الأنبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم' ولفضل الصّلاۃ فیھا۔ (نووی، شرح صحیح مسلم، 9_106)

اس حدیثِ مبارکہ میں ان تین مساجد کی فضیلت اور دنیا کی دیگر مساجد پر درجہ میں ان کی برتری کا بیان ہے کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کی مساجد ہیں اور اس وجہ سے کہ ان میں نماز پڑھنے کا ثواب اور فضیلت زیادہ ہے۔

انہوں نے مزید لکھا ہے کہ بعض علماء نے ان مساجد کے علاوہ قبورِ صالحین پر جانے میں الگ الگ آراء کا اظہار کیا ہے۔

والصحیح عند أصحابنا، وھو الذی اختارہ إمام الحرمین والمحققون أنہ لا یحرم ولا یکرہ قالوا والمراد، أن الفضیلۃ التامۃ إنما ھی فی شدّ الرحال إلی ھذہ الثلاثۃ خاصۃ واللہ أعلم۔

ہمارے اصحاب (یعنی شوافع) کے نزدیک صحیح موقف یہ ہے جسے

Marfat.com

امام الحرمین (ابو المعالی عبد الملک الجوینی) اور دیگر محققین ائمہ نے اختیار کیا وہ یہ کہ زیارتِ قبور حرام ہے نہ مکروہ، انہوں نے کہا اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ثواب کے لیے سفر اختیار کرنے میں مکمل فضیلت ان تین مساجد کے ساتھ خاص ہے۔

(نووی، شرح صحیح مسلم، 9۔106)

ایک دوسرے مقام پر انہوں نے لکھا ہے:

وفی هذا الحديث فضيلة هذه المساجد الثلاثة وفضيلة شدّ الرحال إليها لأن معناه عند جمهور العلماء لا فضيلة فی شدّ الرحال إلى مسجد غيرها۔

اس حدیث میں ان مساجد کی فضیلت اور اس کی طرف سفر کی فضیلت کا بیان ہے اسی لیے جمہور ائمہ کے نزدیک ان مساجد کے علاوہ دوسری مساجد کی طرف رختِ سفر باندھنے میں کوئی فضیلت نہیں۔ (نووی، شرح صحیح مسلم 9۔168)

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ (756ھ) کا قول نقل کیا ہے

وقال السبكی الكبير ليس فی الأرض بقعة لها فضل لذاتها حتی تشدّ الرحال إليها غير البلاد الثلاثة، و مرادی بالفضل ما شهد الشرع باعتباره و رتّب عليه حكمًا شرعيا وأمّا غيرها من البلاد فلا تشد إليها لذاتها بل لزيارة أو جهاد، أو علم، أو نحو ذلك من المندوبات، أو المباحات قال وقد التبس ذلك على بعضهم، فزعم أن

Marfat.com

شد الرحال إلى الزيارة لمن في غير الثلاثة داخل في المنع وهو خطأ لأن الاستثناء إنما يكون من جنس المستثنى منه فمعنى الحديث لا تشدّ الرحال إلى مسجد من المساجد أو إلى مكان من الأمكنة لأجل ذلك المكان إلا إلى الثلاثة المذكورة وشدّ الرحال إلى زيارة ' أو طلب علم ' ليس إلى المكان ' بل إلى من في ذلك المكان والله أعلم۔

عالمِ اجل علامہ کبیر سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: روئے زمین پر کوئی ایسا خطہ نہیں جسے ایسی ذاتی فضیلت حاصل ہو جس کی وجہ سے اس کی طرف سفر کیا جائے' سوائے ان تین جگہوں کے۔ فضیلت وشرف سے میری مراد وہ فضیلت ہے جیسے شریعت نے مقرر کیا ہے اور جس پر شرعی حکم مرتب ہوتا ہے اور جہاں تک ان تین جگہوں کے علاوہ دیگر مقامات کی بات ہے تو ان کے لیے فضیلت کے باعث سفر نہیں کیا جائے گا، بلکہ سفر کی وجہ ملاقات یا جہاد یا حصولِ علم یا اس طرح دیگر مستحب ومباح امور کا سرانجام دیا جانا ہوگا۔ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بعض لوگوں کو اس حدیثِ مبارکہ سے مغالطہ ہوا پس انہوں نے سمجھا کہ شاید ان تین مقامات کے علاوہ کہیں اور سفر کے لئے جانا حکمِ ممانعت میں داخل ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ قاعدہ کی رو سے استثناء یا تو جنس مستثنیٰ منہ سے ہوتا ہے پس اس صورت میں حدیثِ مبارکہ کا معنی ہوگا مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے یا مقامات میں سے کسی مقام کی

Marfat.com

طرف ذاتی فضیلت کی وجہ سے سفر نہ کیا جائے سوائے مذکورہ تین مقامات کے۔ پس زیارت وملاقات یا طلب علم کے لیے کسی جگہ کا سفر اس جگہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس جگہ میں رہنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (عسقلانی، فتح الباری، 3۔66)

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حضرت امام شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی (م 852ھ) فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اس حدیث پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أن المراد حكم المساجد فقط وانه لا تشدّ الرحال إلى مسجد من المساجد فيه غير هذه الثلاثة وأما قصد غير المساجد لزيارة صالح أو قريب أو صاحب أو طلب علم أو تجارة أو نزهة فلا يدخل في النهي، ويؤيده ماروى أحمد من طريق شهر بن حوشب قال سمعت أبا سعيد وذكرت عنده الصلاة في الطور فقال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينبغي للمصلي أن يشد رحاله إلى مسجد تبتغي فيه الصلاة غير المسجد الحرام والمسجد الأقصى و مسجدي۔

لاتشد الرحال سے فقط مساجد مراد ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز (کا زیادہ ثواب حاصل کرنے) کے لیے ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف رختِ سفر نہ باندھا جائے اور جہاں تک کسی صالح بزرگ یا عزیز رشتہ دار یا دوست کی زیارت وملاقات

Marfat.com

کا تعلق ہے یا حصولِ علم، تجارت اور تفریح کے لیے سفر اختیار کرنا یہ حکمِ نہی میں داخل نہیں۔ اس بات کی تائید مسند احمد بن حنبل میں شہر بن حوشب کے طریق پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ مبارکہ ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابو سعید خدری سے سنا جبکہ میں نے ان کے سامنے کوہِ طور پر نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی نمازی کو زیادہ حصولِ ثواب کی نیت سے کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر کرنا نہ چاہیے سوائے مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی) کے۔ (عسقلانی، فتح الباری، 3۔65)

ازالہ وہم

منکرین حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قول کو ممانعتِ سفرِ زیارت پر بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کے لئے زیارت کے لفظ کو ناپسند کیا؟۔ اس کے جواب میں محدثین فرماتے ہیں کہ امام مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کا حد درجہ ادب واحترام کرتے تھے، محبت اور تعظیم وتوقیرِ نبی ﷺ میں آپ کا درجہ دیگر ائمہ کرام سے بڑھ کر ہے۔ آپ کو نسبتِ مصطفیٰ ﷺ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر عزیز تھی۔ آپ کو مدینہ طیبہ میں قربِ مصطفیٰ ﷺ میں موت کی آرزو تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ نے ساری زندگی فرض حج کے علاوہ کبھی مدینہ طیبہ سے باہر سفر نہ کیا، اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں محبوب کریم مصطفیٰ ﷺ کے محبوب شہر مدینہ طیبہ سے باہر موت نہ آجائے جبکہ مدینہ طیبہ کے ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ آپ کبھی بھی مدینہ منورہ میں سواری نہیں کرتے تھے۔ علامہ امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد معروف بہ ابنِ ہمام حنفی لکھتے ہیں:

Marfat.com

كان مالك رحمه الله و رضى عنه لا يركب فى طرق المدينة ' وكان يقول أستحى من الله تعالى ان أطأ تربة فيها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے راستوں پر سواری پر سوار نہیں ہوتے تھے اور (اس کی وجہ یہ بیان) فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں اس مقدس مٹی پر سوار ہو کر چلوں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا جسدِ اطہر ہے۔

(ابن ہمام، شرح فتح القدیر، 3_180)

آپ جیسے صاحبِ محبت امام سے اس بات کی توقع بعید ہے کہ انہوں نے زیارت کو ناپسند فرمایا ہو۔ دراصل ان کے نزدیک درِ رسول ﷺ کی حاضری پر لفظِ زیارت کا اطلاق خلافِ ادب ہے۔ کیونکہ عام قبروں کے لیے لفظِ زیارت استعمال ہوتا ہے جس میں مسلمان مُردوں کو فائدہ ہوتا ہے اور اس میں زائر کو اختیار ہوتا ہے چاہے زیارت کرے چاہے نہ کرے جبکہ مالکیہ کے نزدیک درِ رسول ﷺ کی حاضری واجب ہے۔ اس لیے وہ اس کو عام زیارت کی طرح امرِ مباح نہیں گردانتے۔ لہٰذا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں ممانعتِ زیارت کا شائبہ نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ وعمل ہمارے سامنے ہے اور وہی قابلِ ترجیح ہے۔

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

ما نقل عن مالك أنه كره أن يقول زرت قبر النبى صلى الله عليه وآله وسلم وقد أجاب عنه المحققون من أصحابه بأنه كره اللفظ أدباً، لا أصل الزيارة فإنها من أفضل الأعمال، وأجل القربات الموصلة إلى ذى الجلال ' وأن

Marfat.com

مشروعیتها محل إجماع بلانزاع والله الهادی إلی الصواب۔

یہ جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی۔ اس قول کا جواب امام مالک کے مقلدین محقق ائمہ کرام نے یہ دیا ہے کہ وہ ادباً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے لفظِ زیارت کا اطلاق ناپسند فرماتے تھے نہ کہ سرے سے زیارت کا انکار کرتے تھے۔ کیونکہ زیارتِ روضۂ اطہر ان افضل اعمال اور بلند درجہ عبادات میں سے ہے جس کے ذریعہ رب ذوالجلال تک رسائی ہوتی ہے جبکہ زیارتِ روضۂ اقدس کی مشروعیت اجماع سے ثابت ہے جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح بات کی طرف ہدایت فرمانے والا ہے۔ (عسقلانی، فتح الباری، 3۔66)

آپ مزید لکھتے ہیں:

- قال بعض المحققین قوله 'إلا إلی ثلاثة مساجد، المستثنی منه محذوف فاما أن یقدر عاماً، فیصیر 'لا تشد الرحال إلی مکان فی أی أمر کان إلا إلی الثلاثة' أو أخص' من ذلك لا سبیل إلی الأوّل' لإفضائه إلی سد باب السفر' للتجارة وصلة الرحم' وطلب العلم' وغیرها فتعین الثانی والأولی أن یقدر ماهو أکثر مناسبة' وهو لا تشد الرحال إلی مسجد للصّلاة فیه إلا إلی الثلاثة، فیبطل بذلك قول من منع شدّ الرحال إلی زیارة القبر الشریف وغیره من قبور الصّالحین والله أعلم۔

بعض محققین نے جو یہ کہا: إِلَّا إِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ میں مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔

Marfat.com

پس یہاں یا تو مقدر عام مانیں گے اس صورت میں عبارت یوں ہوگی لاتشد الرحال الی مکان فی ای امر کان الا الی ثلاثۃ کسی بھی مقصد کے لیے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہاں مستثنیٰ منہ مقدر خاص مانیں گے۔ پہلی صورت تو ہو ہی نہیں سکتی اس لیے کہ اس سے تجارت، صلہ رحمی اور طلبِ علم وغیرہ کے لیے تمام اسفار کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس لازماً دوسری صورت کا تعیّن کرنا پڑے گا اور بہتر یہ ہے کہ اس مستثنیٰ منہ کو مقدر مانا جائے جس کی مستثنیٰ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مناسبت ہو اور وہ اس طرح ہے کہ لا تشد الرحال الی مسجد للصلاۃ فیہ الا الی الثلاثہ (یعنی کسی بھی مسجد کی طرف نماز پڑھنے کی غرض سے رختِ سفر نہ باندھا جائے سوائے ان تینوں کے) اور اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور اور اس کے علاوہ صالحین کی قبور کی طرف سفر کرنے سے منع کرتا ہے۔ (عسقلانی، فتح الباری، 3-66)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ بدرالدین عینی (م 855ھ) نے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے:

فإن قيل فعلى هذا يلزم أن لا يجوز السفر إلى مكان غير المستثنى، حتى لا يجوز السفر لزيارة إبراهيم الخليل صلوات الله تعالى وسلامه عليه ونحوه لأن المستثنى منه في المفرغ لا بد أن يقدر أعم العام وأجيب بأن المراد بأعم العام ما يناسب المستثنى نوعًا ووصفًا، كما إذا قلت ما رأيت إلا زيدًا، كان تقديره ما رأيت رجلًا أو أحدًا إلا زيدًا لا ما رأيت شيئًا أو حيوانًا إلا زيدا فهنا تقديره لا تشدّ إلى مسجد إلّا

Marfat.com

إلى ثلاثة۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس حدیث مبارکہ سے یہ لازم آرہا ہے کہ مستثنیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ کی طرف سفر جائز ہی نہیں حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے مقابر کی طرف کیونکہ مستثنیٰ منہ مفرغ کے لیے لازم ہے کہ اس کا مقدر عام ہو۔ میری طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں عام سے مراد وہ عام ہے جو ازروئے نوع اور صفت مستثنیٰ کے مناسب ہے جیسے مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا کی تقدیر عبارت یوں ہوگی مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَو احدًا اِلَّا زیدًا یہ عبارت نہیں ہوگی کہ مَا رَایتُ شَیْئًا او حَیوانًا الا زَیْدًا پس اس حدیث مبارکہ میں تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ لا تشد الرحال الی مسجد الا الی ثلاثۃ۔ (عینی، عمدۃ القاری، 7۔253)

آپ مزید لکھتے ہیں:

وأوّل بعضهم معنى الحديث على وجه آخر، وهو أن لا يرحل في الاعتكاف إلا إلى هذه الثلاثة، فقد ذهب بعض السلف إلى أن الاعتكاف لا يصحّ إلا فيها، دون سائر المساجد، وقال شيخنا زين الدين من أحسن محامل هذا الحديث أن المراد منه حكم المساجد فقط، وأنه لا يشد الرحل إلى مسجد من المساجد غير هذه الثلاثة فامّا قصد غير المساجد من الرحلة في طلب العلم، وفي التجارة، والتنزة، وزيارة الصالحين، والمشاهد، وزيارة الإخوان، ونحو ذلك فليس داخلاً في النهي وقد ورد ذلك مصرحاً به في بعض طرق الحديث۔

Marfat.com

بعض علماء نے اس حدیث کی تاویل ایک اور طریقے سے کی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص اعتکاف کے لیے مساجد ثلاثہ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف بطور نذر سفر نہ کرے۔ بعض سلف کا قول ہے اعتکاف کی نذر مساجد ثلاثہ کے علاوہ کسی اور مسجد میں جائز نہیں۔ ہمارے شیخ حضرت زین الدین فرماتے ہیں اس حدیث کا صحیح ترین مفہوم یہ ہے کہ اس سے مراد صرف مساجد کا حکم ہے یعنی ان مساجد ثلاثہ کے علاوہ کسی دوسری مسجد کی طرف (زیادہ ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے اور جہاں تک ان مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ حصولِ علم، تجارت، سیر و سیاحت صالحین اور مقابر کی زیارت اور دوستوں کی ملاقات کی نیت سے سفر کرنا اور اس طرح کے دوسرے اسفار اس نہی میں داخل نہیں اور بعض روایتوں میں تو یہ چیز صراحت کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔

(عینی، عمدۃ القاری، 7۔254)

علامہ عینی نے مزید لکھا ہے:

فإن قلت ما الجمع بين قوله في الحديث الصحيح لا تشدّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد و بين كونه كان يأتي مسجد قباء راكباً؟ قلت قباء ليس مما تشدّ إليه الرِّحال فلا يتناوله الحديث المذكور۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی 'تشد الرحال الا الی ثلاثہ مساجد کہ رختِ سفر نہ باندھا جائے سوائے ان تین مساجد کے اور آپ ﷺ کا یہ عمل کہ آپ ﷺ مسجدِ قباء سواری پر تشریف لیجاتے تھے دونوں میں تطبیق کیسی ہوگی تو اس کے جواب میں، مَیں کہتا ہوں کہ مسجد قبا ان مساجد میں سے نہیں جن کی طرف سفر کیا جاتا ہے پس یہ حدیث مذکور میں شامل ہی نہیں۔ (عینی، عمدۃ القاری، 7۔260)

Marfat.com

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں:

والصحيح عند إمام الحرمين وغيره من الشافعية أنه لا يحرم وأجابوا عن الحديث بأجوبة، منها أن المراد أن الفضيلة التامة في شد الرحال إلى هذه المساجد بخلاف غيره فإنه جائز ومنها أن المراد أنه لا تشد الرحال إلى مسجد من المساجد للصلاة فيه غير هذه وأما قصد زيارة قبر صالح و نحوها فلا يدخل تحت النهي، ويؤيده ما في مسند أحمد قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينبغي للمصلي أن يشد رحاله إلى مسجد غير المسجد الحرام، والمسجد الأقصى، ومسجدي انتهى۔

شوافع میں سے امام الحرمین (ابو المعالی عبدالملک الجوینی النیشاپوری) وغیرہ کے نزدیک صحیح مؤقف یہ ہے کہ قبورِ صالحین کی طرف سفر کرنا حرام نہیں اور ان ائمہ نے اس حدیث کے کئی جواب دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہاں فضیلت سے مراد ان مساجد ثلاثہ کی طرف شدِ رحال کی فضیلت تامہ ہے جبکہ کسی دوسری جگہ کی طرف محض سفر جائز ہے، دوسرا جواب یہ کہ اس سے مراد ہے ان تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف زیادہ حصولِ ثواب کی خاطر، نماز پڑھنے کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ لیکن کسی بزرگ صالح کی قبر اور اس طرح دیگر کام کے لیے اسفار نہی میں داخل نہیں، اس کی تائید مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسجد میں (زیادہ حصول ثواب کی خاطر) نماز ادا کرنے کی

Marfat.com

غرض سے سواری تیار نہ کی جائے سوائے مسجدِ حرام مسجدِ اقصیٰ اور میری اس مسجد کے۔(سیوطی، شرح سنن ابن ماجہ، 1۔102)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

اس حدیث کی مزید وضاحت میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (1014ھ) فرماتے ہیں:

الرّحال، جمع رحلة، وهو كور البعير والمراد نفى فضيلة شدّها ومربطها إلا ثلاثة مساجد، قيل نفى معناه نهى أى لا تشدّ الرّحال إلى غيرها، لأن ما سوى الثلاثة متساو فى الرتبة غير متفاوت فى الفضيلة، وكان الترحّل إليه ضائعاً عيشاً وفى شرح مسلم للنووى، قال أبو محمد يحرم شدّ الرّحال إلى غير الثلاثة وهو غلط وفى الإحياء ذهب بعض العلماء إلى الاستدلال به على المنع من الرحلة لزيارة المشاهد، وقبور العلماء، والصالحين وما تبين إلى أن الأمر كذلك بل الزيارة مأمور بها بخبر كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزوروها والحديث إنما ورد نهياً عن الشدّ بغير المساجد لتماثلها بل لا بلد إلا وفيها مسجد فلا معنى للرحلة إلى مسجد آخر وأما المشاهد فلا تساوى بل بركة زيارتها على قدر درجاتهم عند الله، ثم ليت شعرى هل يمنع ذلك القائل شدّ الرحال لقبور الأنبياء كإبراهيم وموسىٰ ويحيىٰ والمنع من ذلك فى غاية الإحالة، وإذا جوّز

Marfat.com

ذلك لقبور الأنبياء والأولياء في معناهم. فلا يبعد أن يكون ذلك من أغراض الرحلة كما أن زيارة العلماء في الحياة من المقاصد۔

اس حدیث مبارکہ میں رِحال، رِحْلَة کی جمع ہے جس کا معنی اونٹ پر سامان باندھنا ہے، اور اس سے مراد مساجدِ ثلاثہ کے علاوہ دوسری مساجد کی طرف سفر کی فضیلت کی نفی ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہاں نفی بمعنی نہی ہے یعنی (زیادہ حصول ثواب کے لیے) ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر اختیار نہ کیا جائے کیونکہ ان مساجد کے علاوہ تمام مساجد درجۂ ثواب میں برابر ہیں۔ باعتبارِ فضیلت کسی میں کوئی کمی بیشی نہیں، اس لئے ان کی طرف (زیادہ ثواب کے لیے نماز کی غرض سے) سفر بے فائدہ ہے۔ شرح مسلم نووی میں لکھا ہے کہ ابومحمد جوینی نے جو یہ کہا کہ ان تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف سفر حرام ہے یہ غلط ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مشاہد اور علماء صلحاء کے مقابر کی زیارت سے منع کیا ہے لیکن میں اس حدیث کا مفہوم یہ سمجھا ہوں کہ اس میں مقابر و مشاہد کی زیارت کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب تمہیں اس کی اجازت ہے، اور حدیث شد رحال میں دیگر مساجد کی طرف زیادہ ثواب کے حصول کے لئے سفر کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ ان تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد ثواب میں برابر ہیں، بلکہ دنیا میں کوئی آبادی ایسی نہیں جہاں مسجد نہ ہو لہٰذا کوئی شخص دوسری مسجد کی طرف محض ادائیگی نماز کیلئے کیوں جائے گا۔ تاہم زیادہ ثواب کے لئے کسی اور مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن مشاہد اور مقابر درجہ میں برابر نہیں بلکہ ان کی زیارت کی فضیلت و برکت ان کے اندر مدفون حضرات کے ان درجات پر موقوف ہے جو بارگاہ

Marfat.com

الٰہی میں انہیں حاصل ہیں۔ افسوس کہ بعض لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف شدرحال سے بھی منع کرتے ہیں۔ قبور کی طرف سفر سے روکنا بڑے تعجب کی بات ہے اور جب اولیاء علماء اور صلحاء کرام کے مقابر کی طرف سفر کرنا جائز ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ سفر کے اغراض میں یہ (بھی علماء کرام کے مقابر) شامل ہوں جیسا کہ علماء کرام کی زیارت ان کی زندگی میں باعثِ ثواب ہے۔

(علی القاری، مرقاۃ المفاتیح، 2۔190)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1052ھ) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحال کی شرح میں لکھتے ہیں:

وگفت بندۂ مسکین کاتبِ حروف عبدالحق بن سیف الدین عفا اللہ عنہ انا کہ مقصودِ بیان اہتمامِ شانِ این سہ بقعہ وسفر کردن بجانب آنہاست کہ متبرک مقامات است یعنی اگر سفر کنند بایں سہ مسجد کنند وبغیر آن گرانی مشقت کشیدن نمی کنند نہ آنکہ سفر بجز این موضع درست نباشد مصرع۔

دل اگر بار کشد باز بکاری باری

بندۂ مسکین راقمِ حروف عبدالحق بن سیف الدین عفا اللہ عنہ کہتا ہے، ہوسکتا ہے کہ حدیثِ مبارکہ میں ارشادِ نبوی سے مقصود ان تین مقامات مقدسہ کی شان کی عظمت اور ان کی جانب سفر کرنا ہو کیونکہ یہ تین مقامات سب سے بڑھ کر بابرکت ہیں یعنی اگر سفر مطلوب ہو تو ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا چاہیے اور لوگ ان مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر کی مشقت برداشت نہیں کرتے۔ حدیثِ مبارکہ کا یہ مطلب نہیں کہ ان تین مقامات کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا جائز ہی نہیں مصرع۔

دل اگر بوجھ اٹھانا چاہے تو کسی صحیح مقصد و کام کیلئے اٹھانا چاہیے۔

Marfat.com

(اشعۃ اللمعات' 1۔324)

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان الزرقانی المالکی المصری معروف بہ امام زرقانی (1122ھ) نے مؤطاء کی شرح میں لکھا ہے:

استثناء مفرغ أی إلى موضع للصلاة فيه إلا هذه الثلاثة' وليس المراد أنه لا يسافر أصلاً إلا لها۔

اس حدیث میں استثناء مفرغ ہے یعنی کسی بھی جگہ ادائیگی نماز کے لیے سوائے ان تین مساجد کے رخت سفر نہ باندھا جائے حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل سفر ہی نہ کیا جائے سوائے ان تین مقامات کے۔ (زرقانی' شرح المؤطا' 1۔320)

شارحینِ حدیث کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ حدیث کا لا تشد الرحال صرف ثواب کی نیت سے دیگر مساجد کی طرف سفر کرنے کو مستلزم ہے۔ رہا دیگر مقاصد کے لیے سفر تو وہ جائز ہے کیونکہ اگر ممانعتِ سفر کے قائلین کا قول مان لیا جائے کہ ان تین مساجد کے علاوہ دُنیا میں کسی بھی جگہ حتیٰ کہ اولیاء کرام کے مزارات اور دیگر نیک مقاصد کے لیے سفر حرام ہے تو اس صورت میں انسانی زندگی عذاب بن جائے گی اور انسان عضو معطل بن کر رہ جائے گا وہ اپنی آبادی سے باہر کبھی بھی نہ جا سکے گا نہ حصولِ علم، نہ تجارت، نہ عیادت و ملاقات اور نہ اشاعتِ دین کے لیے حتیٰ کہ ان تین مساجد کی فضیلت عامہ کے تعین کے بغیر کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھنا بھی اس قول کے مطابق ممنوع ٹھہر جائے گا۔ حالانکہ محسن انسانیت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سفر فرمائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اشاعت دین کے لئے دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچے۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصولِ علم کے لئے دور دراز مقامات تک سفر کی ترغیب دی تو معلوم ہوا کہ حدیث کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ دنیا میں کہیں بھی سفر نہ کیا جائے بلکہ

Marfat.com

اس حدیث کا صحیح معنی و مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جتنی مسجدیں ہیں ان میں سے صرف یہ تین مساجد ایسی ہیں کہ جنہیں فضیلت تامہ حاصل ہے۔ ان میں نماز پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور ثواب ہے مثلاً

مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

مسجدِ اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب پچیس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

دُنیا کی دیگر مساجد کو یہ فضیلت حاصل نہیں تو حدیثِ مبارکہ کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اگر ایک شخص کو اپنے محلہ اور آبادی کی مسجد میں وہی ثواب ملے گا جو دنیا کی دیگر مساجد میں ملتا ہے تو اس تصور کے ساتھ کہ شاید فلاں مسجد میں اس مسجد سے زیادہ ثواب ملے گا سفر کرنا بے فائدہ ہے۔ اگر ادائیگی نماز کا زیادہ ثواب حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو پھر حدیث میں مذکورہ مقامات کی طرف ہی سفر کرے اور جہاں تک مطلقاً سفر کی بات ہے تو گزشتہ صفحات میں ائمہ حدیث اور فقہاء کے صحیح اقوال اور تشریحات سے ثابت ہوا کہ جائز ہے عام سفر کی کہیں بھی ممانعت اور حرمت نہیں۔

زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر علماءِ حق کی تصانیف مبارکہ

جیسا عرض کیا ہے کہ نجدی وہابی روضۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ حاضری بدعت بلکہ معاذ اللہ شرک سے تعبیر کرتے ہیں اس پر وہ مختلف زبانوں میں ضخیم کتب/رسائل و پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں۔

جبکہ گذشتہ صدیوں میں علماء کرام نے روضۂ اقدس پر حاضری کے ظاہری باطنی، دنیوی اور اخروی فوائد پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور مدینہ منورہ میں روضۂ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر کتب فقہ، مناسکِ حج اور کتب مناقب و خصائص میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اِن کتب میں مکمل یا جزوی طور پر ابواب کی صورت میں

Marfat.com

زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کے احکام، فضائل اور آداب جمع ہیں۔ جن سے قارئین مزید اِستفادہ کر سکتے ہیں۔ فقیر ان کتب کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

کتبِ زیارت

وہ ائمہ و محدثین کرام جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے فضائل و برکات بیان کئے، اس کے حق میں فتاویٰ دیئے اور اِس موضوع پر کتب تصنیف فرمائیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کے موضوع پر جامع کتاب ''شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام'' تالیف کی ہے۔ جس میں آپ نے اس مسئلہ میں ابن تیمیہ کا خوب رد فرمایا ہے۔

☆ ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر الدمشقی نے ایک کتاب ''اتحاف الزائر واطراف المقیم السائر فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' تالیف کی۔

☆ امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی نے اِس موضوع پر دو کتب ''الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر النبوی الشریف المکرم'' اور ''تحفۃ الزوار الی قبر النبی المختار'' تالیف کی ہیں۔

☆ عرب دُنیا کے محقق عالم دین محمود سعید ممدوح نے چار سو صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب ''رفع المِنارۃ لتخریج احادیث التوسل و الزیارۃ'' لکھی ہے۔

نوٹ:...... محمود سعید ممدوح کے فن حدیث میں باذوق ہونے کے بارے نجدی بھی ماننے پر مجبور ہیں اس کا اظہار انہوں نے اپنے کئی مضامین میں کیا ہے۔

☆ شیخ محمد فقی نے دو سو صفحات پر مشتمل کتاب ''التوسل و الزیارۃ'' تالیف

Marfat.com

کی۔

☆ شیخ حسن عدوی مالکی نے ''مشارق الانوار فی زیارۃ النبی المختار'' لکھی۔

☆ احمد بن محمد حضراوی مکی نے چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں ''نفحات الرضا والقبول فی فضائل المدینة وزیارة سیدنا الرسول صلی الله علیه وآله وسلم'' لکھی۔

☆ عبدالحمید بن محمد علی مکی نے ''الذخائر القدسية فی زيارة خير البرية'' لکھی۔

احمد انصاری تنتاشی نے نہایت خوبصورت کتاب ''الدرۃ الثمینۃ فیما الزار النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ'' لکھی ہے۔

اِن کتب میں زیارتِ روضۂ اَقدس کے موضوع پر اَبواب ہیں:

☆ احمد بن حسین بیہقی 'شعب الایمان' 3۔488

☆ قاضی عیاض ''الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ''

☆ احمد بن محمد قسطلانی ''المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

☆ محمد بن یعقوب فیروز آبادی ''الصلات و لبُشر فی الصلاة علي خير البشر''

☆ ابن حجر ہیتمی مکی ''الدر المنضود فی الصلاةٰ والسلام على صاحب المقام المحمود''

☆ محمد بن عبدالرحمن سخاوی ''القول البديع فی الصلاة على الحبيب الشفيع''

☆ محمد بن عبدالباقی زرقانی ''شرح المواهب اللدنية''

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ''ماثبت من السنۃ''

Marfat.com

☆ حسین بن حسین حلیمی ''المنهاج فی شعب الایمان''

کتبِ مذاہبِ اربعہ

کمال الدین بن ہمام حنفی نے فتح القدیر 3-94) میں زیارت پر ایک مفصل باب باندھا ہے۔

ابنِ عابدین شامی نے ''رد المحتار علی الدر المختار'' یں زیارت کے موضوع پر بحث کی ہے۔

نووی ''المجموع''

نووی کی کتاب ''المنہاج'' پر امام جلال الدین محلی کی شرح ''منہج الطلاب'' کے حاشیہ پر امام ابویحیی زکریا انصاری کی کتاب ''فتح الوہاب''

☆ ابن حجر ہیتمی مکی کی 'تحفة المحتاج''

☆ شیخ ابوالعباس محمد بن احمد رملی کی'' نهاية المحتاج''

☆ شہاب الدین احمد بن ادریس قرافی کی'' الذخیرة'' (جلد 3 ،باب 12)

☆ عبدالحق صقلی مالکی کی'' تهذيب المطالب''

☆ احمد بن محمد الدردیر کی کتاب ''الشرح الصغير على اقرب المسالك الى مذهب الامام مالك'' (2-381)

☆ علامہ محمد بن احمد بن جزری غرناطی کی کتاب ''قوانين الاحكام الشرعية ومسائل الفروع الفقهية'' (ص 136)

☆ شیخ ابوبکر حسن کشناوی کی کتاب'' اسهل المدارك شرح ارشاد السالك فى فقه امام الائمة مالك'' 1-521)

☆ ابن حزم 'المحلی' 5-198

☆ خطیب شربینی 'مغنی المحتاج' 1-512

Marfat.com

☆ عبداللہ بن قدامہ، المغنی، 3۔556

☆ ابوالفرج بن قدامہ، الشرح الکبیر، 3۔495

☆ منصور بن یونس بہوتی، کشاف القناع، 2۔598

☆ مرعی بن یوسف، دلیل الطالب۔88

☆ محمد بن مفلح مقدسی، الفروع، 3۔523

کتبِ مناسک

☆ عزالدین بن جماعہ کنانی ''هداية السالك الى المذاهب الاربعة في المناسك'' (جلد۔3، باب 6)

☆ الإیضاح فی مناسک الحج والعمرة، الإمام النووی، ص 453-446، دار البشائر، بیروت، ط۔1994

☆ وہبی سلیمان غاوجی، الحج واحکامہ

وہ مسئلہ زیارت میں لکھتے ہیں کہ قبرِ رسول ﷺ کی زیارت کرنا سُنت ہے' قرآن وسنت فعلِ صحابہ، اجماع، عرفِ عام اور قیاس سے ثابت شدہ ہے۔

شمعِ رسالت کے پروانے آج بھی دیوانہ وار حاضر ہوتے ہیں' جاں نثاروں کے والہانہ عشق ومحبت کا جذبہ آج بھی زندہ وتابندہ ہے بلکہ عشاقِ مصطفیٰ نے اس جذبۂ جاں نثاری کو ایک تحریک بنا دیا ہے۔ بعد از وِصال بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر لمحۂ موجود تک حضور ﷺ کا روضۂ اطہر مرجعِ خلائق بنا ہوا ہے، درِ آقا ﷺ پر ہر لمحہ صلوٰۃ والسلام کے نذرانے پیش کئے جا رہے ہیں۔ حضور سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت کا در آج بھی کھلا ہے اور قیامت تک کُھلا رہے گا۔ منگتوں کی جھولیاں بھری جا رہی ہیں۔ شام وسحر امن وسکون کی خیرات بٹ رہی ہے۔

Marfat.com

علمی خیانت رتعصب کی انتہاء؟؟؟

امام یحییٰ بن شرف النووی نے اپنی کتاب الاذکار میں ایک فصل قائم کی فصل فی زیارۃ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واذکارھا (فصل رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت اور اس کے اذکار کے بیان میں) یہ اذکار کے تمام قدیم نسخوں میں دیکھا جاسکتا ہے' لیکن جب یہی کتاب ۱۴۰۹ھ میں دارالہدیٰ ریاض سے شائع ہوئی تو اس کے صفحہ ۲۹۵ پر فصل کا عنوان بدل کر یہ کردیا گیا فصل فی زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فصل رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی زیارت کے بیان میں) صرف اتنا ہی نہیں کیا گیا بلکہ امام نووی کی ایک پوری عبارت کو تبدیل کردیا گیا' امام نووی نے اس فصل میں تحریر فرمایا تھا:

اعلم انه ینبغی لکل من حج ان یتوجه الی زیارة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سواء کان ذالك طریقه او لم یکن فان زیارته صلی الله علیه وآله وسلم من اهم القربات واربح المساعی وافضل الطلبات

جاننا چاہیئے کہ جو شخص بھی حج کرے اس کے لیے مناسب ہے (ا) کہ اللہ کے رسول ﷺ کی زیارت کرے خواہ وہ اس کے راستے میں ہو یا نہ ہو کیوں کہ آپ کی زیارت تقرب حاصل کرنے والے اُمور میں سب سے اہم' کوششوں میں سب سے زیادہ نفع بخش اور طلبات میں سب سے زیادہ افضل ہے۔

اس عبارت کو بھی اذکار کے کسی بھی نسخے میں دیکھا جاسکتا ہے، لیکن دارالہدیٰ کے مطبوعہ نسخے میں یہ عبارت یوں کردی گئی ہے:

اعلم انه یستحب من اراد زیارة مسجد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان یکثر من الصلاة علیه ()

Marfat.com

Marfat.com

یہ حاضری کا سبب
بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

کہاں وہ ارضِ مدینہ' کہاں میری ہستی۔ یہ حاضری کا سبب بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

جو تمنا تھی دل کی وہ پوری ہوئی

الحاج علامہ ابو مصعب غلام شبیر المدنی کا اگر شکریہ ادا نہ کروں تو ناشکر ہوگی کہ انہوں نے فقیر کے لیے مدینہ منورہ حاضری کے لیے دو سال کا ملٹی پل نہ صرف ویزہ دیا بلکہ تمام تر اخراجات بھی انہوں نے ادا کیے۔

بہاولپور سے روانگی

☆......۴ر صفر المظفر ۱۴۳۸ھ/ 5 نومبر 2016ء ہفتہ شام ۳۰۔۳ بجے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور سے ولدی العزیز مولانا محمد اعجاز اویسی......محمد ایاز المدنی اویسی ......محمد صالح (سانول) اویسی......صوفی مختار احمد اویسی......فقیر کو مدینۃ الاولیاء ملتان پہنچانے آئے ہیں' نمازِ عصر ہم نے مخدوم رشید ادا کی اور مغرب تک ہم ملتان کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ آن پہنچے فقیر سامان لے کر اندر چلا گیا عزیزان کو اجازت دے دی تاکہ وہ بخیر گھر بہاولپور چلے جائیں۔ فقیر بورڈنگ کرانے کے ہال میں آیا تازہ وضو کیا نمازِ مغرب پڑھی ۳۰۔۷ بجے (پی آئی اے) جہاز میں جانے کا اعلان ہوا فقیر جہاز میں چلا گیا' پندرہ منٹ بعد تمام مسافروں کو دُعا سفر پڑھائی گئی' جہاز نے پرواز شروع

Marfat.com

کی اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہم باب المدینہ کراچی پہنچے۔ برادرانِ طریقت محمد سمیر اویسی، محمد کاشان اویسی لینے آئے، لائنز ایریا میں علماء کرام کے اجلاس میں شرکت کی، رات محترم محمد راحیل قادری کے ہاں گذاری۔

☆......۵، صفر المظفر ۱۴۳۸ھ/ 6 نومبر 2016ء اتوار کو فقیر الحاج محمد احمد قادری کاروان اسلامی کے گھر سے مدینہ منورہ کے لیے سفر آغاز کیا۔ چار بجے احباب نے کراچی ائیر پورٹ پہنچایا محترم عبداللطیف، محترم محمد فیصل شہزاد چغتائی ملنے آئے۔ بورڈنگ کرانے کے بعد فقیر نے نماز عصر اور پھر مغرب اندر ائیر پورٹ میں ادا کیں ۱۵۔۶ بجے گیٹ نمبر ۲۷ سے جہاز جانے کا اعلانْ ہوا۔

شام ۴۵۔۶ پر جہاز سوئے طیبہ روانہ ہوا تو فقیر نے دُعا سفر کے بعد درود شریف کا ورد جاری رکھا فقیر کے ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھی ماشاء اللہ نیک صورت نظر آئے تو ان سے تعارف پوچھا تو اپنا نام محمد رضا بتایا مزید کہا علامہ غلام شبیر المدنی صاحب کے شرکہ میں مکہ مکرمہ کام کرتا ہوں فقیر نے کہا پھر اپنے ہی محکمہ کے ساتھی ہیں سفر مدینہ طیبہ کا ہو ساتھی ہم مزاج مل جائے تو لطف دوبالا ہو جاتا ہے، اچھی گفتگو رہی، ہمارا سفر بہت پیارا ہے، اب بہت نرالا گذرا۔

شب پیر شریف مدینہ منورہ کے ٹائم کے مطابق ۹ بجے ہمارے (پی آئی اے کے) جہاز نے مدینہ منورہ کی سرزمین کے بوسے لئے جونہی اعلان ہوا کہ ہم تھوڑی دیر میں مدینہ منورہ کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر اُترنے والے ہیں تو طبیعت میں ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی اتفاقاً فقیر کی سیٹ کھڑکی کے قریب تھی۔

فقیر کو مدینہ منورہ مطار پر لینے کے لیے کمال شفقت فرماتے ہوئے مبلغ اسلام حضرت سید حسن شاہ المدنی، حضرت حافظ سعید احمد موجود ہیں۔

مطار سے ہم سیدھے امیر طیبہ سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ

Marfat.com

میں حاضر ہوئے۔ ان کی خدمت میں سلام عرض کیا فاتحہ کا نذرانہ پیش احباب کے لیے حاضری کی التجاء کی۔ محترم عبداللطیف نے کراچی سے گلاب کے پھول پیش کئے وہ سید حسن شاہ صاحب نے احاطہ مزار میں ڈال دیئے۔ ہم جب سلام و دُعا سے فراغت ہوئے تو محترم شبیر حسین لنگر شریف لئے حاضر ہیں ہمیں دیکھا تو بہت خوش ہوئے معانقہ کیا لنگر پیش کیا۔

مطعم الجمیل پر محترم محمد کاشف قادری کو مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے فون کیا کہ لنگر آپ کے ہاں آ کے کھاتے ہیں ہم شارع سید الشہداء پر مطعم الجمیل (ہوٹل) رُکے تو بھائی محمد کاشف نے مرحباء کہا اور پر تکلف لنگر کا اہتمام کر رکھا تھا۔ محمد انور اور ان کے صاحبزادے محمد عرفان قادری ملے فقیر انہیں شرح حدائق بخشش جلد اول اور منزل بہ منزل جلد اول پیش کی، بہت خوش ہوئے لنگر سے فراغت کے بعد فقیر اپنی قیام گاہ آیا عزیزم محمد فہیم استقبالیہ پر موجود تھے کمرے کی چابی دی فقیر نے سامان رکھا اور شب ۱۲ بجے کے بعد ترستی آنکھوں کی پیاس بجھانے دھڑکتے دل کو سکون دینے حرم نبوی شریف چلا شارع السلام سے نور برساتا سبز گنبد کیا نظر آیا دو جہانوں کی مرادیں مل گئی لبوں پر درود و سلام کے نذرانے لئے قدم بڑھاتے بڑھاتے باب السلام سے مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے ورد کے ساتھ داخل ہوا بس:

"کیا بتاؤں ملی دل کو کتنی خوشی"

اس خوشی کے مبارک لمحات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے تحیۃ المسجد کے نوافل محراب عثمانی کے سامنے پڑھے خوش نصیبی کہ ریاض الجنہ میں جگہ ملی تو نماز عشاء ادا کر کے مواجہہ اقدس سلام کرنے کے لیے روانہ ہوا اس منظر کو بیان کرنے کی نہ جرأت ہے نہ ہمت یہ خالص دل کا معاملہ ہے اسے اہل دل ہی جانتے ہیں ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے ساتھ سلام کا نذرانہ عرض کیا گنتی کے لوگ تھے مطوعوں کی نظر بد سے

Marfat.com

محفوظ رہا اور شکر ہے کہ فوٹو باز زائرین بھی غائب تھے ورنہ حاضری کی لذت میں فوٹو باز اثر انداز ہوتے ہیں (خدارا مسلمانو! حرمین شریفین کی حاضری میں فوٹو بازی سے بچو اچھے رہو گے)

خوش نصیب بچہ

☆......آج مدینہ منورہ میں ۷ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ ہے اور نومبر 2016ء کی بھی ۷ تاریخ ہے۔

فقیر نماز فجر کے بعد اپنے کمرے میں آکر سو گیا تقریباً ساڑھے گیارہ بجے آنکھ کھلی حرم شریف جانے کی تیاری کے لیے وضو وغیرہ کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ دروازہ پر دستک کی آواز آئی محمد داود نے کہا کہ بھائی غلام یٰسین آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں موبائل سے ان کا نمبر ملایا تو انہوں نے خوشخبری سنائی کہ بھائی علامہ غلام شبیر المدنی کے گھر اللہ تعالیٰ نے پیارا سا مدنی منا عطاء فرمایا ہے ان کی خواہش ہے مدینہ منورہ میں آنے والے اس نئے مہمان کے کان میں آپ اذان دیں فقیر نے کہا میرے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہونے والے بچے کے کان میں اذان دوں تھوڑی ہی دیر بعد وہ پیارے بچے کو گاڑی میں لیکر آگئے فقیر نے اس کے کان میں اذان و تکبیر پڑھی اور اسے فقیر اور محمد مظفر و محمد مصعب المدنی بارگاہ رسالت مآب ﷺ حاضری کے لیے لے گئے فقیر کو اس پیارے بچے کی قسمت پر رشک آرہا تھا کہ ماشاء اللہ مدینہ منورہ میں پیر کے روز دُنیا پہ آیا اور آتے ہی رشک ملائکہ زیارت گاہِ انبیاء آقا نامدار ﷺ کو سلام عرض کرنے چلا گیا دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے بچوں کو ایسی سعادت نصیب فرمائے۔ علامہ غلام شبیر المدنی کے آنگن میں کھلنے والا یہ پھول محبت کی خوشبوئیں تقسیم کرتا رہے آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

آج مدینہ منورہ میں جن احباب سے ملاقات ہوئی حضرت مولانا سید منظور

Marfat.com

احمد شاہ صاحب (اور ان کے صاحبزادہ مفتی صاحب) خانقاہ شریف بہاولپور حضرت سید کمال مصطفیٰ شاہ حافظ غلام سرور بہاولپوری' حبیب احمد اویسی جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فاضل مولانا لیاقت علی نیازی (مدینہ منورہ)

☆......۸ صفر المظفر ......۸ نومبر منگل

صبح نماز کے بعد کچھ لکھنا پڑھنا کیا' پھر سو گیا تو خواب میں حضرت پیر شمیم صابر صابری (کلس شریف سرگودھا) سے تفصیلی ملاقات رہی انہوں نے بہت محبت کا مظاہرہ کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے بیدار ہوا غسل کیا پھر قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے مدینہ منورہ کے سفرنامے پر کچھ کام کیا ۲ بجے کے بعد حرم نبوی شریف چلا گیا نمازِ ظہر ادا کی وظائف پڑھے نماز عصر کے بعد قدمین شریفین میں حاضری رہی بڑا لطف آیا مغرب کے بعد سید محمد حسن شاہ کے ساتھ فندق آ گیا۔

مدینہ منورہ میں زائرین' معتمرین کا رش نہیں ریاض الجنہ شریف میں جہاں چاہیں بیٹھ جائیں آج شب بدھ فقیر کو رات گیارہ بجے نماز عشاء ریاض الجنہ میں نصیب ہوئی ستونِ عائشہ کے ساتھ دیر تک درود شریف کا ورد جاری رکھا ۳۰۔ا بجے محمد صادق قادری نے کہا کہ چلیں سحری کر لیں محمد کاشف مطعم الجمیل سے روزانہ کافی سارا لنگر لے کر آتے ہم سب نے گنبد خضریٰ شریف کے سامنے مسجد نبوی شریف کے جنوب قبلہ سمت باہر آ کر سحری کی اور پروگرام بنا کہ شب بدھ ہے حضور امیر طیبہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دی جائے الحمد للہ رات کے ۳۰۔۲ بجے جبل احد شریف کے دامن حاضر ہوئے امیر مدینہ کا کیا دربار شاہانہ ہے جہاں جھولی پھیلائے کھڑا زمانہ ہے۔ سلام و فاتحہ دعا کے بعد حرم شریف آئے۔

نماز فجر کے بعد کمرہ میں آ کر سو گیا۔

Marfat.com

☆......۹ صفر المظفر ......۹ نومبر بروز بدھ

نماز ظہر تک کمرے آرام کیا پھر تیاری کی اور حضور فیض ملت نوراللہ کے سفر مدینہ منورہ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء پر کام کرتا رہا حرم شریف میں آ کر وظائف مکمل کیے نمازِ عصر ریاض الجنہ میں ادا کی بعد میں مواجہہ اقدس حاضر ہوا اسلام پیش کر کے قدمین شریفین میں آ کر درود شریف پڑھتا مغرب کے بعد محترم محمد انور (سوق التمور رکھجور منڈی) کے ہاں دعوت میں حاضر ہوا سید محمد حسن شاہ عزیزم محمد علی بھی ساتھ ہیں۔ محمد مدنی (محمود شہید والہ) گاڑی لایا حضور امیر طیبہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی ۳۰-۹ بجے حرم شریف نماز عشاء ادا کی پھر کمرے میں آ کر لکھائی کا کام جاری رہا رات ایک بجے واپس حرم شریف جا کر نوافل و درود شریف ۲ بجے محترم محمد کاشف سحری لایا محمد صادق قادری و دیگر احباب نے مل کر سحری کی گنبد خضری شریف کے سامنے اہلسنت کی زبوں حالی پر دکھڑے سناتے رہے' پاکستان کے حالات پر احباب نے تبصرہ کیا' بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کرتے رہے کہ اک نگاہ کرم ادھر بھی ہو ۴ بجے واپس کمرہ میں آ گیا۔ نماز فجر تک حضو فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے سفرنامہ مدینہ منورہ ۱۹۸۸ء پر کام کرتا رہا۔

☆......۱۰ رصفر المظفر ......۱۰ رنومبر جمعرات

نمازِ فجر ادا کر سو گیا ایک بجے اٹھ کر غسل کیا اور سفرنامہ پر کام جاری رکھا ظہر کمرہ میں ادا کی کام کرتا رہا ۴ بجے حرم شریف حاضر ہوا آج کے وظائف مکمل کیے ریاض الجنہ میں نماز عصر پڑھی مولانا محمد یوسف سعیدی چاچڑانی ملے تو وہیں ریاض الجنہ میں قبلہ والدی حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کی یادیں سنتا سناتا رہا درود شریف کا ورد بھی جاری رہا افطار کے لیے کافی ساری کھجوریں' ڈبل روٹی' زمزم شریف مل گئے نماز مغرب بھی ریاض الجنہ میں ادا کر کے باب الرحمہ میں حضرت سید حسن شاہ المدنی ملے انہیں

Marfat.com

لیکر کمرے میں آ گیا جدہ سے محترم محمد عباس اویسی اور ان کے والد صاحب و دیگر دو ساتھی آئے ہیں ان سے حال واحوال کر کے قاری محمد سعید المدنی گاڑی لائے فقیر مع سید حسن شاہ اور حبیب اویسی حضرت حضور امیر طیبہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی شب ۳۰۔۱۰ بجے محمد آصف قادری کے گھر حاضر ہوئے وہاں محمد مبشر بھائی نے ملازمت ملنے پر محفل شریف کا اہتمام کر رکھا ہے ہم پہنچے تو محمد حسن وارث نے سید نصیر الدین نصیر کا کلام:

"لو مدینے کی گلی سے لگائے ہوئے ہیں"

بہت بھلے انداز سے پڑھا۔

محمد اویس نے کلام سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

"تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال"

خوب پڑھا فقیر کو خطاب کے لیے کہا گیا تو مدینہ منورہ کی حاضری اور قیام طیبہ کے فضائل مختصر گفتگو کی حضرت سید حسن شاہ المدنی نے "جسے مصطفیٰ ﷺ مل گئے" کے موضوع پر پُر جوش بیان فرمایا درود و سلام کے بعد حضرت سید منظور احمد شاہ خانقاہ شریف بہاولپور (جو اپنے صاحبزادہ مفتی سید حامد رضا کے ہمراہ فقیر کے عرض پر محفل کو رونق بخشی) نے دعائیہ کلام میں محافل میلاد و تقریبات گیارویں شریف کے برکات پر موثر الفاظ بیان فرما کر دعا فرمائی لنگر نبوی شریف میں مدینہ منورہ کی لحم مندی بڑی لذیز سب کے سامنے صفرہ پر سجادی گئی سب نے دعائے طعام پڑھ کر خوب سیر ہو کر مدنی لنگر کھایا روحانی و جسمانی لنگر کا بڑا ہی لطف آیا۔ صاحب خانہ سے اجازت لیکر ہم حرم شریف آئے تازہ وضو کیا فقیر نے محراب عثمانی کے سامنے قدیم حرم میں نماز عشا ادا کی اور مواجہہ اقدس پر سلام کے لیے حاضر ہوا مطوع لوگوں تقریر جھاڑ رہا تھا فقیر اس کے قریب جا کر باادب سلام عرض کرتا رہا وہ اپنی مستی میں تھا کہ فقیر سر جھکا کر سلام پیش

Marfat.com

کرتا رہا زمزم شریف پیا خوب بجھائی پیاسیں کمرہ آ گیا۔

☆......۱۱ر صفر المظفر ......۱۱ر نومبر جمعۃ المبارک

صبح نماز فجر با جماعت پڑھی لکھنے کا تھوڑا سا کام کر کے سو گیا ۳۰۔۱ بجے بیدار ہو کر جمعہ کی تیاری کی کپڑے تبدیل کئے ایک بجے جمعہ پڑھایا جمعہ کے بعد قاری محمد صدیق مکہ مکرمہ و محترم عبدالرزاق (چشتیاں شریف) حال مدینہ منورہ نے بہت ہی خوش الحانی سے سلام پڑھایا حضرت سید حسن شاہ مبلغ اسلام لنگر لائے صفرہ پر جملہ احباب نے لنگر کھایا اور ہم سید الشہداء کی بارگاہ سلام کرنے حاضر ہوئے قباء شریف بھی جا کر نوافل عمرہ ادا کر کے حرم شریف آ کر نماز عصر پڑھی باب الہجرہ میں افطار کیا اور نماز مغرب ادا کر کے کمرہ میں آ گیا۔

مسجد قباء

قباء اور مدینہ منورہ کے جنوب میں تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مختصر سی آبادی ہے۔ جہاں نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے موقعہ پر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آتے ہوئے چودہ دن قیام فرمایا۔ اور اپنے قیام کے دوران یہ مسجد تعمیر فرمائی۔ اسلام میں تعمیر کی گئی مساجد میں یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔

نبی کریم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ ہر ہفتہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر قبا تشریف لاتے اور مسجد میں نماز ادا فرماتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلَ الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم یَاْتِیْ قُبَاءً مَاشِیًا وَّرَاکِبًا فَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ

(صحیح البخاری باب اتیان مسجد قبا ماشیا و راکبا)

یعنی نبی ﷺ پیدل یا سوار ہو کر قباء تشریف لاتے اور دو رکعت (نماز نفل) ادا کرتے۔

Marfat.com

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنه كَانَ يَاتِی مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ۔

مسجد قباء میں نماز کی اہمیت

اِس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے:

قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ أَبِی قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ خَرَجَ حَتّٰی يَاتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰی فِيْهِ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عُمْرَةٍ۔

حضرت ابوامامہ اپنے والد سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد قباء میں آ کر نماز ادا کرتا ہے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

مسجد قباء کا ذکر قرآنِ کریم میں:

اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی تعریف قرآنِ مجید میں بھی فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ (۱۰۸/ سورۃ التوبہ)

جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ حق دار ہے کہ آپ وہاں کھڑے ہوں۔ اس میں یعنی قباء میں ایسے لوگ ہیں جو طہارت پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے طہارت پسند لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

☆......۱۲/ صفر المظفر ......12/ نومبر 2016ء ہفتہ

ایک بجے بیدار ہو کر تیار کی جدہ سے آئے پیر بھائی محمد عباس اویسی اور ان کے والد گرامی کے ساتھ مسجد نبوی شریف حاضر ہوئے نماز ظہر باب مکہ کے اندر ادا کی عصر

Marfat.com

تک آج کے وظائف مکمل کئے عصر کی نماز ریاض الجنہ کے قریب پڑھی حضرت سید حسن شاہ المدنی کے ہمراہ افطاری کی سعادت باب الجرہ میں نصیب ہوئی۔

حرم نبوی شریف شرقی جانب توسیعی منصوبہ رُک گیا؟؟؟

سید حسن شاہ صاحب جدید حرم نبوی شریف جو شرقی جانب جنت البقیع شریف کے شمال تعمیر ہو رہا ہے اس میں ڈاکومنٹ کنٹرولر ہیں بتا رہے تھے ایک سال ہونے کو ہے کام بند ہو چکا ہے سعودی معیشت اس وقت بہت خراب ہے کئی کمپنیاں بند ہو چکی ہیں ہزاروں مزدور فاقہ کشی سے مجبور ہیں کئی لاکھ تو بے چارے اپنی تنخواہیں نہ ملنے پر گھروں کو جا چکے ہیں۔ حالات دن بہ دن ابتر ہو رہے ہیں۔

حرم نبوی شریف کا یہ توسیعی منصوبہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے شروع کرایا تھا جسکے تحت مسجد نبوی شریف موجودہ رقبے سے 3 گنا بڑھ جائیگی۔ مسجد نبوی شریف کے اطراف کا پورا علاقہ جدید خطوط پر استوار کیا جائیگا۔ پیدل چلنے والوں کی سہولت کا خصوصی اہتمام کیا جائیگا۔ 1462ھ مطابق 2040ء تک مزید 12 لاکھ نمازیوں کی گنجائش پیدا کی جائیگی۔ مسجد نبوی شریف کے اطراف عمارتوں کو جدید انداز میں تعمیر کیا جائیگا' بہت سارے ہوٹل منہدم کئے جا چکے ہیں کیونکہ نئے توسیعی منصوبے کیلئے 12.5 لاکھ ایکٹر رقبہ درکار ہوگا۔ مسجد نبوی شریف کے اطراف کا رقبہ لگ بھگ 3 گنا بڑھ جائیگا۔ مسجد نبوی شریف کے نیچے نئی پارکنگ ہوگی۔ شاہ عبداللہ نے 1426ھ میں مسجد نبوی شریف کے کھلے مقامات پر سائبانوں (چھتریوں) کی تنصیب کرا چکے ہیں۔ ایک سائبان 576 مربع میٹر کا ہے۔ ان کی بدولت مسجد کا کھلا ہوا پورا علاقہ سائبانوں سے ڈھک جاتا ہے۔ مشرقی صحن بھی تیار ہو چکا جس کا رقبہ 37 ہزار مربع میٹر ہوگا۔ پارکنگ کیلئے انڈر پاس تعمیر کئے جائیں گے۔ اب دیکھیں کب یہ منصوبہ مکمل ہوتا ہے۔

مغرب کے بعد کمرے میں آگئے۔

Marfat.com

مبلغ اسلام حضرت سید حسن شاہ صاحب المدنی نے فرمایا ملائیشا سے ایک ساتھی نے نیٹ پر شیعوں کی جانب سے گئے چند سوالات ارسال کئے ہیں جن سے ہمارے نوجوانوں میں تشویش پائی جارہی ہے ان کے جوابات دینا بہت ضروری ہے۔

سوال نمبر 1 ◀ سن 11 ہجری میں جنازہ رسول ﷺ میں فقط 7 مسلمان شریک ہوئے؟

جواب ◀ محدثین کرام اس امر پر اتفاق ہے کہ رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کا جنازہ عام جنازوں کی طرح نہ ہوا بلکہ فرداً فرداً صحابہ کرام بارگاہ رسول کریم ﷺ میں حاضر ہو کر برستی آنکھوں سے سلام کا نذرانہ پیش کرتے ملاحظہ ہو ابن ماجہ کی حدیث مکمل راویان کے ساتھ۔

نصر بن علی جہضمی، وہب بن جریر، جریر، محمد بن اسحاق، حسین بن عبداللہ، عکرمہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب صحابہ رسول اللہ ﷺ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی کھودتے تھے اور ابو طلحہ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے۔ غرض صحابہ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرما۔ آخر ابو طلحہ ملے وہ آئے اور ابو عبیدہ نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تدفین سے فارغ ہوئے تو آئے تو آپ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپ کے گھر جا کر آپ کی ذات پر (صلوٰۃ) درود و سلام پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا گیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا گیا۔ آپ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فرداً فرداً آپ کی ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھا)۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز حصہ سوم)

Marfat.com

جنازہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگ نماز جنازہ کے لئے ٹوٹ پڑے۔ پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ مبارکہ حجرہ مقدسہ کے اندر ہی تھا۔ باری باری سے تھوڑے تھوڑے لوگ اندر جاتے تھے اور نماز (صلوٰۃ وسلام) پڑھ کر چلے آتے تھے لیکن کوئی امام نہ تھا۔

(سیرتِ مصطفیٰ ﷺ بحوالہ سنن ابن ماجہ' کتاب الجنائز' باب ذکر وفاۃ دفنہ: ج ۲)

اس حدیث میں واضح ہے کہ صحابہ کرام فوج در فوج حاضر ہوئے یہ کہنا کہ چند صحابہ تھے کھلم کھلا جھوٹ ہے اُمت مسلمہ میں انتشار کرنے کی سازش ہے۔

سوال نمبر 2 ◀ سن 11 ہجری میں رسول اللہ ﷺ بیٹی جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں فقط 13 مسلمان شریک ہوئے؟

جواب ◀ اس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ (معاذ اللہ) صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کے گھرانے سے دشمنی تھی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت سیدہ کے مرض الوفات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے سیدہ خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دوران تیمار داری کے خصوصی فرائض انجام دیئے، حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میری وفات کے بعد مجھ کو غسل حضرت اسماء دیں گی' چنانچہ وصیت کے مطابق انھوں نے غسل دیا' ان جیسے اُمور سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بلکہ ان کا گھرانہ آلِ رسول کے گھرانہ کے ساتھ دکھ درد میں شریک ایک دوسرے سے بہت قریب اور باہم شیر وشکر تھے اور یہی اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ تمام صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین کے تھے جو قرآنِ کریم احادیث مبارکہ اور صحیح تاریخ سے ثابت ہیں' اس کے برخلاف چیزیں جھوٹے راویوں کی روایتیں اور اہل باطل کے

Marfat.com

گھڑے ہوئے قصے کہانیاں' نرے افسانہ کے ہیں اور بالکل غیر معتبر ہیں یا پھر ماؤل ہیں۔

الغرض جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا اور وصیت کے مطابق غسل و کفن دلا کر جنازہ تیار ہو گیا تو حضراتِ صحابہ کرام بشمول حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی جنازہ میں شریک ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نماز پڑھانے کی درخواست کی اور کہا کہ چلئے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھایئے حضرت شیر خدا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں آگے نہیں بڑھ سکتا' آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں:

ما كنت لأتقدم وأنت خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم فتقدم أبوبكر وصلّى عليها (كنز العمال ج6 ص366)

یعنی میں آگے نہیں بڑھتا آپ رسول کریم ﷺ کے خلیفہ ہیں آپ ہی نماز جنازہ پڑھائیں تو حضرت ابوبکر آگے بڑھے اور جنازہ پڑھایا۔

تینوں خلفاء راشدین (صدیق اکبر' فاروقِ اعظم' عثمان غنی) رضی اللہ عنہم کے علاوہ بکثرت صحابہ کرام سیدہ' طیبہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس نے پڑھایا؟

اس مسئلہ پر بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے انداز فکر کے لحاظ سے روشنی ڈالی ہے اور مختلف آراء اور نظریات سامنے آئے کچھ لوگوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش لغو کی ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں۔ اور آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ وہ میرے جنازے میں شریک نہ ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کو ہی دفن کر دیا تھا۔ اور خلیفۃ الرسول کو اس کی خبر ہی نہ ہونے دی۔ اس رات سے ان لوگوں نے حضرت علی المرتضی اور حضرت ابوبکر رضوان

Marfat.com

اللہ علیہم اجمعین کے درمیان ناراضگی اور اختلاف کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔لیکن جمہور علماء اہل سنت کا موقف ہے اور مستند ترین کتابوں میں یہ موجود ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنازہ خلیفہ بلافصل انبیاء کے بعد سرکار علیہ التحیۃ و الثناء کے ظاہری و باطنی اور روحانی خلیفہ و جانشین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ہے اور اُسی پر اکثر اُمت مسلمہ کا اتفاق ہے۔

حوالہ نمبرا ◀

عن حماد عن ابراهيم النخعي قال صلى ابوبكر الصديق على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكبر اربعا۔

ترجمہ:۔حضرت ابرھیم نخعی نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

(طبقات ابن سعد جلد ثامن صفحہ ۱۹ تذکرہ فاطمہ مطبوعہ لندن یورپ)

حوالہ نمبر۲ ◀

عن مجاهد عن الشعبي قال صلى عليها ابوبكر رضى الله عنه و عنها

ترجمہ:۔حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ فاطمہ پر ابوبکر الصدیق نے نماز جنازہ پڑھایا

بحوالہ طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۹ تذکرہ فاطمہ طبع لندن (یورپ)

حوالہ نمبر۳ ◀

تیسری روایت امام بیہقی سے اپنی سند کیساتھ منقول ہے لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن عثمان ابن ابى شيبة حدثنا عون بن سلام حدثنا سوار بن مصعب عن مجالد عن الشعبى ان فاطمة امامات دفنها على

Marfat.com

لیلا واخذ بضبعی ابی بکر الصدیق فقدمه یعنی فی الصلوة علیها (رضوان الله علیهم اجمعین)

ترجمہ:- یعنی جب حضرت فاطمہ فوت ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ان کو رات میں ہی دفن کر دیا اور جنازے کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو پکڑ کر جنازہ پڑھانے کیلئے مقدم کر دیا۔

(بحوالہ السنن الکبریٰ للبیہقی مع الجواہر النقی جلد ۴ صفحہ ۲۹ کتاب الجنائز)

حوالہ نمبر ۴

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت صاحب کنز العمال نے علی المتقی الہندی نے بحوالہ خطیب ذکر کی ہے:

عن جعفر ابن محمد عن ابیه قال ماتت فاطمه بنت رسول الله فجاء ابوبکر و عمر لیصلوا فقال ابوبکر لعلی ابن ابی طالب تقدم قال ما کنت لاتقدم وانت خلیفة رسول الله فتقدم ابوبکر وصلی علیها۔

ترجمہ:- امام جعفر صادق امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئیں تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں جنازہ پڑھنے کے لئے آئے تو حضرت ابوبکر نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے جنازہ پڑھانے کے لئے فرمایا کہ آگے تشریف لایئے تو حضرت علی المرتضیٰ نے جواب دیا کہ آپ خلیفۃ رسول ہیں آپ کی موجودگی میں "میں" آگے بڑھ کر جنازہ نہیں پڑھا سکتا پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر جنازہ پڑھایا۔

(بحوالہ کنز العمال (خطی رواۃ مالک) جلد ۶ صفحہ ۳۱۸ (طبع قدیم) روایت ۵۲۹۹ باب فضائل الصحابہ فضل الصدیق مسندات علی)

Marfat.com

حوالہ نمبر ۵ ◄

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی روایت حاضر ہے اس مسئلہ کو اس روایت نے خاصی حد تک حل کر دیا ہے:

عن مالك عن جعفر ابن محمد عن ابيه عن جده علی ابن حسين قال ماتت فاطمه بين المغرب والعشاء فحضرها ابوبكر و عمر وعثمان والزبير وعبدالرحمان ابن عوف فلما وضعت ليصلىٰ عليها قال علی تقدم يا ابابكر قال وانت شاهد يا اباالحسن؟ قال نعم فوالله لا يصلى عليها غيرك فصلىٰ عليها ابوبكر (رضوان الله عليهم اجمعين) ودفنت ليلا

بحوالہ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ مبشرہ لمحب الطبری جلد ا صفحہ ۱۵۶ باب وفات فاطمہ

ترجمہ:- حضرت جعفر صادق اپنے والد حضرت محمد باقر سے اور وہ اپنے والد حضرت امام زین العابدین (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ مغرب وعشاء کے درمیان حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی ان کی وفات پر حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت زبیر و حضرت عبدالرحمان بن عوف (رضی اللہ عنہم) حاضر ہوئے جب نماز جنازہ پڑھنے کیلئے جنازہ سامنے رکھا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ جنازہ پڑھانے کیلئے آگے تشریف لایئے اللہ کی قسم آپکے بغیر کوئی دوسرا شخص سیدہ فاطمہ کا جنازہ نہیں پڑھائے گا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو دفن کی گئیں۔

حوالہ نمبر ۶ ◄

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ کے باب مطاعن میں طعن نمبر ۱۴ کے آخر میں فصل الخطاب سے نقل کرتے ہوئے ریاض النضرۃ کی روایت کے قریب

Marfat.com

قریب روایت ذکر کی ہے وہ بھی درج ذیل ہے:

در فصل الخطاب آوردہ کہ ابوبکر صدیق وعثمان وعبدالرحمان ابن عوف وزبیر بن عوام وقت نماز عشاء حاضر شدند ورحلت حضرت فاطمہ درمیان مغرب وعشاء شب سہ شنبہ سوم ماہ رمضان ۱۱ھ بعد از ششماہ از واقعہ سرور جہاں بوقوع آمدہ بود وستین عمرش بست وہشت بود وابوبکر بموجب گفتہ علی المرتضی پیش امام شد ونماز بروئے گزاشتو چہار تکبیر برآورد

ترجمہ:- فصل الخطاب کے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ ابوبکر صدیق وعثمانؓ و عبدالرحمان بن عوف وزبیر بن عوام رضی اللہ عنہم تمام حضرات عشاء کی نماز کے وقت حاضر ہوئے اور سیدہ فاطمہ کی رحلت مغرب وعشاء کے درمیان ہوئی منگل کی رات تیسری رمضان شریف حضور ﷺ کے چھ ماہ بعد فاطمہ کا انتقال مبارک ہوا اسوقت فاطمہ کی عمر ۲۸ سال تھی علی المرتضی کے فرمان کے مطابق ابوبکر الصدیق نماز جنازہ کے لیئے امام بنے اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی

بحوالہ اثنا عشریہ مطاعن صدیقی طعن نمبر ۱۴ صفحہ نمبر ۴۴۵ (طبع نول کشور لکھنو)

حوالہ نمبر ۷ ◀

حافظ ابونعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی مکمل سند کیساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جنازہ کی روایت کی ہے:

عن میمون بن مہران عن ابن عباس النبی اتی بجنازۃ فصلی علیھا اربعا وقال کبرت الملائکۃ علی ادم اربع تکبیرات و کبر ابوبکر علی فاطمہ اربعا و کبر عمر علی ابی بکر اربعا و کبر صھیب علی عمر اربعا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک

Marfat.com

جنازہ لایا گیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہیں تھیں اور ابن عباس مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے موقع پر چار تکبیریں کہیں اور حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت صہیب نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہم) پر چار تکبیریں کہیں تھیں

(بحوالہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۹۶ تذکرہ میمون بن مھران)

حوالہ نمبر ۸ ◄

کتاب بزل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ (عربی) مؤلفہ علامہ مخدوم ہاشم سندھی کے اردو ترجمہ موسومہ سیدہ سید الانبیاء مترجم (مفتی علیم الدین) کے صفحہ ۶۰۶ پر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے وصال کے ضمن میں حاشیہ میں موجود ہے کہ ان کا جنازہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا

(بحوالہ سیرت سید الانبیاء اردو ترجمہ بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ عربی صفحہ نمبر ۶۰۶ کا حاشیہ نمبر ا)

حولہ نمبر ۹ ◄

تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ از عماد الدین ابن کثیر دمشقی اُردو ترجمہ حصہ ششم صفحہ ۴۴۳ پر ایک روایت مذکور ہے کہ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایات موجود ہیں۔

(بحوالہ تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ البدیہ والنہایہ از ابن کثیر حصہ ششم صفحہ ۴۴۳)

حوالہ نمبر ۱۰ ◄

مدارج النبوت اردو ترجمہ از حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (مترجم الحاج مفتی غلام معین الدین) کے صفحہ ۴۴۵ پر موجود ہے کہ روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جنازہ

Marfat.com

پڑھائی اور حضرت عثمان بن عفان و عبدالرحمان ابن عوف اور زبیر بن العوام (رضی اللہ عنہم) بھی آئے۔

(حوالہ مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد دوم صفحہ ۵۴۴ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

نتیجہ

فقیر نے تلک عشرۃ کاملہ کے پیش نظر ان دس کتابوں کے حوالہ جات پیش کئے ہیں ان دلائل کے بعد یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ حضرت سیدہ خاتونِ جنت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنازہ خلیفہ وقت خلیفۃ المسلمین خلیفۃ الرسول جانشین سرور عالم ﷺ امام المسلمین والمومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود پڑھائی اور خود سیدنا حیدر کرار شیر خدا حضرت مولا علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ نے آپ کو مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا اور خود انکی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ اس نماز جنازہ سے فقہ کے اس مسئلہ کی طرف بھی راہنمائی ملتی ہے کہ امامت کا سب سے زیادہ حقدار حاکم وقت ہے اگر وہ حاضر نہ ہو تو قاضی اور وہ بھی حاضر نہ ہو تو محلے کا امام امامت کرانے کا زیادہ حقدار ہے یہاں جن روایات میں حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا گیا ہے اس کی تطبیق یہ ہے کہ کہ حاکم وقت کی موجودگی میں باقی افراد امامت کے اھل نہیں اور اسوقت کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود تھے اس لئے صدیق اکبر والی روایات کو ترجیح دی جائے گی۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

اور رہا یہ مسئلہ کہ حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض تھیں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خلافت کے حق میں نہیں تھے یا آپ مجبور تھے یہ ساری باتیں ان روایات سے باطل ہو جاتی ہیں کہ نماز جنازہ کے سلسلے میں تو آپ مجبور نہیں تھے بلکہ حضرت ابوبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دی اسوقت انکو اختیار تھا کہ آپ چاہتے تو خود امامت کرا سکتے تھے لیکن انھوں نے حضرت صدیق اکبر کو اپنے اوپر ترجیح دی اور یہ

Marfat.com

کہ انکی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ کر ان تمام خدشات اور نظریات اور اقوال کو باطل کر دیا کہ آپ انکو خلیفہ برحق نہیں مانتے تھے آپ مجبوراً ان کی خلافت کو مانتے تھے یا حضرت فاطمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے معاذ اللہ ناراض تھیں اور انھوں نے حضرت علی کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کو اطلاع نہ کرنے کا کہا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو رات کو دفن کر دیا یہ ساری باتیں لوگوں کی خرافات اور یہ باتیں ان لوگوں کے درمیان اختلافات کو ظاہر کر کے اپنے گھٹیا مقاصد حاصل کرنے اور لوگوں کے جذبات بھڑکا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان روایات کی روشنی میں خلفائے راشدین اور اھلبیت اطہار سے محبت کرنے اور اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے مروجہ قواعد وضوابط اور نظریات کے مطابق رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

کیا حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں 35 مسلمان تھے؟

یہ بات جہالت پر مبنی ہے اس جعلی بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہے۔

ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے:

کہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا جس کی وجہ سے آپ چالیس دن برابر اس زہر کے اثر سے بیمار رہے اور بالآخر 49 ہجری کو آپ جام شہادت نوش کر گئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ امیر مدینہ سعید بن العاص الاموی نے پڑھایا۔ امام ابن حجر مکی نے الصواعق المحرقہ میں لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کی دادی محترمہ حضرت سیدہ بی بی فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس جنت البقیع مدینہ منورہ میں دفن کر دیا گیا۔

Marfat.com

جنازہ میں خلق خدا کی کثرت

امام ابن عساکر رحمہ اللہ ثعلبہ بن ابی مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ اگر کوئی سوئی بھی پھینکی جاتی تو وہ زمین کے بجائے کسی انسان کے سر پر گرتی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے باقی ساتھی جو میدانِ کربلا میں شہید ہوئے، سب کو وہاں قریبی گاؤں کے لوگوں نے دفن کیا۔ کسی ایک فرد کا نام نہیں ملتا کہ فلاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مؤرخین لکھتے ہیں:

فقتل من اصحاب الحسین علیہ السلام اثنان وسبعون رجلا ودفن الحسین واصحابہ اھل الغاضریۃ من بنی اسد بعد ما قتلوا بیوم

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں بہتر (72) افراد شہید ہوئے۔ ان کے شہید ہونے کے ایک دن بعد اور مقام غاضریہ میں جو بنی اسد کے لوگ رہتے تھے انہوں نے مل کر ان لوگوں کو دفن کیا۔

جریر طبری، تاریخ الامم والملوک، 3۔335، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 8۔189، مکتبۃ المعارف، بیروت

☆......۱۳؍صفر المظفر ......۱۳؍نومبر بروز اتوار

حضرت سید محمد حسن شاہ کے پاس بھیجے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر سو گیا۔ ۲۔۳۰ بجے آنکھ کھلی غسل کر کے چند سوالات کے جوابات لکھے۔ ہمارے محلہ نور شاہ بخاری بہاولپور کے مرحوم ماسٹر ریاض احمد صاحب کے بیٹے خان محمد ملنے آئے ان سے خیر و عافیت دریافت کر کے نماز ظہر پڑھی حرم شریف حاضر ہوا نماز عصر کی سعادت

Marfat.com

ریاض الجنہ شریف میں نصیب ہوئی آج کے وظائف قدمین شریفین میں جا کر پڑھے حضرت کرنل محمد سرفراز صاحب سیفی محمدی (راولپنڈی) سے ملاقات ہوئی جبکہ حرم شریف باب بلال کے اندر افطاری نور محمد خان کے صفرہ پر کی نماز مغرب کے بعد چائے والی جگہ باب مکہ کے باہر آ گئے قاری محمد سعید' سیف الحق' حافظ غلام سرور' رفاقت علی ملے لنگر کھایا چائے پی کر کمرہ میں آ گیا۔

چہلم کی تقریب

حضرت علامہ الشاہ سید تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ کا آج نیو میمن مسجد مصلح الدین گارڈن باب المدینہ کراچی میں چہلم شریف کی تقریب تھی احباب بتا رہے تھے کہ تقریب بہت زبردست رہی بہت بڑا اجتماع تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کے داماد حضرت سید محمد زمان شاہ جعفری قادری ایک طویل عرصہ سے مقیم ہیں ان کے گھر چہلم کی تقریب کا احباب نے بتایا ہم سید محمد حسن شاہ' قاری محمد سعید اور فقیر حاضر ہوئے صوفی محمد اقبال قادری حضرت زمان شاہ نے فقیر کو دیکھا بہت خوش ہوئے ڈاکٹر محمد عاشق محمد انور عبدالمجید بھائی و دیگر کافی سارے احباب ملے قرآن خوانی میں فقیر نے ۱۲/واں پارہ تلاوت کیا قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی سعادت ڈاکٹر محمد عاشق کے حصہ میں آئی ان کے ساتھ سارے مجمع نے ہجوم ہجوم کر پڑھا صوفی محمد اقبال صاحب نے ''حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری ہم عصر علماء کی نظر میں'' ایک مقالہ پڑھا جسے سب نے پسند کیا فقیر کو بیان کے لیے کہا گیا تو فقیر نے حضرت شاہ قبلہ سے آخری ملاقات کا ذکر کیا اور کہا مسلک اعلیٰ حضرت کے حوالہ سے ان کی عالمی خدمات سے اک زمانہ فیض پا رہا ہے پاکستان و بیرون ملک دینی مدارس کی سرپرستی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں فقیر نے مختصر باتیں عرض کیں صلوٰۃ وسلام کے بعد فقیر کو دعا کے لیے کہا گیا تو فقیر نے حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی مبلغ اسلام سے دعا کرانے کا عرض کیا دعا کے بعد نبوی لنگر کے

Marfat.com

لیے صفرے بچھائے گئے ماشاء اللہ مدینہ منورہ کا لذیز ترین لنگر کیا ہی بات ہے سب نے خوب سیر ہو کر کھایا ہم نے صاحب خانہ سے اجازت چاہی حضرت ڈاکٹر محمد عاشق صاحب کوان کے گھر پہنچا کر ہم بھکاریوں نے امیر طیبہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی وہاں بھی خوب دعائیں کی فقیر حرم نبوی شریف حاضر ہوا نماز عشا کے فرض محراب عثمانی کے سامنے پڑھے جبکہ سنن ونوافل اور وتر ریاض الجنہ (جنت کی کیاری) میں ادا کرنے کی سعادت ملی مواجہ اقدس پر خوب سلام عرض کرنے کا موقعہ ملا ۴۵-۲ پر محمد کاشف سحری لائے ساڑھے تین بجے کمرہ آیا نماز فجر تک پڑھنے لکھنے کا کام جاری رکھا نماز فجر پڑھ کے سوگیا۔

☆ ......۱۴ رصفر المظفر ......۱۴ رنومبر پیر شریف کا دن مدینہ طیبہ کی پرنور فضاؤں میں

۳۰-۱ بجے نیند سے بیدار ہوا غسل کیا کپڑے بدلے نماز ظہر کمرے میں ادا کی ۴ بجے حرم شریف حاضر ہوا نماز عصر قدیم حرم ترکی حصہ میں ادا کر کے آج کے وظائف قدمین شریف میں پڑھے افطاری باب بلال کے اندر نماز مغرب کے سیف الحق، محمد علی، ودیگر احباب لنگر لائے ڈھیر سارا لنگر تھا احباب واقف وناواقف سب نے ملکر کھایا عشاء کے بعد قاری محمد سعید صاحب نے مہربانی فرمائی گاڑی لائے حضور سید الشہداء کی بارگاہ میں سلام عرض کیا احباب کے لیے دعائیں کی۔

فندق (ہوٹل) آ گیا حضور فیض ملت کے سفر حجاز ۱۹۸۸ء پر کام کر رہا تھا کہ سیف الحق حبیب احمد اویسی کا فون کہ ہم آ رہے ہیں چلو حضرت سید الشہداء کی بارگاہ میں چلیں فقیر نے تازہ وضو کیا احباب نیچے گاڑی لیکر آئے ہوئے ہیں ہم شارع شہداء (جدید) پر مطعم سے محمد کاشف بھائی کو ملے تو وہاں ینبع سٹی کے تین خوش عقیدہ بااخلاق ملنسار نوجوان محمد فرحان، محمد عمران ملے بہت ہی محبت سے پیش آئے شاید انہیں پہلے

Marfat.com

فقیر کا تعارف تھا ان کی خواہش ہے کہ فقیر ان کی گاڑی میں بیٹھ کر سید الشہداء چلیں چنانچہ فقیر ان کے ہمراہ چل پڑا دیگر احباب دوسری گاڑی میں ہیں امیر طیبہ اسد اللہ و اسد الرسول کی بارگاہ میں قدموں کی طرف سے حاضری ہوئی خاص کرم ہوا اک عجب کیف وسرور تھا جو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا بعض احباب کے نام یاد تھے ان کی حاضری کی التجائیں عرضیاں درخواستیں پیش کر کے ۲ بجے شب حرم شریف پہنچے تو احباب سحری کے لنگر کا انتظار کر رہے تھے محمد کاشف بھائی اور عبد المجید بھائی نے لنگر تقسیم کیا جبکہ محمد صادق قادری (باب المدینہ کراچی) کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ وہ گذشتہ رات پاکستان چلے گئے ہیں۔ مواجہہ اقدس جا کر سلام کے عاجزانہ غلامانہ پیش کرنے کی سعادت ملی واللہ باللہ سچ ہے:

اتنا دیتے ہیں ہیں بھر دیتے جھولیاں
ان کی اعلیٰ سخاوت پہ لاکھوں سلام

قدمین شریفین میں نوافل تہجد اور درودِ پاک کی سعادت کے بعد کمرہ میں آ گیا

☆......۱۵ صفر المظفر ......۱۵ نومبر منگل

باکمال خواتین

نمازِ فجر کے بعد دورانِ مطالعہ ایک مضمون پسند آیا جو قارئین کرام کے نذر ہے:

حضرت سیدہ بی بی ام الفضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت بھی تھی اور ان کا بے حد احترام بھی کرتے تھے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بمنزلہ باپ تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے عباس عمی وصنو ابی کہ عباس میرے چچا ہیں اور میرے لیے باپ کا درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا بھی بلند مقام تھا۔ قبیلہ قریش میں اہم مناصب اور

Marfat.com

ذمہ داریوں کی جو تقسیم تھی اس کے مطابق حضرت عباس رضی اللہ عنہ چشمہ زم زم کے ناظم و نگران تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل بلاشبہ ذاتی تھے لیکن اس سے بھی انکار ممکن نہیں کہ انہیں ان کی اہلیہ لبابہ بنتِ حارث (المعروف ام الفضل) کا شوہر ہونے کی وجہ سے بھی بڑا مقام حاصل ہوا تھا۔ انسان کے مقام و مرتبہ کو گھٹانے اور بڑھانے میں خاتون خانہ کا کردار ہوتا ہے۔ ام الفضل رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان جیسی عورتیں شاذ و نادر ہی جنم لیا کرتی ہیں۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن تھیں۔ ان کی ایک اور بہن حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا شیر خدا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں جبکہ ان کی ماں شریک بہن سیدہ اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی نامور زوجہ تھیں۔ یہ چاروں بہنیں نہ صرف درجہ صحابیت پر فائز ہوئیں بلکہ امت کے اعلیٰ ترین افراد کے گھروں میں ملکہ بن کر آئیں۔ لوگ ان کے والدین پر رشک کیا کرتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ شروع سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس بھی تھے اور دل سے اسلام کے قدردان بھی لیکن قبول اسلام کا اعلان فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل ہی کر سکے۔ جنگ بدر میں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کافروں کے اصرار پر لشکر قریش میں شامل ہوئے اور جنگ کے بعد جنگی قیدی بنا لیے گئے۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بالکل ابتدائی ایام میں مسلمان ہو گئیں۔ اگرچہ ان کے شوہر نامدار نیا سلام قبول کرنے میں کافی تاخیر کی لیکن چونکہ وہ اسلام کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے اس لیے ام الفضل رضی اللہ عنہا کو اپنے قبول اسلام کی وجہ سے گھر میں کبھی کوئی مشکل اور دقت پیش نہ آئی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کا اعلان کر دیا تو حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے اصرار کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔ وہ جانتی تھیں کہ فتح سے قبل ہی ہجرت کا مقام اور درجہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اپنے چچا کے گھر اکثر تشریف

Marfat.com

لے جاتے تھے اور دوپہر کو قیلولہ بھی وہیں کرتے اور کھانا بھی آل عباس کے ساتھ تناول فرماتے۔ ایسے مواقع پر حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔ مکے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی بڑی دوستی تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے ہی وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئی تھیں۔ یہ بھی ایک وجہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس چچی سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے۔ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی کنیت ان کے بیٹے فضل بن عباس کی نسبت سے ہے۔

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا اور اکثر وبیشتر انہیں اپنے گھر رکھا کرتی تھیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کے لیے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں اکثر تشریف لے جاتی تھیں۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بڑی جرات مند خاتون تھیں۔ مکے میں ہونے اور ابتدائی ایام میں ہجرت سے محروم رہنے کی وجہ سے وہ اگرچہ جنگوں میں شریک نہ ہوسکیں مگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بھی انہوں نے جرات کے کارنامے سرانجام دیے۔ جنگ بدر میں ان کے خاوند کافروں کی طرف سے شریک تھے اور وہ گرفتار بھی ہوگئے لیکن انہوں نے مکے میں فتح کی خوشخبری سنی تو بہت مسرور ہوئیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت ایک کمزور مسلمان ابورافع مکے میں مقیم تھے۔ وہ نیزے سیدھے کرنے کا کام کرتے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے وہ اس حرفت میں بڑے مدد تھے۔ جنگ بدر کے حالات بنو ہاشم کیفرد ابوسفیان بن حارث کی زبانی اہل مکہ کے سامنے پہنچے تو ان کا لب لباب یہ تھا کہ مسلمانوں نے ہمیں گاجر مولی کی طرح کاٹا اور بھیڑ بکریوں کی طرح باندھ لیا۔ ہمارے مدمقابل جو لوگ لڑ رہے تھے ان کیساتھ ہم نے عجیب قسم کی مخلوق دیکھی۔ یہ سرخ وسفید رنگ کے نوجوان ابلق گھوڑوں پر سوار زمین وآسمان کے درمیان معلق نظر آرہے تھے۔

Marfat.com

ابولہب اپنے بھتیجے کی زبانی یہ رپورٹ سن کر پریشان ہو گیا۔ ابھی اس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا کہ چاہ زم زم کے قریب ایک حجرے میں بیٹھے ابورافع پردہ سرکا کر بولے خدا کی قسم یہ عجیب مخلوق اللہ کے فرشتے تھے۔ ابولہب نے ان کی زبانی یہ بات سنی تو بپھر گیا۔ ان پر جھپٹا اور انہیں گرا کر ان کے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے یہ منظر دیکھا تو دوڑ کر آئیں اور ابولہب کے سر پر ایک چوب دے ماری اور اسے سخت الفاظ میں ڈانٹتے ہوئے کہا اس مسکین پر کیوں ظلم ڈھاتے ہو اس کا کیا قصور ہے۔

ابولہب کا حوصلہ تو پہلے ہی پست ہو چکا تھا اور فطری طور پر تھا بھی بزدل آدمی۔ اس ضرب کاری نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ اس واقعہ کے تھوڑے عرصے بعد ابولہب ذلت و رسوائی کے ساتھ موت کی وادی میں اتر گیا۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے اندر جرأت بھی تھی اور غیرت ایمانی بھی۔ خاندانی عصبیت کے بت پاش پاش کرنا آسان نہیں ہوتا لیکن انہوں نے یہ کارنامہ کر دکھایا۔

نبی اکرم ﷺ کے سفر حجۃ الوداع اور جملہ مناسک کی تفصیلات حدیث میں ملتی ہیں۔ اس میں ایک بہت دلچسپ واقعہ یہ بھی ہے کہ عرفہ کیدن لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ عرفہ کیدن کا روزہ بلاشبہ بڑی فضیلت رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ حج شدید گرم موسم میں بھی آتا ہے اور ایسے موسم میں عرفہ کا دن خاصا سخت اور لمبا ہوتا ہے۔ اگر یہ مشہور ہو جاتا کہ آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے تو بعد میں بھی اکثر لوگ اس کا اہتمام کرتے اور انہیں خاصی زائد مشقت اٹھانا پڑتی۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے اسی حکمت کے تحت اس روز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا

Marfat.com

جسے آپ نے لوگوں کے سامنے نوش فرمایا۔ یوں لوگوں کا شک دور ہو گیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی ام الفضل رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی اور اللہ کی رحمت سے یہ سبھی شہرت و بلندی کے آسمان پر ستارے بن کر چمکے۔ حضرت ام الفضل کے بیٹے اکثر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کے دوران آپ کی سواری کے پیچھے بیٹھے دیکھے گئے۔ حجۃ الوداع میں فضل بن عباس آپ کے پیچھے سوار تھے۔ ان میں سب سے زیادہ معروف تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں لیکن باقی یعنی عبیداللہ' عبدالرحمٰن' قثم اور معبد بھی شہرت کی بلندیوں پر فائز تھے۔ بیٹی اُم حبیبہ بھی صحابیہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا مدینہ میں مقیم ہو گئی تھیں۔ اگرچہ مکہ مکرمہ میں بھی ان کا گھر موجود تھا مگر ان کا دل مدینہ طیبہ ہی میں لگتا تھا۔ مدینہ منورہ ہی میں ان کی وفات ہوئی۔ وہ مدینہ طیبہ سے دور رہنا پسند نہیں کرتی تھیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ' ان کی وفات کے وقت زندہ تھے۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں وہ آسودہ خاک ہوئیں۔

یہ مفید مضمون اپنے سفرنامہ میں شامل کر کے سو گیا ۳۰۔ ۱ بجے بیدار ہو کر غسل کیا نماز ظہر ادا کی بہاولپور سے مفتی محمد قربان اویسی سے رابطہ ہو مدرسہ واحباب کی خیریت معلوم کی۔ حرم شریف روانہ ہو گیا نماز عصر مسجد نبوی شریف (قدیم حصہ تمر) میں جا کر ادا کی آج کے سارے وظائف قدمین شریف میں پڑھنے کی سعادت ملی افطاری باب مجیدی اور باب عثمان کے درمیان لائبریری کے قریب کی حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی سندھ کے علمی وروحانی پیشواء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد کرم اللہ الٰہی دلبر سائیں (ماتلی شریف) ملے بعد نماز مغرب محبتوں سے لبریز گفتگو جاری رہی ہم کمرے میں آ گئے کھانا کھایا پھر حضور سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضر ہوئی حضرت

Marfat.com

مولانا سید منظور احمد شاہ (خانقاہ شریف بہاولپور) حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی حافظ سعید احمد ہمراہ ہیں۔

الحمدللہ مدینہ منورہ کی حاضریوں میں امیر طیبہ اسد اللہ و اسد الرسول سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بارہا مرتبہ حاضری ہو جاتی یہ کریموں کا کرم ہے ورنہ مجھ نکمے کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔

جنتی اور دوزخی پہاڑ

حاضری کے وقت حضرت سید محمد منظور شاہ صاحب سے جبل اُحد اور جبل عیر کے متعلق بات ہوئی تو فقیر بتایا جہاں ہم حاضر ہیں یہ سامنے جبل اُحد ہے یہ قدیم مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر ہے جبل احد کے دامن میں وہ دیکھیں ایک چھوٹا سا میدان ہے جہاں یہ جنگ اُحد لڑی گئی۔ اسی لئے اسکو غزوۂ اُحد کہتے ہیں۔ غالب گمان یہ ہے کہ اس کو احد کہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اصل میں یہ لفظ تھا اَحَدٌ، اَحَدٌ کے معنی ہیں اکیلا یہ مدینہ پاک کے قریب ایک ایسا پہاڑ ہے جو سب سے اکیلا ہے اس لئے پہلے اس کو اَحَدٌ کہا گیا پھر اس کا نام اُحُدٌ مشہور ہو گیا جبل احد کے بارے میں سرورِ عالم ﷺ کی مشہور حدیث ہے فرمایا:

اُحُدٌ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ

دوسری حدیث میں ہے۔

اُحُدٌ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

اور جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے گویا یہ جنتی پہاڑ ہے۔

جبل عیر

مدینہ طیبہ میں جبل اُحد سے کچھ فاصلے پر ایک اور پہاڑ بھی ہے جس جبل عیر

Marfat.com

کہا جاتا ہے جبل احد سے مکہ مکرمہ کی طرف جو سڑک آتی ہے اس پر آئیں تو کچھ آگے جا کر ایک جانب جبل عیر ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"یہ پہاڑ دوزخ کے پہاڑوں میں سے ہے"

ان دونوں پہاڑوں کو دیکھنے سے بھی فرق واضح ہو جاتا دیکھیں اُحد پہاڑ پر ایک رنگ ونور ہے حالانکہ رات کا وقت ہے مزے کی بات یہ کہ حکومت نے اب سرچ لائٹیں لگا دی ہیں دن رات دیکھنے میں بھی بڑا خوبصورت اور پیارا لگتا ہے اور وہاں جبل عیر کو دیکھیں تو اس سے وحشت سے ہوتی ہے اور وہ بدشکل پہاڑ ہے۔ وہ دیکھنے میں بھی اچھا نہیں لگتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبل عیر کے بارے میں فرمایا کہ یہ دوزخ کا پہاڑ ہے' ہیں دونوں پہاڑ' ہیں دونوں مدینہ منورہ کے قریب' مگر جبل اُحد کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا:

اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

اُحد پہاڑ میرے ساتھ محبت کرتا ہے اور میں اسکے ساتھ محبت کرتا ہوں۔

اور جبل عیر کے متعلق فرمایا:

هُوَ یُبْغِضُنیوہ

میرے ساتھ بغض رکھتا ہے اور وہ دوزخی پہاڑ ہے

میں نے عرض کیا شاہ جی اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ جس طرح انسانوں کے اندر کچھ انسان حضور ﷺ کے عاشق ہوتے ہیں اسی طرح پتھروں کے اندر بھی کچھ پتھر محبوب خدا ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح انسان کہلانے والوں میں کچھ لوگ حضور ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اسی طرح جمادات میں سے بھی کچھ پتھر حضور ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں۔ پتہ چلا کہ یہ اللہ کا کرم

Marfat.com

ہے کہ جس بندے بشر کو اور جس شجر و حجر کو چاہے اُسے اپنے محبوب ﷺ کا عاشق بنا دیتا ہے یہ اس کی بے نیازی ہے کہ بعض انسانوں اور بعض پتھروں میں بھی حضور ﷺ کی محبت نہیں ہوتی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کی محبت عطا فرمائے...... آپ کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے...... آپ کے بغض سے بچائے...... گستاخی سے بچائے اور گستاخوں سے محفوظ فرمائے یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں عاشق بھی ہیں اور گستاخ بھی رہتے ہیں، بتانے کی ضرورت نہیں، عاشق و گستاخ کا طرزِ عمل خود ہی بتا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا سچا عاشق اور دیوانہ بنا دے...... امین، ثم آمین۔

فقیر حرم شریف حاضر ہوا ریاض الجنہ شریف کی جگہ مل گئی نمازِ عشاء ادا کی اور سلام کے لیے مواجہہ اقدس حاضر ہوا فوٹو بازوں جو حشر کیا ہوا ہے اللہ کی پناہ مطوعوں کو صرف سر نیاز جھکا کر سلام عرض کرنے اور مواجہہ اقدس کی طرف منہ کر کے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے والے ہی مجرم نظر آتے ہیں باقی سب خیر ہے۔ حالانکہ حکم ہے۔

یہاں سانس بھی لے آہستہ یہ دربار نبی ہے (ﷺ)

مواجہہ اقدس کے سامنے فوٹو بازی کرنے والو! کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا عمل بیکار ہو جائے

مواجہہ اقدس جہاں انبیاء کرام بھی سر نیاز جھکا کے آتے ہیں جہاں حاضری کے آداب احکم الحاکمین نے قرآن میں بیان فرمائے ہیں سنہری جالیوں کے اوپر آیات لکھی ہوئی ہیں۔ مگر پتہ نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہاں فوٹو بازی کر کے اپنا سارا کچھ برباد کر رہے ہیں۔

مفسرین کرام و محدثین عظام و آئمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین متعدد

Marfat.com

متفق ہیں کہ حضور ﷺ کا ادب و احترام جس طرح حیاتِ ظاہری میں فرض تھا اسی طرح بعد وصال بھی فرض ہے۔ حضور ﷺ کے روضۂ پاک پر حاضری میں تصور ضروری ہے کہ میں حضور ﷺ کے سامنے ہوں اور حضور ﷺ میرے سامنے ہیں مجھے دیکھ رہے ہیں خلافِ ادب ہرگز ہرگز کوئی حرکت سرزد نہ ہو کیونکہ "ھو حی سمیع بصیر فی قبرہ" کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں سب کچھ سن رہے ہیں دیکھ رہے ہیں۔

سیدنا سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی زیارت کے بعد پوچھا:

ھو لا الذین یاتونك فیسلمون علیك اتفقه سلامهم قالنعم وارد علیهم۔ (خلاصۃ الوفاء ووفا الوفاء)

یہ لوگ آپ کی خدمت میں بعد وصال حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں بلکہ میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

اس قسم کے ہزاروں واقعات شاہد ہیں کہ جنہیں حضور سرورِ عالم ﷺ نے سلام کے جواب سے نوازا اور عالم بیداری میں کرم فرمایا۔

امام مالک کا خلیفہ وقت کو انتباہ

جب خلیفہ منصور عباسی نے وسیلہ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق وہم ظاہر کیا:

یا ابا عبداللہ استقبل القبلة و دعوام استقبل رسول اللهصلی الله علیه و آله وسلم۔

اے ابو عبداللہ (امام مالک) قبلہ رخ ہو کر دُعا مانگوں یا رسول اللہ ﷺ کی جانب منہ کر کے دُعا مانگوں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے اُسے جھڑک کر فرمایا:

ولم تصرف وجهك عنه وهو وسیلتك ووسیلة آدم علی نبینا و

Marfat.com

علیہ السلام الی اللہ تعالیٰ الی یوم القیمۃ بل استقبلہ واستشفع بہ فیشفعك اللہ قال تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم۔

(وفاء الوفاء وخلاصۃ الوفاء)

تو ان سے منہ کب موڑ سکتا ہے جبکہ آپ تیرا اور تیرے بابا آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں تا قیامت بلکہ آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور آپ سے شفاعت طلب کر آپ تیری شفاعت فرمائیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ولو انھم اذ ظلموا ...... الخ"

اب فوٹو بازی کرنے ذرہ سوچیں وہ ان آداب کے مطابق حاضری دے رہے خدارا حج وعمرہ اور روضہ اقدس کی زیارت کے وقت فوٹو بازی سے بچیں یہ ایمان لیواء مرض ہے۔ یہ پیغام عام کریں نیکی کا یہ کام کریں۔

عمرہ شریف کے لیے روانگی

☆......١٦ر صفر المظفر ......١٦ر نومبر بدھ ٣٠۔١ بجے بیدار ہوا غسل کیا نمازِ ظہر ادا کی آج عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ جانا ہے احرام باندھا تقریباً ٣ بجے محترم محمد یٰسین، محمد مظفر نے ہمیں شرکہ کی بس میں سوار کیا فقیر کے ہمراہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل مولانا لیاقت علی نیازی المدنی (کشمیری) ہیں۔

بس ٣٠۔٣ بجے روانہ ہو کر میقات ذوالحلیفہ (بیرِ علی) کے لیے روانہ ہوئی تو ایک خود ساختہ ان پڑھ معلم کھڑا ہوا اور تقریر شروع کر دی جب میقات پہنچے تو کہا کہ عصر کا وقت شروع ہو چکا ہے فلھٰذا نوافل نہ پڑھیں صرف نمازِ عصر ادا کر لیں فقیر نے کہا: اولاً تو احناف کے نزدیک آج مدینہ منورہ میں نمازِ عصر کا وقت ۴ بجکر ١٨ منٹ ٢٧ سیکنڈ پر شروع ہو گیا (فقیر کے پاس دعوتِ اسلامی کا شائع شدہ نظام الاوقات حرمین طیبین موجود ہے) آپ نے کیسے فتویٰ دے دیا کہ نوافل نہ پڑھیں فقیر نے کہا کہ

Marfat.com

مسائل کا پتہ نہ ہو تو ڈھکوسلہ بیان کرنا ٹھیک نہیں۔

زندہ کے لیے عمرہ کرنا؟

میقات سے روانہ ہوئے تو پھر مائیک لے کر من گھڑت مسائل عمرہ شروع کر دیئے بس میں کسی نے پوچھا کہ زندہ کی طرف عمرہ جائز ہے؟ کہا نہیں ہر گز نہیں۔ فقیر نے پھر اس کو بلا کر کہا کہ میاں کہاں لکھا ہے کہ زندہ کی طرف سے عمرہ جائز نہیں۔ اُس نے کہا: حرمین کے موجودہ مفتیوں نے کہا ہے۔ فقیر نے کہا: یہ فقہی مسئلہ ہے ہمارے فقہاء نے تحقیق کے ساتھ لکھا ہے کہ زندہ شخص کی طرف سے بھی عمرہ کیا جا سکتا ہے۔ (ردالمختار (فتاوی شامی) کتاب الحج باب الحج عن الغیر ج ۲)

دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کی صورت میں احرام باندھتے وقت اسی کی طرف سے احرام باندھنے کی نیت کرے اور تلبیہ بھی اسی کی طرف سے پڑھے۔ مگر وہ نہ مانا فقیر نے کہا تو مان نہ مان مسئلہ یہی ہے۔

عورت حالت احرام میں مکہ مکرمہ گئی؟

پھر اس نے تقریر شروع کی تو کسی نے پوچھا کہ عورت حالت احرام میں مکہ مکرمہ گئی اس طواف (سات چکر) ختم کیا تھا کہ ماہواری شروع ہو گئی اب کیا کرے؟ موصوف بولے کہ اب وہ واپس چلی جائے جب تک وہ پاک نہیں ہوتی سعی (صفاء مروہ کے چکر) نہ کرے فقیر کو حیرت ہوئی ایسے جاہل شخص کو کس نے مسائل حج و عمرہ بتانے کا منصب سونپا ہے فقیر نے ٹوکا تو کہا میں مسلسل آٹھ سال سے آ رہا ہوں کئی عمرے کیئے ہیں حج بھی بتا رہا تھا کہ دو تین کر چکا ہوں فی سبیل اللہ حاجیوں کی رہنمائی کرتا ہوں جبکہ یہ رہنمائی نہیں بلکہ گمراہی ہے حجاج و معتمرین کو غلط مسائل بتانا بہت بڑا گناہ ہے کئی بے چارے اس جاہل سے مسائل سن کر اپنے حج و عمرے خراب کر رہے

Marfat.com

ہونگے۔

جبکہ مسئلہ یہ ہے کہ حیض کی حالت میں صرف طواف جائز نہیں' باقی تمام افعال جائز ہیں۔

لہٰذا ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا' وقوفِ عرفہ' وقوفِ مزدلفہ' میدانِ منیٰ میں رمی جمار' صفا' مروہ کی سعی وغیرہ تمام اُمور انجام دینا بلا کراہت جائز ہے لیکن طواف کرنا جائز نہیں۔

فقیر نے بہتیرا سمجھایا مگر وہ اپنی ضد پر ڈٹا رہا (آپ سمجھ تو گئے ہونگے) ضد لاعلاج مرض ہے بہر حال جو میرا کام تھا وہ میں نے پورا کیا؟؟ چونکہ حالت احرام میں ہیں' مزید اس سے الجھنا بہتر نہ تھا آثار بتاتے تھے کہ پند سودمند ثابت نہ ہوگی۔

راہِ مکہ مکرمہ میں آج کے وظائف مکمل کئے اتنے میں افطاری کا وقت ہوگیا تو زم زم شریف اور کھجوروں سے افطاری کر لی تھوڑی دیر بعد (سواق) ڈرائیور نے بس روکی ہم نے نماز مغرب ادا کی ہوٹل پر مسافروں نے چائے' پانی' روٹی وغیرہ کھائی' پھر بس چل پڑی رات دس بجے (تقریباً) مکہ مکرمہ پہنچے عزیزم محمد آصف خان پتافی جوہرۃ الفردوس شارع ہجرہ پر منتظر ہیں کمرہ 1704 کی چابی دی ہم نے سامان رکھا حافظ غلام مرتضیٰ اویسی کو فون کیا وہ بہت سارا لنگر لیکر آئے ہم نے صفرہ بچھا کر کھانا کھایا حال واحوال سنتے سناتے رات کا ایک بج گیا تو ہم نے تازہ وضو کیا' حرم مکہ پہنچے نوافل تحیۃ المسجد اور شکرانہ ادا کر کے نماز عشاء ادا کی دعاؤں اور التجاؤں کے بعد طواف شروع کیا رش کم ہونے کی وجہ ادھے گھنٹے میں طواف مکمل ہوا مقام ابراہیم پر دوگانہ پڑھ کر سعی کے لیے (صفاء ومروا) بیسمنٹ میں چلے گئے یہاں تقریباً ایک گھنٹے میں فراغت ہوئی۔ باب عبدالعزیز کے باہر آ کر حلق کرایا اور اپنے ہوٹل چلے گئے نماز فجر پڑھ کر سو گئے۔

Marfat.com

عمرہ ادا کرنے کا آسان اور مختصر طریقہ

غسل کر کے میقات سے احرام باندھیں اور دونوں کندھے ڈھانپتے ہوئے رکعت نفل عمرے کی نیت سے ادا کریں' جہاں سے......

1-احرام باندھا ہو

2-پھر لبیك اللهم عمرة کہہ کر نیت کریں۔

3-اور پھر دوران سفر مسجد الحرام تک تلبیہ یہ الفاظ کہیں:

لبيك اللهم لبيك , لبيك لا شريك لك إن الحمد والنعمة لك والملك ,لا شريك لك' کا ورد کرتے رہے۔

4- مسجد حرام میں داخل ہوتے ہوئے دُعاء پڑھیں:

أعوذ بالله العظيم وبوجهك الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام عليك يا رسول الله اللهم افتح لى ابواب رحمتك۔

5- بیت اللہ میں اگر فرض نماز کی جماعت کا وقت نہ ہو تو پہلا کام طواف کا ہی کریں' طواف حجر اسود کے برابر سے شروع کریں۔

6-مطاف میں داخل ہوتے ہوئے اضطباع (دائیاں کندھا ننگا) کرلیں۔

7-بسم الله , الله أكبر کہہ کر حجر اسود کو بوسہ دیں (اگر ممکن نہ ہو تو) اسے ہاتھ لگا کر چوم لیں' (اور اگر یہ بھی ممکن نہیں) تو صرف ہاتھ سے اشارہ کر لیں

8- کل سات چکر لگائیں, پہلے تین چکروں میں رمل کریں (یعنی آہستہ دوڑیں' اگر ممکن ہو تو) ہر چکر کی کوئی خاص دعا تو نہیں' لیکن آپ چند ایک دعائیں ضرور یاد کرلیں' اور دورانِ طواف اس درود شریف کا زیادہ سے زیادہ ورد جاری رکھیں۔

Marfat.com

9- ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کریں، اگر موقعہ نہ ملے تو اور کچھ نہ کریں۔

10- رکن یمانی کے اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعاء پڑھیں:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

یہ مستحب ہے۔

11- سات چکروں کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز برائے طواف ادا کرلیں۔

12- پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں۔

13- پھر آب زم زم (خوب) سیر ہو کر پیئیں اور اگر موقع ملے تو پھر حجر اسود کو بوسہ دیں استلام کرلیں' (لیکن یاد رہے' یہ پہلے ممکن ہوتا تھا' جب غلاف کعبہ کو خوشبو نہ تھی' ورنہ احرام کی حالت میں ہاتھوں یا احرام کی چادر' یا جسم کے کسی بھی حصے پر خوشبو لگ جانے سے دم واجب آتا ہے' بہتر ہے' عمرے سے فارغ ہو کر' کپڑے پہن کر' پھر ہی حجر اسود کو بوسے دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ ہر نماز میں غلاف کعبہ اور حجر اسود کو خوب بھر بھر کر خوشبو لگائی جاتی ہے)۔

14- ممکن ہو تو ملتزم سے چمٹ کر خوب دُعائیں کریں۔

15- پھر سعی کرنے کے لیے صفا کا رُخ کریں اور اس پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

إن الصفاء والمروة من شعائر الله , ابدأ بما بدأ الله به

16- صفا پہ چڑھ کر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہیں۔

17- پھر تین مرتبہ یہ دُعاء پڑھیں:

لا إله إلا الله وحده لا شريك له , له الملك وله الحمد يحيى و يميت و هو على كل شيء قدير , لا إله إلا الله وحده , انجز وعده ,

Marfat.com

ونصر عبده ,وهزم الأحزاب وحده۔

18- پھر جو دل چاہے دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعائیں کریں۔

19- صفا سے نیچے اُتریں اور چلنا شروع کریں۔

20- جب سبز رنگ کی لائیٹ کے پاس پہنچیں تو وہاں سے لیکر دوسری سبز رنگ کی لائیٹ تک مرد حضرات دوڑیں (عورتیں اپنی چال چلتی رہیں)

21- پھر چلتے ہوئے مروہ پہنچیں اور وہاں وہی کچھ کریں جو صفا پر کیا تھا۔

22- صفا سے مروۃ تک ایک چکر شمار ہوتا ہے کل سات چکر لگائیں۔

23- سعی کرنے کے بعد بال کتروائیں یا منڈوائیں اور احرام کھول دیں۔

الحمدللہ آپکا عمرہ مکمل ہو چکا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا۔

۱۷ر صفر المظفر ......۱۷ر نومبر جمعرات

۲ بجے بیدار ہوئے نمازِ ظہر ادا کی پیارے دوست ملک التحریر محترم ملک اللہ بخش کلیار سے جود التاج میں ملاقات ہوئی نمازِ عصر حرم مکہ میں ادا کی اور آج کے وظائف کعبہ معظّمہ کے سامنے پڑھے۔ نمازِ مغرب کے بعد ملک مختیار احمد کلیار سے ان کے مکتب فندق جود التاج میں ملاقات ہوئی انہوں نے میرے والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کے دوران کے احوال سنائے جنہیں فقیر ''حرمین شریفین کی حاضریاں'' میں لکھے گا۔

جدہ میں محفل میلاد شریف

اسی دوران محترم محمد نعیم صاحب کا فون آیا کہ آپ کبری (مسفلہ) کے اوپر آ جائیں فقیر اور مولانا لیاقت علی نیازی مقررہ جگہ پہنچے تو محمد نعیم آئے ہم ان کے ساتھ

Marfat.com

جدہ روانہ ہوئے دورانِ سفر محبوب کریم ﷺ کے ملک میں ان کی محبوب باتیں سنتے سناتے جدہ میں محترم محمد جاوید اقبال قادری قلندری کے گھر پہنچے ماشاء اللہ وسیع فلیٹ ہے ہال کمرہ کو محفل میلاد شریف کے لیے سجا رکھا ہے ہمارے جانے سے پہلے وہ لوگ نمازِ عشاء ادا کر چکے ہیں محفل کا آغاز اپنی خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت کلام پاک سے حضرت قاری محمد عبداللہ سیالوی نے کیا قصیدہ بردہ شریف ملکر پڑھنے کا جو لطف آیا سبحان اللہ چھوٹے بچوں میں کسی نے تلاوت تو کسی نے نعت شریف سنا کر ماحول کو باذوق بنایا محمد نعیم اور صاحب خانہ محمد اقبال قادری نے بھی بہت بھلے انداز میں نعت شریف سنا کر مجمع کو گرما دیا۔ فقیر کو گفتگو کرنے کو کہا گیا تو فقیر نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں سترہ نماز پڑھائیں چند ایک ایسے نمازیں بھی آئیں کے دورانِ نماز نبی پاک ﷺ تشریف لائے تو امام (صدیق اکبر) مقتدی (صحابہ کرام) کی عقیدت کا منظر حدیث مبارکہ میں جس انداز سے بیان ہوا وہ اہل ایمان کے لیے ایمان کی پختگی کا باعث ہے۔

دورانِ نماز صحابہ کرام کا دیدارِ رسول ﷺ کا منظر

حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرضِ وصال میں جب تین دن تک حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ زیارتِ رسول ﷺ سے مشرف ہوا کرتی تھیں آپ ﷺ کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئیں۔ جان نثارانِ مصطفیٰ ﷺ سراپا انتظار تھے کہ کب ہمیں حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ بالآخر وہ مبارک و مسعود لمحہ ایک دن حالتِ نماز میں انہیں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایامِ وصال میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ پیر کے روز تمام صحابہ کرام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حسب معمول باجماعت نماز ادا کر رہے تھے کہ آقا کریم ﷺ

Marfat.com

نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔ آپ حجرہ مبارک سے مسجدِ نبوی میں جھانک کر گویا اپنے غلاموں کو اپنے یارِ صدیق کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اظہارِ اطمینان فرما رہے تھے، روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فكشف النبى صلى الله عليه و آله وسلم ستر الحجرة ، ينظر إلينا وهو قائمٌ ، كأن وجهه ورقة مصحف ، ثم تبسّم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا۔ (ہم نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو یوں لگا) جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کھلا ہوا قرآن ہو، پھر مسکرائے۔

1). بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، 1:240، رقم 648:
2) مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر، 1:315، رقم 419:
3) ابن ماجہ، السنن، کتاب الجنائز، باب فی ذکر مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 1:519، رقم 1624
4) أحمد بن حنبل، المسند، 3:163

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبى صلى الله عليه و آله و سلم، فنكص أبوبكر على عقبيه ليصل الصف ، وظنّ أن النّبىّ صلى الله عليه و آله وسلم خارج إلى الصلوٰة۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

1) بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، 240 : 1، رقم 648 :

Marfat.com

2) بیہقی، السنن الکبریٰ، 3 : 75، رقم 4825 :

3) عبدالرزاق، المصنف، 5 : 433

ان وجد آفریں لمحات کی منظر کشی رِوایت میں یوں کی گئی ہے:

فلما وضح وجه النبی صلی الله علیه و آله وسلم ما نظرنا منظرًا کان أعجب إلینا من وجه النبی صلی الله علیه و آله وسلم حین وضح لنا۔

جب (پردہ ہٹا اور) نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

1) بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب أہل العلم والفضل أحق بالإمامۃ، 1 : 241، رقم 649

2) مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الإمام إذا عرض لہ عذر من مرض وسفر، 1 : 315، رقم: 419

3) ابن خزیمہ، الصحیح، 2 : 372، رقم: 1488

مسلم شریف میں فهممنا ان نفتتن کی جگہ یہ الفاظ منقول ہیں:

فبهتنا ونحن فی الصلوة، من فرح بخروج النبی صلی الله علیه وآله وسلم۔

ہم دورانِ نماز نبی کریم ﷺ کے باہر تشریف لانے کی خوشی میں حیرت زدہ ہو گئے (یعنی نماز کی طرف توجہ نہ رہی)۔

مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الإمام إذا عرض لہ عذر من مرض وسفر، 1 : 315، رقم: 419

نوٹ

یہ حوالہ جات بعد میں اپنے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف ”نماز میں تصورِ رسول ﷺ“ سے نوٹ کر کے اپنی

Marfat.com

تحریر میں درج کر دیئے۔

فقیر فن تقریر سے نابلد ہے مگر سننے والے اہل علم باذوق تھے اس لیے فقیر کو بھی بات کرنے بہت ہی لطف آیا یوں شب جمعہ جدہ میں یادگارِ محفل رہی اجتماعی درود و سلام کے بعد صفرہ بچھایا گیا لنگر شریف میں انواع واقسام کی نعمتیں صاحب خانہ کے ذوق کا منظر پیش کر رہی تھیں سب نے سیر ہو کر لنگر کھایا۔ محترم محمد ارشد صاحب نے فقیر کو فرمایا کہ کل شب ہفتہ میرے گھر محفل ہے آپ ٹائم دیں فقیر نے عرض کیا کہ ہم مدینہ منورہ کا عزم کر چکے ہیں اب ہمیں نہ روکیں پھر ان شاء اللہ تعالیٰ حاضری ہو گی تو محفل کریں گے۔ ہم نے تازہ وضو کیا اور جھومتے سوئے طیبہ روانہ ہوئے۔

ہم راستہ بھول گئے مگر ٹھیک جگہ جا پہنچے

☆......۱۷ صفر المظفر ......۱۷ نومبر جمعرات

شب جمعہ جدہ میں محفل سے فراغت کے بعد تقریباً ایک بجے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے ہم طریق الہجرہ سے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر باتوں باتوں میں ہم ینبع روڈ پر آ گئے وہ ایسے کہ جدہ یا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک تو وہ راستہ ہے جو اب طریق الہجرہ کہلاتا ہے۔ اسی راستے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (یثرب) مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ اس دور میں یہ راستہ زیادہ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ دوسرا راستہ ساحل کے ساتھ ساتھ ہے جو جدہ سے براستہ رابغ ینبوع کی طرف جاتا ہے۔ بدر کے مقام سے ایک سڑک مدینہ منورہ کی طرف نکلتی ہے۔ یہ مدینہ منورہ جانے کا قدیم راستہ تھا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ اس دور کی کوسٹل ہائی وے تھی جس پر تجارتی قافلے سفر کیا کرتے تھے۔

بحیرہ احمر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے یہ قافلے شمال کی طرف جایا کرتے تھے۔ آخر میں بحیرہ احمر کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ دائیں طرف کی شاخ خلیج اُردن

Marfat.com

کہلاتی ہے جس کا آخری سرا 'ایلہ' اور 'عقبہ'' کی بندرگاہوں تک پہنچتا ہے۔ یہ قافلے خلیج اُردن کے ساتھ سفر کرتے ہوئے بحیرہ روم کی کسی بندرگاہ تک جایا کرتے تھے جہاں یہ اپنا سامان فروخت کرتے جو آگے یورپ اور شمالی افریقہ کے ممالک میں بھیجا جاتا تھا۔ اس دور میں موجودہ اردن' فلسطین اور شام کا پورا علاقہ' شام ہی کہلاتا تھا جو براہِ راست قیصر روم کے زیر تسلط تھا۔ بائیں شاخ خلیج سویز کہلاتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان کا علاقہ جزیرہ نما سینا کہلاتا ہے۔ یہیں پر کوہِ طور واقع ہے۔

میقات جحفہ

اس سفر میں بھائی محمد عباس اویسی اور ان کے محترم والد گرامی' مولانا لیاقت علی نیازی ہمراہ تھے۔ جدہ سے نکل کر ہم شارع مدینہ منورہ پر آ گئے۔ یہ چھ (6) لین موٹر وے ہے۔ پہلے ائرپورٹ کا حج ٹرمینل آیا۔ اس کے بعد عسفان کا ایگزٹ آیا۔ یہاں سے ایک روڈ عسفان کی طرف جا رہی تھی۔

آگے ذہبان اور ثول کے قصبے تھے۔ وادی قضیمہ کے پاس پہنچ کر روڈ دو حصوں میں تقسیم ہو رہا تھا۔ ایک حصہ طریق الہجرہ سے مل رہا تھا اور دوسرا سیدھا ساحل کے ساتھ ساتھ ینبوع کی طرف جا رہا تھا۔ اب ہم یہاں طریق الہجرہ کی جانے کے کوسٹل ہائی وے کی طرف ہو لئے۔ ہم ایک وسیع چٹیل میدان میں سفر کر رہے تھے۔ ہمارے بائیں جانب بحیرہ احمر تھا اور دائیں جانب پہاڑیوں کی طویل قطار تھی۔ جزیرہ نما عرب کا یہ حصہ تہامہ کہلاتا ہے۔ 130 کلومیٹر کے فاصلے پر جحفہ کا میقات آیا۔ شمالی جانب سے مکہ مکرمہ آنے کے یہ دو راستے ہیں۔ جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے براستہ مدینہ منورہ آ رہے ہوں' ان کے لئے میقات ذوالحلیفہ ہے جو مدینہ طیبہ سے نکلتے ہی آ جاتا ہے۔ دوسری طرف جو لوگ اُردن' شام اور مصر سے براستہ کوسٹل ہائی وے آ رہے ہوں' ان کا میقات جحفہ ہے۔ قدیم دور میں عمالقہ کے حملوں سے تنگ آ کر قوم عاد کے کچھ افراد

Marfat.com

یہاں آباد ہوئے تھے۔

یہاں قریب ہی رابغ کا شہر تھا۔ جس کی لائٹیں نظر آ رہی تھیں 2005ء میں شاہ عبداللہ نے یہاں دُنیا کی سب سے بڑی بندرگاہ اور اکنامک سٹی بنانے کا اعلان کیا تھا۔

رابغ پہنچے تو ایک سڑک کے کنارے کھڑے پاکستانی ٹرالے والے سے محمد عباس اویسی نے مدینہ منورہ جانے کے لیے راستہ پوچھا تو اس نے بتایا گیا کہ آگے جانا پڑے گا' ہم نے وئپ مائپ (انٹرنیٹ) سے مدد لی مگر اس مستورہ' ابواء کے ارشارے مل رہے تھے۔

ابوا اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

رابغ سے آگے بڑھے تو ابواء کا (خروج) ایگزٹ آیا۔ یہ جدہ سے 190 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ آپ (یثرب) مدینہ منورہ میں واقع اپنے میکے تشریف لے گئی تھیں۔ آپ کے ساتھ حضور ﷺ بھی تھے جن کی عمر اس وقت تقریباً چھ سال تھی۔ واپسی پر آپ بیمار ہو گئیں اور ابواء کے مقام پر آپ وفات پا گئیں۔ یہیں پر آپ کو دفن کیا گیا۔

عباس بھائی نے گاڑی ابواء کی طرف موڑ لی۔ یہ ایک چھوٹا قصبہ ہے تھا اور کوسٹل ہائی وے سے 22 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہم نے سمجھا شاید ہائی وے روڈ ہے جو مدینہ منورہ جاتا ہے لیکن تھوڑا آگے جا کر سنگل روڈ اونچی نیچی پہاڑیوں سے گزرنے لگی۔ تو ہم نے گاڑی روکی بہت سارے احباب سے سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے بارے میں معلوم کر رکھا ہے مگر زائرین یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ اَب وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں کیونکہ مطوعوں نے عین قبر کے قریب پولیس چوکی بنائی ہے

Marfat.com

اور یہاں آنے والوں سے بڑی سختی سے پیش آتے ہیں اور ان کا اقامہ وغیرہ ضبط کر لیتے ہیں۔ (چونکہ فقیر کے علاوہ تین حضرات اقامہ والے ہیں) اسی لئے ہم نے یہی طے کیا کہ واپس ہولیا جائے ویسے رات کافی بیت چکی تھی دن تو پھر بھی دن ہوتا ہے۔

متبرک مقامات؟؟؟

ان نجدیوں وہابیوں نے اپنی طرف سے یہ گھڑ لیا ہے کہ ایسے متبرک مقامات پر جو بھی آتا ہے وہ مشرکانہ افعال کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں مگر وہ ہر آنے والے کو خوب تنگ کرتے ہیں انہیں کون سمجھائے کہ یہاں اہل ایمان شرک و بدعت کے لئے نہیں بلکہ محبت و عقیدت کے لیے آتے ہیں۔

مگر یہ کم بخت تو چند روایات کو بنیاد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کافر اور معاذ اللہ ابدی جہنمی قرار دیتے ہیں جبکہ امت کے جمہور علماء کا قطعی فیصلہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے اس پر میرے حضور قبلہ والد گرامی فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے ضخیم کتابیں ''ابوین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والدین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھی ہیں جن میں دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے کہ وہ دین ابراہیمی پر قائم تھے۔

اور انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ زندہ فرمایا کر کلمہ پڑھایا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوئیں اور کلمہ پڑھایا

خاتمۃ المفسرین حضرت علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

امام قرطبی نے اپنی کتاب ''تذکرہ'' میں تحریر فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ''حجۃ الوداع'' میں ہم لوگوں کو ساتھ لے کر چلے اور ''حجون'' کی گھاٹی پر گزرے تو رنج و غم میں ڈوبے ہوئے رونے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی سے اتر پڑے اور کچھ دیر کے بعد میرے

Marfat.com

پاس واپس تشریف لائے تو خوشی خوشی مسکراتے ہوئے تشریف لائے۔ میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' کیا بات ہے؟ کہ آپ رنج وغم میں ڈوبے ہوئے اونٹنی سے اترے اور واپس لوٹے تو شاداں و فرحاں مسکراتے ہوئے تشریف فرما ہوئے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی زیارت کے لئے گیا تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ ان کو زندہ فرما دے تو خداوند تعالیٰ نے ان کو زندہ فرما دیا اور وہ ایمان لائیں۔ (فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان' سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ 119:' ج1)

ابواء شریف کی کوبری پر آئے تو ایک عربی کو روک کر مدینہ منورہ جانے کا پوچھا اس نے بتایا کہ آپ لوگ ینبع روڈ چلتے جائیں آگے لوہے کے ایک بڑے بورڈ پر مدینہ منورہ لکھا ہوا آئے تو مڑ جائیں ڈبل روڈ ہے۔ ہم بورڈ پر نظر رکھے سفر کرتے رہے آخر ایک نیلے رنگ کے بورڈ پر المدینۃ المنورہ' البدر لکھا نظر آیا تو ہم نے گاڑی اُسی طرف موڑ لی۔

ابواء سے نکل کر ہم دوبارہ کوسٹل ہائی وے پر آئے تو النصائف اور الرائس کے قصبوں سے گزرتے ہوئے ہم وادی صفراء میں داخل ہوئے۔ یہ وادی اسم بامسمیٰ تھی یعنی زرد رنگ کی تھی۔ یہ وادی بہت وسیع تھی اور میدان بدر سے متصلاً واقع تھی۔ یہاں سے کوسٹل ہائی وے ینبع اور ضباء سے ہوتی ہوئی اُردن کی طرف جا رہی تھی اور ایک روڈ مدینہ منورہ کی طرف نکل رہی تھی۔ جدہ اب 265 کلومیٹر پیچھے رہ گیا تھا۔ یہ فاصلہ ہم نے تقریباً تین گھنٹے میں طے کیا تھا۔

اس مقام سے مدینہ منورہ جانے والی پرانی روڈ سنگل بھی تھی جو پہاڑوں میں بل کھاتی ہوئی مدینہ منورہ کی طرف جاتی ہے۔ لیکن ہم اب جو نئی روڈ بنی ہے جو کہ تھری لین موٹر وے ہے۔ جو نہایت شاندار کولتار کی روڈ ہے۔ یہ روڈ بھی پہاڑوں کے بیچ

Marfat.com

میں سے گزر رہی تھی لیکن اس کے موڑ ایسے بنائے گئے تھے کہ 150 کی رفتار پر بھی اگر موڑ کاٹا جائے تو گاڑی کے الٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ جیسے ہی ہم پہاڑوں میں داخل ہوئے' بدر کا ایگزٹ آ گیا۔ اس کا فاصلہ جدہ سے 300 کلومیٹر اور مدینہ منورہ سے 156 کلومیٹر تھا۔

بدر کا نظارہ

بدر کے ایگزٹ سے بدر شہر کا فاصلہ محض 5 کلومیٹر تھا۔ راستے میں ایک نہایت ہی خوبصورت پہاڑی نظر آئی۔ یہ سیاہ رنگ کی چٹان پر مبنی پہاڑی تھی لیکن یہ چوٹی تک ریت سے ڈھکی ہوئی تھی۔ رات تھی مگر لائیٹیں اتنا تھیں کہ دن محسوس ہو رہا تھا۔

بدر ایک چھوٹا سا صاف ستھرا اور خوبصورت شہر ہے۔ عہد رسالت میں یہاں کوئی آبادی نہ تھی لیکن اب یہ ایک اچھا خاصہ شہر بن گیا ہے۔

سفر کرتے ہم میدان بدر شریف آن پہنچے تیر کے نشان سے راستہ بتایا جا رہا تھا مقام شہداء بدر آخر ہم ایک احاطہ کے قریب رکے جہاں شہداء بدر محو استراحت ہیں۔ رات کے وقت شرطے و مطوعے کہیں سے نظر نہیں آ رہے تھے ہم احاطہ کی غربی جانب آ گئے آبادی میں مسجد ہے رات کا وقت ہے وہ بند تھی دروازہ کے تھڑے پہ بیٹھ گئے ختم شریف درود تاج شریف و دیگر کلمات پڑھ کر اصحاب بدر کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا اور ان کے وسیلے سے خوب دعائیں گئیں عباس بھائی نے محطہ (پٹرول پمپ) کی شاپ سے دودھ اور سوڈھے کی بوتل لے لی تھی ہم نے دودھ سوڈھا بنا کر پیا سحری کر لی اور دیوار سے جھانک کر ہم نے اصحابِ بدر کی خدمت میں سلام عاجزانہ پیش کیا اور نظر کرم کی التجاء کی رات کی خاموشی میں کیا لطف و کرم ہوا لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہ ہے البتہ غزوہ بدر کے بارے مختصر معلوماتی مضمون پیش ہے۔

جس مقام پر ہم کھڑے تھے اس احاطہ کے اندر' شہداء بدر کے مزارات ہیں۔

Marfat.com

جہاں سے ہم آئے وہاں ایک چوک سا بنا ہوا تھا۔ اس کے درمیان میں ایک بہت بڑا کتبہ نصب تھا جس پر شہداء بدر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ جو چودہ صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1) حضرت صفوان بن وہب
2) حضرت ذوالشمالین بن عبد عمرو
3) حضرت مہجع بن صالح
4) حضرت عاقل بن کبیر
5) عبیدہ بن حارث
6) حضرت سعد بن خثیمہ
7) حضرت مبشر بن عبدالمنذر
8) حضرت حارثہ بن سراقہ
9) حضرت رافع بن المعلا
10) حضرت عمیر بن الحمام
11) حضرت یزید بن حارث
12) حضرت معوذ بن حارث
13) حضرت عوف بن حارث
14) حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں 6 مہاجر اور 8 انصار تھے۔ انصاریوں میں سے 6 کا تعلق قبیلہ خزرج سے اور 2 کا تعلق اوس سے تھے۔ سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ عبیدہ بن حارث قریشی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے دار تھے۔ آپ جنگ بدر کے پہلے شہید تھے جو انفرادی مقابلوں میں شہید

Marfat.com

ہوئے۔ ہمارے سامنے وہ منظر گردش کرنے لگا جب قریش کی طرف سے عتبہ شیبہ اور ولید میدان میں آئے۔ ان کے مقابلے پر سیدنا حضرت سیدنا امیر حمزہ، حضرت سیدنا مولا علی اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم نکلے۔ عتبہ اور ولید بالترتیب سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے البتہ شیبہ نے سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا۔ اس کے بعد اس نے سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مقابلہ کیا اور مارا گیا۔

ان شہداء بدر میں سے تیرہ حضرات تو میدان بدر ہی میں مدفون ہوئے مگر حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چونکہ بدر سے واپسی پر منزل صفراء میں وفات پائی اس لئے ان کی قبر شریف منزل صفراء میں ہے۔ (زرقانی ج 1 ص 445)

مقام جنگ

اب شہدا کی قبریں ہیں، عین اس جگہ معرکہ ہوا تھا۔

مسلمانوں کا لشکر اس سے ہٹ کر اس جگہ تھا جہاں اب مسجد عریش ہے اور مشرکین کا لشکر اس مقام پر تھا جہاں اب کھجور کا فارم ہاؤس ہے۔ اسی مقام پر ایک کنواں اور حوض بھی تھا جس کو مسلمانوں نے جنگی حکمت عملی کے تحت اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ ہم اب دائیں جانب موڑ کاٹ کر مسجد عریش کے قریب آ گئے۔ یہ ایک بہت بڑی مسجد تھی۔ عربی میں عریش، چھپر کو کہتے ہیں۔ اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھپر بنایا گیا تھا جہاں بیٹھ کر آپ نے ساری رات عبادت فرمائی تھی اور پھر دن کے وقت جنگی ہدایات جاری کی تھیں۔ چھپر کا یہ مقام مسجد کے اندر کہیں ہوگا۔

جنگ کے واقعات کچھ اس طرح سے تھے کہ قریش کا ایک قافلہ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی قیادت میں شام سے براستہ کوسٹل ہائی وے آ رہا تھا۔ اہل مکہ اکثر مدینہ پر تاخت کر کے لوٹ مار کرتے رہتے تھے۔ اس لئے جوابی کاروائی یہ کی گئی کہ ان کے

Marfat.com

قافلے پر حملہ کیا گیا۔ اس قافلے میں مکہ کے تمام تاجروں کا سرمایہ لگا ہوا تھا۔ انہوں نے قافلہ بچانے کے لئے 1000 کا لشکر تیار کر کے بھیج دیا۔ قافلہ تو ساحل کے ساتھ ہو کر نکل گیا لیکن اس لشکر نے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا عزم کیا اور پیش قدمی جاری رکھی۔ رسول اللہ ﷺ محض 313 جانثاروں کے ساتھ ۱۷ ر رمضان المبارک ۲ھ بمطابق ۶۲۳ء تشریف لائے۔ مدینہ سے آنے والا راستہ اس وقت بھی بدر کے مقام پر ساحلی شاہراہ سے ملتا تھا۔ اسی مقام پر جنگ ہوئی۔

لشکر اسلام بامقابلہ کفار

اسلام اور کفر کے لشکروں میں ایک اور تین کا تناسب تھا۔ اس کے باوجود اس جنگ میں محض 14 صحابہ شہید ہوئے جبکہ 70 کفار قتل ہوئے اور 70 قیدی بنائے گئے۔ قتل ہونے والوں میں تمام سرکش لیڈر شامل تھے۔ باقی لوگ بھاگ نکلے۔ قرآن مجید میں سورۃ آل عمران آیات نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۷ اور سورۃ انفال آیت نمبر ۴۴ میں اس جنگ کا بیان فرمایا گیا ہے۔

جنگ بدر کا نقشہ حضور جانتے ہیں

جنگ بدر کے دن حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ میدان جنگ کا معائنہ فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے زمین پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے' یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے' یہ فلاں کا مقتل ہے' اور یہ فلاں کی جائے کشتن ہے' اور ایک ایک مارے جانے والے کا نام اور اس کے مقتل کا نشان بتایا اور ان میں سے کوئی ایک بھی حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ کے برخلاف نہ مارا گیا چنانچہ اس جگہ سے ایک بالشت بھی تفاوت و تجاوز نہ ہوا۔ (مدارج النبوۃ' اردو ترجمہ' جلد: ۲' ص: ۱۴۴ اور ۱۴۷)

Marfat.com

مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ غیب بتانے والے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانہ غیب سے علم غیب عطا فرمایا تھا اور آپ یہ جانتے تھے کہ کون، کب، کس طرح اور کہاں مرے گا۔

مدینہ منورہ کو چلیے

بدر شہر سے نکل کر ہم پھر جدید موٹر وے پر آئے۔ یہ ایک پہاڑی موٹر وے تھی اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے موڑ (Curves) اتنے شاندار طریقے سے بنائے گئے تھے کہ 150 کی رفتار سے بھی موڑ کاٹتے ہوئے ذرا بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ بدر کے بعد الحسیدیہ، الخیف، الخرما اور الحمراء کے ایگزٹ آئے۔ یہ چھوٹے چھوٹے قصبے ہوں گے۔ ایک مقام پر پرانی سنگل روڈ بھی ہمیں اپنے ساتھ ساتھ دوڑتی نظر آئی۔ وادی الجی، المسیجد، الفریش کے قصبوں سے گزرتے ہوئے ہم سڑک کے کنارہ چھپر نما مسجد میں نمازِ فجر ادا کی بیئر روحا جانے کا ارادہ تھا مگر راستہ معلوم نہ ہونے وجہ سے ہم ایک گھنٹے میں بدر شریف سے مدینہ منورہ آن پہنچے۔ حرم نبوی کی حدود سے قبل ہی یہ روڈ طریق الہجرہ پر جا ملی اور اس کے بعد جبل عیر کے پاس سے گزر کر ہم شہر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو سفر کی ساری تھکاوٹ اتر گئی بے قراروں کو قرار آ گیا شارع سلام اپنے ہوٹل میں آ کر سو گئے۔

☆......۱۸ صفر المظفر ......۱۸ نومبر جمعۃ المبارک

ایک بجے بیدار ہو کر غسل کیا جمعہ کی تیاری کی احباب جمع ہوئے قاری محمد صدیق صاحب جمعہ نے پہلی اذان دی سنتیں ادا کر کے دوسری اذان دی گئی فقیر نے خطبہ پڑھا اور جماعت کرائی بعد سنن و نوافل کے قاری محمد صدیق صاحب نے وجد آفریں انداز میں سلام رضا پیش کیا فقیر نے دُعا میں عرض کیا یا الٰہ العالمین آج ہمیں اپنے محبوب کریم روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر میں جمعہ سعادت کے بعد سلام عرض

Marfat.com

کرنے کی توفیق بخشی اسی طرح دُنیا بھر میں آج جہاں جہاں تیرے پیارے محبوب کریم ﷺ کی اُمتیوں نے درودوسلام کا نذرانہ پیش سب کو بارگاہِ حبیب کریم ﷺ کی حاضری سے بہرہ مند فرمایا بالخصوص جامع مسجد سیرانی بہاولپور میں آج جن احباب نے بعد جمعہ سلام پڑھا انہیں بہت جلد حرمین شریفین کی حاضری سے سعادت مند فرما سب حضرات نے فقیر کے دُعائیہ کلمات پر امین کہا۔ بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

عباس بھائی نے گاڑی نکالی ہم جنت البقیع شریف شرقی جانب سے روضہ اقدس کو دیکھتے ہوئے سلام عرض کرتے اہل جنت بقیع شریف کو سلام پیش کرتے ہوئے مسجد قباء شریف حاضر ہو کر نوافل عمرہ ادا کیے وہاں سے حضور امیر طیبہ کی بارگاہ میں جبل کے دامن میں جا پہنچے انہیں سلام کیا کچھ کلمات حسنات پڑھ کر انہیں نذرانہ پیش کیا نماز عصر وہیں مسجد شہداء احد میں ادا کر کے حرم نبوی شریف حاضر ہوئے ابھی باب الحجرہ کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اذان مغرب ہوئی قاری محمد صدیق صاحب نے صحن میں لگے پانی کے کولروں سے ایک کاسہ (گلاس) پانی دیا فقیر نے روزہ افطار کیا اور نماز مغرب اندر ادا کی حضرت سید محمد حسن شاہ ملے آج محترم خان محمد و محمد سہیل پسران ماسٹر ریاض احمد (مرحوم) بہاولپوری نے اپنے گھر دعوت کا اہتمام کیا وہ گاڑی لائے ہم شارع سلام کی ایک محلّہ میں پہنچے رہائشی مکان ہمارے ملک جیسے تھے گلیوں میں گٹروں سے پانی اُبل رہا تھا شاہ صاحب نے فرمایا چونکہ اس محلّہ میں پاکستانی آبادی زیادہ ہے انتظام بھی پاکستان جیسا ہے کھانا کھایا اس دوران خیروخیریت کا احوال ہوتا رہا پھر ہم نے صاحب خانہ سے اجازت لی اور حرم شریف آ گئے نمازِ عشاء پڑھی صبح دو بجے محمد کاشف بھائی لنگر لائے سحری کر کے کمرے آ گئے بدر شریف حاضری کا احوال لکھتے لکھتے صبح ۷ بجے گئے۔ نماز فجر کمرے میں ہی ادا کر لی۔

Marfat.com

☆ ......۱۹رصفر المظفر ......۱۹رنومبر ہفتہ

سو گیا ۳۰۔ا بیدار ہوا نماز پڑھکر قباء شریف حاضر ہوئے نوافل ادا کر کے حضور سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سلام وکلمات پیش کر کے حرم نبوی شریف حاضر ہو گیا باب مکہ کے اندر نماز عصر ادا کی جبکہ باب الہجرہ میں افطاری اور آج کے وظائف پڑھے۔عشاء سے قبل محمد سیف الحق لنگر لایا کھا کر فندق آ گئے۔تقریباً رات ساڑھے دس بجے حرم شریف چلے گئے وہاں سردار ڈاکٹر عبدالوحید (جدہ) ملے ان سے دیر تک حال احوال کیا مسجد نبوی شریف کے اندر حاضر ہوا ریاض الجنۃ شریف میں نمازِ عشاء پڑھی اور بارگاہ ناز میں مواجہ اقدس حاضری کا شرف پا کر واپس آیا تو قدیم حصہ حرم (ترکی) میں ہمارے علاقہ کے عظیم روحانی پیشواء حضرت خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ (چوک اعظم لیہ) کے شہزادگان حضرت خواجہ محمد حسن مدظلہ، اپنے قافلہ سمیت ملے، بہت خوشی ہوئی ان سے حال واحوال اور دعاؤں کی التجاء کر کے سحری کی اور ہوٹل آ گیا۔

آج والدہ ماجدہ مرحومہ بہت یاد آئیں

میری حقیقی والدہ ماجدہ (وصال ۳ صفر المظفر) یوں ان کی یادیں رہتی ہیں فقیر روزانہ والدین کریمین کے لیے ایصال ثواب کرتا ہے اور نوافل بھی ... مگر آج مدینہ منورہ میں ان کی یاد کچھ اس انداز سے آئی کہ آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے انہیں یاد کر کے خوب رویا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور سیدہ کائنات خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا قرب نصیب ہو۔

☆ ......۲۰رصفر المظفر ......۲۰رنومبر اتوار

۲ر بجے اُٹھ کر اپنے روم میں نماز ظہر پڑھی کچھ لکھنے پڑھنے کے بعد حرم شریف حاضر ہوا نماز عصر اصحاب صفہ کے چبوترہ کے قریب ادا کی اور آج کے وظائف قدمین شریف اور باب جبریل میں پڑھنے کی سعادت ملی۔افطار اور نماز مغرب باب الہجرہ

Marfat.com

کے اندر ادا کی۔ محمد سیف الحق کھانا لایا تھوڑا سا کھا کر عوالی محمد فرحان قادری کے بیٹے محمد حمزہ نے ناظرہ قرآن پاک کی تکمیل کی ہے اس کی خواہش ہے کہ تکمیل قرآن کی تقریب فقیر کی حاضری ہو قاری محمد سعید جنت البقیع شریف جنوبی طرف گاڑی لائے ہم ان کے گھر حاضر ہوئے تلاوت نعت اور قصیدہ بردہ شریف کے بعد فقیر نے ادبوالادکم کے حوالہ سے ایک حدیث شریف مع مختصر شرح عرض کی صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے دُعا فرمائی۔ پرتکلف وسیع لنگر کا اہتمام تھا۔ فراغت کے بعد ہم نے صاحب خانہ سے اجازت لیکر حضور سیدنا امیر طیبہ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے روانہ ہوئے ہم مسجد اجابہ شریف پہنچے تو سپیڈ بریکر پر گاڑی اچانک بند ہوگی ہم نیچے اترے تو قاری محمد سعید نے بتایا کہ اسٹارٹنگ کا مسئلہ ہے ہم نے موقعہ غنیمت جانا کہ مسجد اجابہ کے دروازہ پر کپڑا بچھا کر نوافل پڑھے اور رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول دُعاؤں کا وسیلہ پیش کر کے دُعائیں کیں۔

مسجد اجابہ شریف

یہ مسجد نبوی شریف سے 385 میٹر دور شمال (مغرب) مستشفیٰ (ہسپتال) الانصار کے قریب میں واقع ہے یہ وہ تاریخی مسجد ہے جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مشہور دُعائیں مانگیں تھی جو یہ تھیں:

اے اللہ میری اُمت کو بھوک سے ہلاک نہ کرنا' میری اُمت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرنا اور میری اُمت میں اختلاف برپا نہ کرنا۔ حدیث کی روایت کے مطابق پہلی دو دُعائیں قبول کرلی گئی تھیں' تبھی اس مسجد کا نام مسجد اجابہ رکھا گیا۔

نوافل ودُعا کے بعد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار پر انوار میں حاضر ہوئے۔

☆......۲۱ رصفر المظفر ......۲۱ رنومبر

محترم مدثر سعید ہمارے بہاولپور کے نوجوان ہیں بہت با اخلاق ملنسار مدینہ

Marfat.com

منورہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ہی بہترین کاروبار دیا ہے اپنا شرکہ ہے سوق الخضراء میں بہت وسیع تلاجہ ہے اور گذشتہ سال (۱۴۳۷ھ) تقریباً دس ہزار حجاج کے کھانے کا ذمہ لیا تو بہت اچھے انتظام پر ہمارے وفاقی وزیر حج نے انہیں ان کی حسن کارکردگی پر تمغہ بھی دیا فقیر جب مدینہ منورہ حاضر ہوتا ہے تو ملنے آجاتے ہیں کل بھی آئے تھے تو کہا ایک ٹائم کا کھانا آپ ہمارے ساتھ کھائیں فقیر نے آج کا عرض کیا تھا تو گاڑی لائے اپنے مطعم میں لے گئے وہاں کوئلے پر مچھلی تیار کرائی ماشاء اللہ مدینہ طیبہ کی برکت سے بہت لذیذ تھی کھانے کے دوران بہت معلوماتی گفتگو ہوتی رہی فراغت کے فقیر اپنے فندق پہنچایا وہاں احباب منتظر تھے ان سے حال واحوال کے بعد حرم شریف جا کر نماز عشاء ادا کی مواجہہ اقدس پر سلام کے لیے حاضر ہوا سچ یہ ہے کہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جتنی بار بھی حاضری دی جائے ہر بار ایک نیا ذوق میسر ہوتا ہے مگر ادب شرط ہے ورنہ وہاں مطوعے بھی تو کھڑے ہیں جن کی شرک وبدعت گردانیں سن کر بندہ یقین کرتا ہے کہ......

"جسے چاہیں وہ نواز دیں"

آج سحری کے وقت بہاولپور کے احباب کو جشن میلاد پاک عقیدت واحترام سے منانے کا فرداً فرداً میسج کیا کافی سارے احباب نے واپسی جواب میں دعاؤں اور حاضری کی التجاء کی فقیر نام بنام سلام والتجاء عرض کرتا رہا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمدللہ مدینہ منورہ میں ہوں یہاں کا موسم خوب سہانا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی خوشبودار ہوائیں روضہ اقدس کا طواف کر کے دنیا کے مختلف ممالک کو روانہ ہو جاتی ہیں۔ ربیع الاول شریف کی آمد ہے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ وجلوس کو کامیاب بنانے کے لیے خوب محنت کریں ۱۲ ربیع اول شریف کو جامعہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد سیرانی بہاولپور کے جلسہ کی دعوت عام کریں جلوس اپنے

Marfat.com

مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا میلاد چوک پر اختتام پذیر ہوگا مرکزی عیدگاہ میں عظیم الشان جلسہ ہوگا دعا گو ہوں کہ ہم سب کا مدینہ مقام ہو۔

مدینے کا بھکاری

محمد فیاض احمد اویسی

مدینہ منورہ شب بدھ صبح وقت سحر ۳۵-۴ بجے

حضرت سید حسن شاہ صاحب نے ایک سوال دریافت کیا۔

سوال ◀ حطیم کعبہ میں کس نبی کی مزار شریف ہے۔

جواب ◀ بعض روایات کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر حجر میں ہے، چنانچہ امام ابواحمد الحاکم کی کتاب الکنی 1/239 میں ہے ان قبر اسماعیل فی حجر۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر حجر میں ہے۔ آج جسے حجر یا حطیم کہا جاتا ہے وہ اصل میں خانۂ کعبہ کا ایک حصہ ہے۔

ریاض الجنتہ

الحمد للہ رب العالمین وبکرم سید الانبیاء والمرسلین ﷺ گذشتہ کئی راتوں سے فقیر کو نمازِ عشاء نوافل و درود وسلام ریاض الجنہ شریف کے مختلف ستونوں پر ادا کرنے کی سعادت میسر ہورہی ہے۔ دراصل رات ۱۱-۱۲ بجے بعد رش کم ہوتا ہے، ریاض الجنہ کے اکثر حصے خالی ہوتے ہیں تو چند ستونوں کا تعارف عرض کئے دیتا ہوں۔

منبر شریف اور جانبِ مشرق روضۂ پاک کی جالی کے درمیان کا حصہ حدیث نبوی شریف کے مطابق ریاض الجنتہ کہلاتا ہے اس جگہ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔ ۲۲ میٹر لمبی اور ۱۷ میٹر چوڑی جنت کی یہ کیاری سفید اور مرصع ستونوں کے ذریعہ نمایاں کی گئی ہے۔ اس میں خاص فضیلت رکھنے والے مندرجہ ذیل چند ستون ہیں۔

Marfat.com

استوانہ حنانہ

محرابِ نبوی ﷺ کے پہلو میں ہے اور کھجور کے اس تنے کی یاد دلایا ہے جس پر نبی کریم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ شروع میں کھجور کے ایک درخت یعنی تنے سے جو ستون کی طرح آپ کے مصلیٰ کے قریب گڑا ہوا تھا خطبہ دیا کرتے تھے اور یہ بھی اس وقت یہاں قائم کیا گیا تھا جبکہ یہ محسوس کیا گیا کہ آپ ﷺ پر خطبہ کے دوران طویل قیام سے تکلیف محسوس فرماتے ہیں۔ ایک جمعہ کو رسول اللہ ﷺ اسی کھجور کے تنے پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی نے یہ دیکھ کر اپنے سے قریب بیٹھے ہوئے صحابہ کرام سے یہ کہا اگر حضور یہ پسند فرمائیں کہ کسی ایسی چیز پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمادیا کریں کہ جس پر راحت وسہولت ہو تو ایسی چیز کا انتظام کردوں۔ اس شخص کی یہ بات آقا کریم ﷺ تک پہنچ گئی تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ اس نے تین سیڑھیوں والا منبر بنایا جس پر حضور ﷺ کو راحت معلوم ہوئی۔ جب منبر ہو کر مسجد میں رکھا گیا اور حضور ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس ستون سے گریہ وبکاء کی آوازیں سنائی دیں اور اس طرح گڑگڑانے لگا جیسے کوئی اونٹنی کرب وبے چینی میں گڑگڑاتی ہو۔ آپ نے جب اس کی گریہ وبکاء کو سنا تو آپ اس کے قریب تشریف لائے اس پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور تسلی دی۔ اس کے بعد دیکھا گیا کہ وہ اپنی آواز اس طرح ضبط کر رہا ہے جیسے کوئی روتا ہوا بچہ اپنی آواز روکنے کی کوشش کرتا ہو۔ اس کے بعد یہ ستون منبر مبارک کے نیچے دفن کر دیا گیا۔

(مزید تفصیل کے لیے حضور فیض ملت محدث بہاولپور نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''استوانہ حنانہ'' کا مطالعہ کریں)

Marfat.com

استوانہ ابی لبابہ

صحابی رسول ﷺ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ایک غزوہ میں کچھ تساہل ہوا تھا تو اس جگہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا تھا اور دُعا و استغفار میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے صدقے آپ کو معاف فرمایا یہ ستون اسی کی یاد ہے۔

استوانہ عائشہ

اس مقام کی بزرگی کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے اگر اس کی فضیلت کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہاں جگہ پانے کے لئے قرعہ ڈالیں۔ اس کا علم امت کو چونکہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ ہوا اس لئے یہ ستون آپ کے نام سے موسوم ہے۔

استوانہ محرس

یہاں صحابہ کرام باری باری حضور ﷺ کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اسی کو ستونِ علی رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں۔

ستونِ سریر

اس جگہ نبی پاک ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

ستونِ وفود

Marfat.com

اس جگہ نبی پاک ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

مسجد میں بعض ستون ایسے نظر آتے ہیں کہ جن کا نچلا حصہ سنہری نہیں۔ یہ ستون مسجد نبوی کی ابتدائی وسعت کی یاد دلاتے ہیں۔

بابِ جبریل کے جانب جالیوں کے اندرونی حصے میں دو ستون اور ہیں۔ استوانہ جبریل جہاں نبی پاک ﷺ پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔

ستونِ تہجد

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے متصل ہے۔ جہاں حضور ﷺ تہجد کی نماز ادا فرماتے تھے۔ بابِ جبریل کے پاس تہجد کا چبوترہ اسی استوانہ تہجد کی سیدھ میں جالی کے باہر بنایا گیا ہے۔ اسی چبوترہ کے سامنے دو تین صفوں کے فاصلے پر اصحابِ صفہ کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یہاں تین چار سو ایسے اصحاب کرام مختلف اوقات میں تشریف رکھتے تھے جنہوں نے اپنے آپ کو علمِ دین سیکھنے اور اس کی اشاعت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر غفاری اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم وغیرہ کی یہ جگہ مرجع خاص وعام ہے۔ جب قرآن نے یہ اعلان کیا کہ" خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگدست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی کسب معاش کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتے اور دین کے کاموں کی وجہ سے ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں بچتا کہ اپنے لئے بھی کچھ کریں" تو کھجوروں کے باغات کے بالمقابل صحابہ کرام ان حضرات کے لئے کھجوروں کے خوشے اسی چبوترے کے قریب دو ستونوں پر لٹکا دیا کرتے تھے۔ امتیازی نقش کے دو ستون اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

☆...... ۲۲ رصفر المظفر بدھ

نمازِ فجر کے بعد سو گیا۔ حسب معمول اُٹھ کر غسل کیا نماز ظہر حرم شریف ادا ۴ بجے کھجور منڈی سے (عزیزم محمد انور) سے کھجور خرید کر واپس مسجد غمامہ شریف کے

Marfat.com

قریب پہنچا تو ہوتہ پاک پتن شریف سے آئے ہوئے ہمارے پیر بھائیوں کا قافلہ ملا انہیں کھڑے کھڑے مدینہ پاک کے حوالے معلومات عرض کیں اور نمازِ عصر مسجد نبوی شریف آ کر ادا کی۔

مسجد غمامہ۔۔۔پس منظر

روایات میں آتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی پہلی عید الفطر یکم شوال سن 2 ہجری مدینہ منورہ میں منائی۔ نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے نماز عید کی امامت فرمائی اس کے فوراً بعد ایک نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ عید گاہ کا یہ مقام آج بھی مدینہ منورہ میں موجود ہے جو مسجد غمامہ کے نام سے معروف ہے۔ یہی وہ مسجد غمامہ سے جہاں آقا کریم رؤف و رحیم ﷺ اکثر نماز استقاء صحابہ کرام کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں۔ مدینہ منورہ کے گردونواح میں کھجوروں کے بہت سے باغات ہیں۔ کھجوروں کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں عنبری، عجوہ، شلبی، صفاوی، برنی، حلوہ اور ربیعہ بہت مشہور ہیں۔ عجوہ اور برنی مدینہ منورہ کی بہت قدیم کھجوریں ہیں۔ مدینہ منورہ میں زائرین سب سے زیادہ کھجوریں خریدتے ہیں۔

مدینہ منورہ کی سبزی منڈی

افطاری و نمازِ مغرب باب الہجرہ میں کر کے قیام گاہ آئے کھانا کھایا۔ محترم عبدالعزیز سعیدی مولانا محمد یوسف سعیدی گاڑی لائے مدینہ منورہ کا بازار (سوق الخضریٰ) سبزی منڈی جانا ہوا اگرچہ قبل ازیں بھی دو تین بار جانا ہوا مگر اس بار بالتفصیل سبزی منڈی کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔

مدینہ منورہ اب جدید طرز کا عالمی شہر بن گیا ہے۔ یہاں کے شہری بہت ہی

Marfat.com

خوشحال اور آسودہ ہیں اس شہر میں بھی جدید انداز کے بازار ہیں۔ مدینہ منورہ کی (سوق الخضریٰ) سبزی منڈی اہم تجارتی مرکز ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے یہاں دُنیا بھر کی مصنوعات اور ہر قسم کی جدید اشیاء کی وافر مقدار میں ہے۔ (بعض اشیاء کی مخصوص منڈیاں ماضی میں بھی ہوتی تھیں اب بھی ہیں)۔ سوق الخضریٰ میں پھل و فروٹ اور سبزی کی منڈی الگ ہے کھجوروں کے بازار ہیں گوشت، مچھلی، کپڑے تسبیح وغیرہ کے بازار ہیں۔ دُنیا کے ہر ملک کی چیزیں یہاں مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ فقیر نے محترم محمد اسحاق صاحب کی دوکان سے چھوٹی الائچی، کالی مرچ، بادام، انجیر خریدے۔ دریں اثناء ایک سفید ریش مصری (کیس رشاپر میں کچھ لنگر تقسیم کرتا ہوا آیا اُس نے محمد اسحاق، عبدالعزیز سعیدی صاحبان کو شاپر دیئے تو محمد اسحاق صاحب نے فقیر کا تعارف کرایا تو اُس نے ڈھیروں دُعاؤں کے ساتھ لنگر کا ایک بڑا شاپر فقیر کو دیا اسحاق صاحب نے بتایا کہ خوش عقیدہ صوفی سنی عاشق رسول ہے، گاہے گاہے اپنے گھر محفل کرتا ہے پھر یہ خاص لنگر انہیں دیتا ہے جو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گن گاتے ہیں، ہم نے شاپر سے لنگر تھوڑا سا چکھا تو ماشاء اللہ ایسا لذیذ کہ کیا بات ہے۔ فراغت کے بعد اپنے ہوٹل آ گئے۔ سامان رکھا اور حرم شریف روانہ ہوا۔

☆ ......۲۳ر صفر المظفر ......۲۳ر نومبر جمعرات

نمازِ فجر پڑھ کر سو گیا ۲ بجے تیاری کر کے حرم شریف آیا نماز ظہر پڑھی آج کے وظائف قدمین شریفین آغوات شریف کے حجرات کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنے کی سعادت ملی حضرت علامہ مولانا پیر محمد کرم اللہ الٰہی دلبر سائیں کے بڑے شہزادے حضرت علامہ رکن عالم ساجن سائیں ملے انہیں چند نصائح اور تدریس کی ترغیب عرض کی۔

نمازِ عصر باب جبریل کے باہر گنبد خضریٰ شریف کے سائے صحن میں ادا کی۔ افطاری اور نمازِ مغرب باب الہجرہ میں ادا کی۔

Marfat.com

استقبال ربیع الاول شریف ویوم رضا کی تقریب

رات ۹ بجے باب العوالی میں محترم رفاقت علی مولانا لیاقت علی نیازی نے استقبال ربیع الاول شریف کے حوالہ سے تقریب رکھی ہے محمد مدنی گاڑی لایا ہم وہاں حاضر ہوئے قاری محمد سعید نے تلاوت ونعت شریف پڑھی سب نے ملکر قصیدہ بردہ شریف پڑھا فقیر نے برکات اسم "محمد" ﷺ پر چند روایات عرض کیں حضرت حسن شاہ المدنی نے محافل میلاد کے حوالہ سے پیاری گفتگو فرمائی دُعا کے بعد ہم عرس اعلیٰ حضرت سیدی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کی تقریب کے لیے کاشانہ قطب مدینہ پر حاضر ہوئے تو وہاں ماشاء اللہ دنیا کے مختلف مما لک کے علماء کرام واہم شخصیات کی زیارت ہوئی لنگر نبویہ غوثیہ رضویہ نصیب ہوا محمد عرفان ومحمد نعمان قادری و دیگر احباب بڑی مستعدی سے لنگر تقسیم کر رہے تھے۔ لنگر سے فراغت کے بعد جانشین قطب مدینہ الشیخ دکتور علامہ محمد رضوان فضل الرحمٰن ضیاء الدین سلمہٗ الرحمٰن الیٰ یوم الدین سے ملاقات ہوئی صوفی محمد اقبال قادری نے فقیر کا تعارف میرے حضور سیدی والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی نسبت سے کرایا تو ڈاکٹر صاحب قبلہ کرسی سے کھڑے ہو گئے فقیر کو گلے لگایا ماتھا چوما بہت ہی شفقت فرمائی خیر وعافیت دریافت فرمائی فقیر نے دل ہی دل میں کہا اپنی وجہ سے میں کچھ نہیں ہوں ان کی نسبت سے بڑا ہوں۔ ان خدمت میں کتاب "منزل بہ منزل" اور قصیدہ بردہ شریف کے خواص' یک حدیث بروایت چہل حدیث اور فیض عالم کا شمارہ ہدیۃً پیش کیا۔

ان سے اجازت چاہی اور سید الشہداء امیر طیبہ رضی اللہ عنہٗ کی چوکھٹ پر حاضر ہوئے ہوئے سلام عرض کیا اور حرم شریف آ کر نمازِ عشاء پڑھی اور مواجہ اقدس پر اپنا مقدر چمکانے حاضر ہوا۔ سلام عاجزانہ کے بعد پھر حاضری کی التجاء عرض کی۔

Marfat.com

۲۵ صفر المظفر جمعۃ المبارک

صبح ۵ بجے مدینہ منورہ ائیر پورٹ پر سعودی ائیر لائن کی پرواز پر کراچی سے الحاج محمد احمد قادری کاروانِ اسلامی نے آنا ہے انہیں لینے چلے گئے۔ نمازِ فجر مطار (ائیر پورٹ) کی مسجد میں ادا کی تقریباً چھ بجے وہ باہر آئے انہیں لیکر شہر مدینہ طیبہ کا صبح کے وقت نظارہ کرتے قلب وجگر کو ٹھنڈا کرتے اپنی رہائش گاہ آن پہنچے ناشتہ کر کے سو گئے۔ جمعہ کے لیے بیدار ہوئے غسل کیا کپڑے بدلے احباب جمعہ کے جمع ہوئے نماز جمعہ کی امامت فقیر نے کرائی قاری محمد صدیق نے درود وسلام پڑھایا فقیر نے دعا کی کہ یا اللہ آج دنیا بھر جہاں جہاں اہل ایمان نے جمعہ ادا کیا اور بارگاہِ رسالت مآب میں سلام عرض کیا انہیں حرمین طیبین کی حاضری سے بہرمند فرما۔

بعد جمعہ حضور سید الشہداء امیر طیبہ کی بارگاہ میں حاضری ہوئی اور عصر سے قبل مسجد قباء شریف میں نوافل عمرہ ادا کیے۔ نماز عشاء حرم نبوی شریف میں آ گیارات گئے مواجہہ اقدس کے سامنے سلام پیش کیا اور حال دل تو لجپال کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تو خود جانتے ہیں۔

مطعم الجمیل پر آ کر محترم محمد کاشف سے ملاقات کی قیام گاہ میں واپس آ کر سامان پیک کیا اور تھوڑی دیر آرام کیا۔

☆......۲۶ر صفر المظفر ......۲۶ر نومبر ہفتہ

آہ صد آہ مدینے سے جدائی اس بار حاضری کا آج جدائی دن ہے۔

جدائی کی گھڑیاں

جب مدینہ منورہ سے جدائی کی گھڑیاں قریب آتی ہیں تو عشاق کا اضطراب بہت بڑھ جاتا ہے۔ دیوانے مدینہ طیبہ جدائی کے غم میں بے چین ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

مدینے شریف سے جدائی کا منظر لفظوں میں بیان کرنا بے حد مشکل ہے۔ امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ' نے کافی حد تک عشاق کا مدینہ منورہ سے جدائی نقشہ کھینچا ہے۔

آہ! اب وقت رخصت ہے آیا الوداع تاجدارِ مدینہ
کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! اے معطر مُعَنبر ہواؤ
صدمہ ہجر کیسے سہوں گا الوداع تاجدارِ مدینہ
لو سلام آخری اب ہمارا الوداع تاجدارِ مدینہ
کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں' نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مرا کل اثاثہ الوداع تاجدارِ مدینہ
آنکھ سے اب ہُوا خون جاری' روح پر بھی ہوا رنج طاری
جلد عطّار کو پھر بلانا الوداع تاجدارِ مدینہ

مدینے سے جدائی کا زخم

کیا خوب تھیں وہ چند گھڑیاں جو گذر گئیں جبکہ ہم حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر تھے جب وہ وقت یاد آتا ہے تو میرے دل کو چین نہیں آتا مدینہ کا جانا یاد آنا کتنا دردناک ہے۔

یہ کیفیت بھی صرف عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہے کہ پہلے تو مدینہ پاک کی جدائی موت کے کڑوے گھونٹ سے کم نہیں ہوتی لیکن ناچارگی سے وطن پہنچنے کے بعد اداسی چھا جاتی ہے جی چاہتا ہے کہ پر مل جائیں تو آنکھیں جھپکنے سے پہلے وارِدِ مدینہ پاک ہو جائیں۔

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

Marfat.com

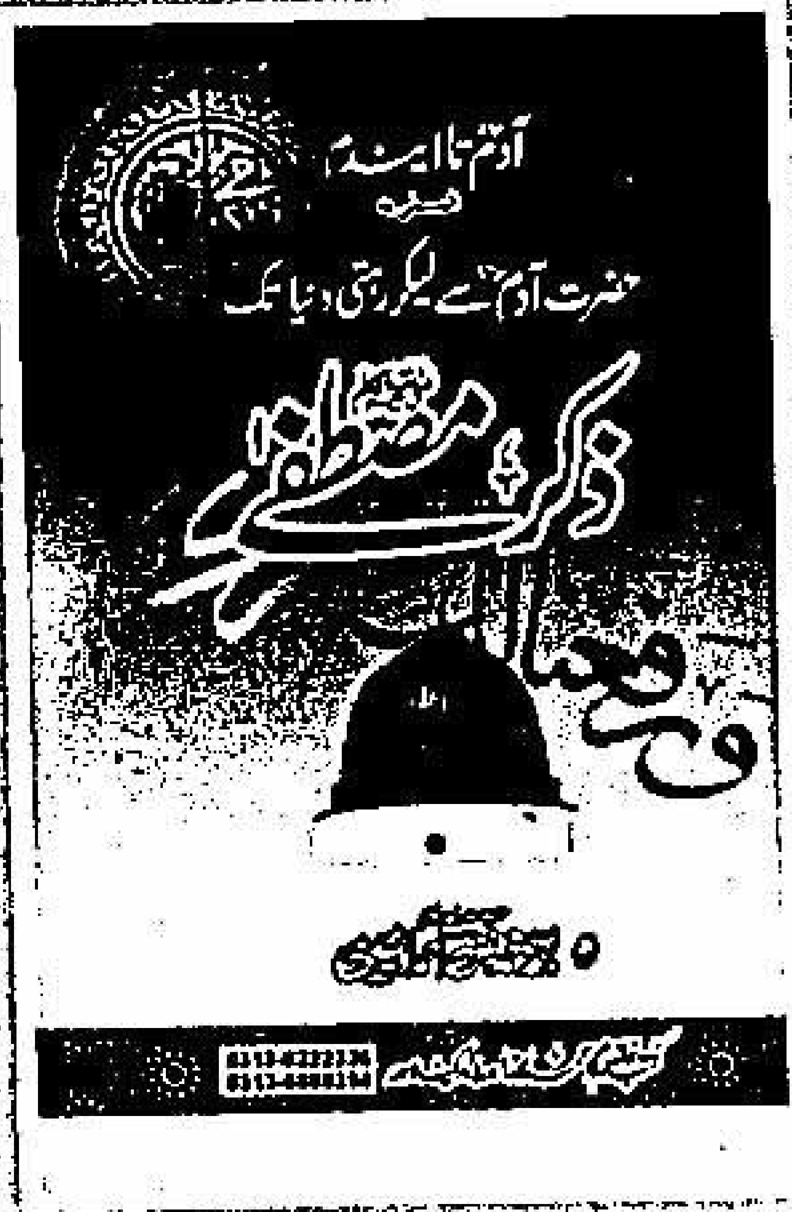

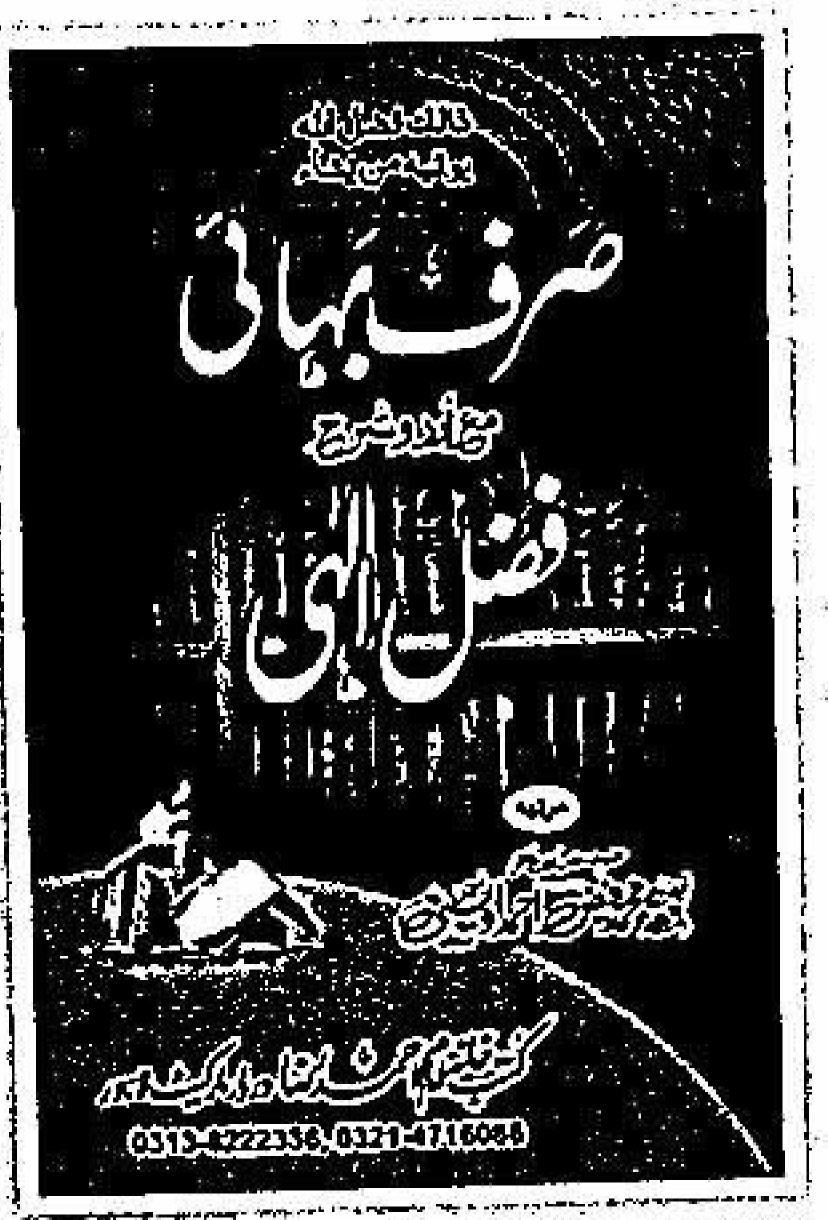

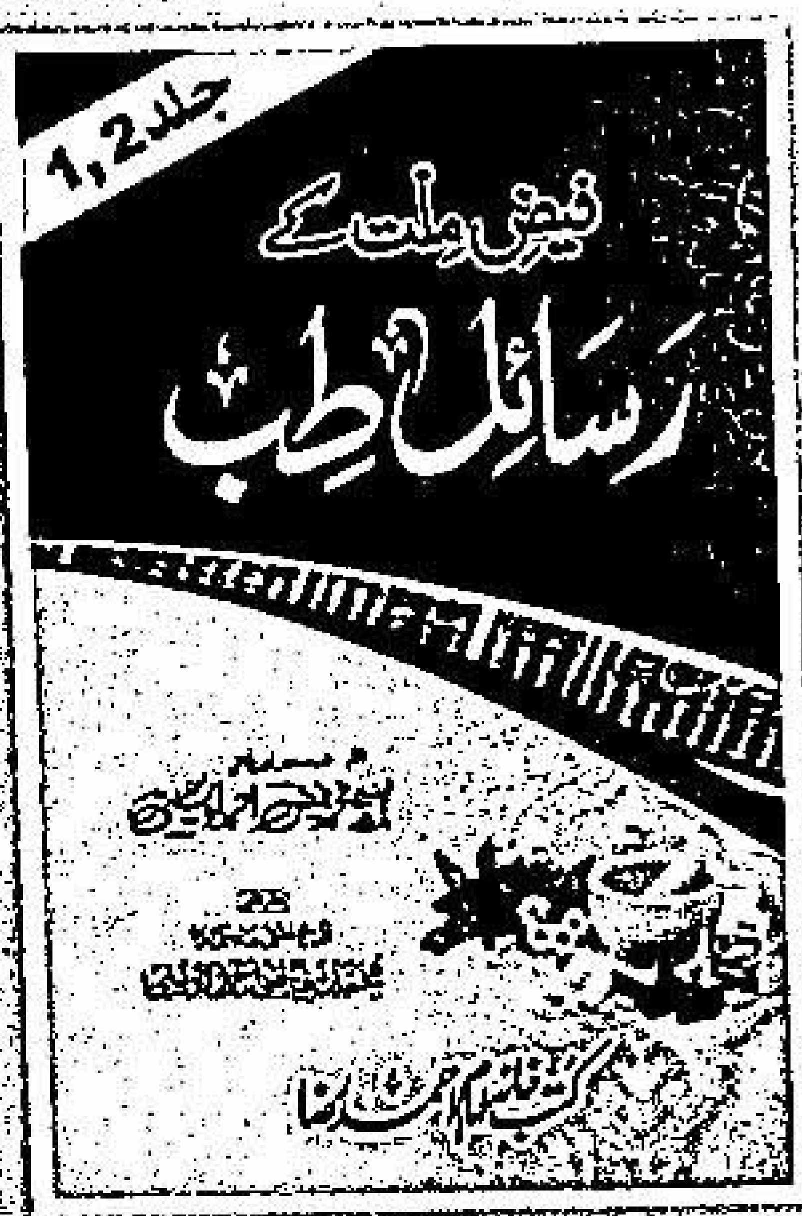

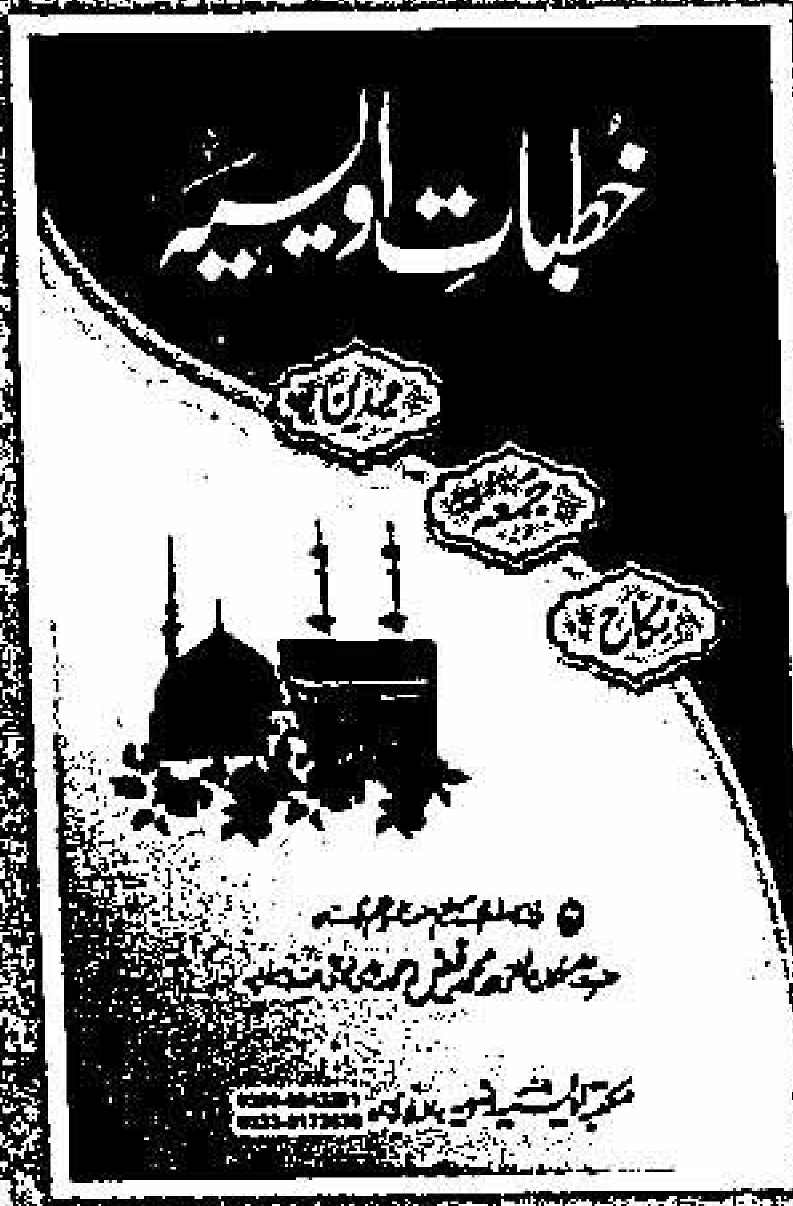

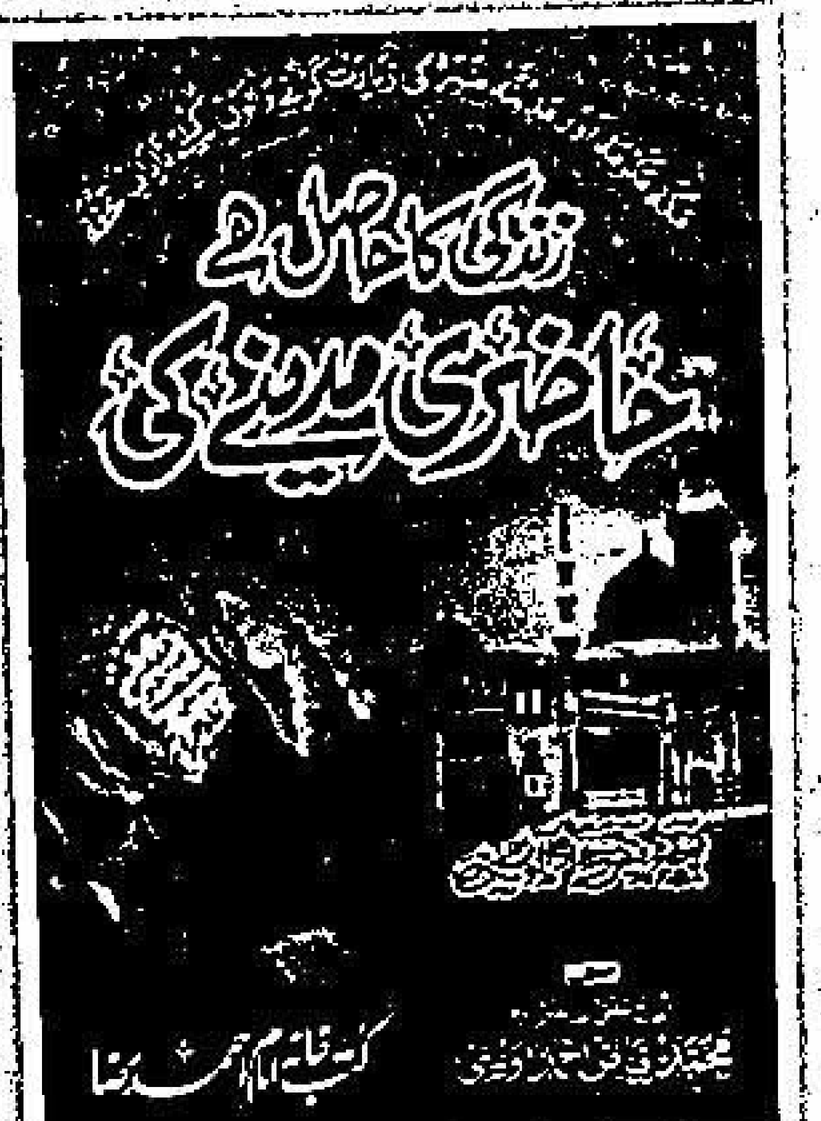

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور
0313-8222336
0313-6888354

Marfat.com